روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:07
طلوع آفتاب	06:22
زوال آفتاب	12:39
غروب آفتاب	06:56

آج کی حدیث

ایک دن نبی اکرم مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک آدمی آیا، اس کے سر اور داڑھی کے بال بالکل بکھرے ہوئے تھے حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ فرمایا، جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو ٹھیک کرائے، اس نے ایسا ہی کیا اور پھر لوٹ آیا تو آپؐ نے فرمایا کیا یہ (بالوں کو درست کر کے آنا) اس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی سر کے بال بکھیرے ہوئے ایسی (وحشیانہ) صورت میں آئے کہ گویا وہ شیطان ہے۔ موطا امام مالک)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 241, Monday- 31 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۴۱ ❁ پیر، ۳۱؍اگست، ۲۰۲۶، ۷؍ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

دھلی: سی این جی کی قیمت میں تازہ اضافے پر

چالک شکتی یونین' چراغ پا، ۳؍ستمبر کو احتجاج کا اعلان

'چالک شکتی یونین' کے مطابق 3 ستمبر کو بڑا اور پرامن احتجاج کیا جائے گا۔ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ ایندھن مسلسل مہنگا ہو رہا ہے لیکن ان کی آمدنی پرانے کرایے کے حساب سے ہی چل رہی ہے۔ دہلی میں سی این جی کی قیمت بڑھنے کے بعد ٹیکسی ڈرائیوروں کا غصہ ایک بار پھر سامنے آیا ہے۔ 29 اگست سے سی این جی کی قیمت 89.3 روپے فی کلو بڑھ کر 98.86 روپے ہوگئی ہے، جس کے خلاف 'چالک شکتی یونین' نے اب دہلی کی سڑکوں پر اترنے کا اعلان کیا ہے۔ یونین کے مطابق 3 ستمبر کو بڑا اور پرامن احتجاج کیا جائے گا۔ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ ایندھن مسلسل مہنگا ہو رہا ہے لیکن ان کی آمدنی پرانے کرایے کے حساب سے ہی چل رہی ہے۔ دہلی میں اس سے قبل سی این جی 83.09 روپے فی کلو مل رہی تھی۔ اب قیمت بڑھ کر 98.86 روپے ہوگئی ہے۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے یہ اضافہ اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ دن بھر سڑک پر گاڑی چلانے کے دوران سی این جی کی کھپت کافی ہوتی ہے۔ ایسے میں ہر کلو پر بڑھے 3.89 روپے کا براہ راست اثر ان کے روزانہ اور ماہانہ ایندھن کے خرچ پر پڑ رہا ہے۔ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ پریشانی صرف سی این جی تک محدود نہیں ہے۔ گزشتہ کئی برسوں میں گاڑی کا بیمہ، سروسنگ، اسپیئر پارٹس، ٹائر اور دیگر دیکھ بھال کے اخراجات بھی مسلسل بڑھے ہیں۔ دوسری جانب سٹی ٹیکسی کا کرایہ تقریباً 15 سال سے نہیں بڑھایا گیا ہے۔ یعنی آمدنی پرانے کرایے کے حساب سے ہے، جبکہ گاڑی چلانے کا خرچ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ 'چالک شکتی یونین' کا کہنا ہے کہ بڑھتی لاگت کے مقابلے میں موجودہ ٹیکسی کرایہ اب کافی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونین حکومت سے سٹی ٹیکسی کے کرایے میں فوری طور پر مناسب ترمیم کا مطالبہ کر رہی ہے۔ یونین نے حکومت کو 2 ستمبر تک کرایے میں اضافے کا فیصلہ کرنے کی مہلت دی ہے۔ کرایہ بڑھانے کے مطالبے کو لے کر ٹیکسی ڈرائیور پہلے بھی احتجاج کر چکے ہیں۔ چالک شکتی کے مطابق 21، 22 اور 23 مئی 2026 کو علامتی ہڑتال اور احتجاج کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 22 مئی کو اسپیشل ٹرانسپورٹ کمشنر کے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی۔ یونین کا دعویٰ ہے کہ اس میٹنگ میں سٹی ٹیکسی کے کرایے میں ترمیم کے سلسلے میں جلد کارروائی کی یقین دہانی کرائی گئی تھی، لیکن اس کے بعد کرایے میں اضافے کو لے کر کوئی حتمی فیصلہ سامنے نہیں آیا۔ قابل ذکر ہے کہ اب سی این جی کی قیمت میں ہوئے نئے اضافے نے اس پرانے معاملے کو پھر گرما دیا ہے۔ یونین کا کہنا ہے کہ اگر 2 ستمبر تک حکومت نے سٹی ٹیکسی کے کرایے میں مناسب اضافے کا فیصلہ نہیں لیا تو 3 ستمبر کو دہلی کی سڑکوں پر بڑے پیمانے پر پرامن احتجاج کیا جائے گا۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کی ناراضگی کی وجہ صاف ہے، ایک طرف سی این جی سمیت گاڑی چلانے کا خرچ بڑھ رہا ہے اور دوسری طرف مسافروں سے ملنے والا کرایہ طویل عرصے سے پرانی سطح پر ہے۔ ایسے میں 29 اگست سے نافذ سی این جی کی 3.89 روپے فی کلو کی قیمت میں اضافے نے ڈرائیوروں کی تشویش مزید بڑھا دی ہے۔ اب نظر حکومت کے اگلے قدم پر ہے کہ 2 ستمبر کی مہلت سے پہلے کرایے کے بارے میں کوئی فیصلہ ہوتا ہے یا پھر 3 ستمبر کو ٹیکسی ڈرائیور اپنے مطالبات کے ساتھ دہلی کی سڑکوں پر اترتے ہیں۔ دہلی میں سی این جی (CNG) اور ایندھن کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے خلاف کمرشل گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی نمائندگی کرنے والی تنظیم 'چالک شکتی یونین' نے سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ۳؍ستمبر کو بڑے اور پرامن احتجاج کا اعلان کیا ہے۔

نیپال کے سابق وزیر کا چین پر سنگین الزام

تباہ کن سیلاب سے پہلے کوئی وارننگ نہیں دی گئی

کٹھمنڈو: نیپال کے سابق وزیر جنگلات و ماحولیات مادھو پرساد چولاگائیں نے الزام عائد کیا ہے کہ چین نے 26 اگست کے تباہ کن فلیش فلڈ سے قبل نیپال کو بروقت خبردار نہیں کیا، حالانکہ دونوں ممالک کے درمیان ایسے سرحد پار قدرتی خطرات سے متعلق معلومات کے تبادلے کا طریقۂ کار موجود تھا۔ چولاگائیں کے مطابق بدھ کی صبح تقریباً 8 بج کر 40 منٹ پر برف، چٹانوں اور مٹی کا ایک بہت بڑا ریلا نیپال تبت سرحد سے نیچے آیا، لیکن نیپالی حکام کو چینی جانب سے اس سے

پہلے کوئی مؤثر سرکاری وارننگ موصول نہیں ہوئی۔ ان کا کہنا ہے کہ بروقت معلومات مل جاتیں تو زیریں علاقوں میں لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے لیے قیمتی وقت مل سکتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ 2025 میں پیش آنے والے ایک نسبتاً چھوٹے گلیشیائی واقعے کے بعد نیپال اور چین کے درمیان معلومات کے تبادلے کا ایک پروٹوکول طے پایا تھا، لیکن اس مرتبہ وہ نظام استعمال نہیں ہوا۔ ان کے مطابق یہ ایک ایسا موقع تھا جس سے انسانی جانوں کے نقصان کو کم کیا جا سکتا تھا۔ سابق وزیر نے چین کے اس مؤقف پر بھی سوال اٹھایا کہ تباہی کا آغاز نیپالی علاقے میں ہوا تھا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ واقعے کی ابتدا تبت میں ہوئی اور اس بارے میں مزید شفافیت اور قابل تصدیق معلومات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ ابتدائی جائزوں کے مطابق برف اور چٹانوں کے بڑے پیمانے پر گرنے سے گلیشیائی نظام متاثر ہوا اور پانی، برف، مٹی اور ملبے کا انتہائی طاقتور ریلا دریائی راستوں سے نیپال کے زیریں علاقوں کی جانب بڑھا۔ تاہم اس قدرتی آفت کی حتمی وجہ کی تحقیقات ابھی جاری ہیں۔ چین نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس نے وارننگ نہ دینے سے متعلق دعووں کو غلط قرار دیا ہے۔ چینی سفارت خانے کے مطابق تباہی کا آغاز نیپالی جانب ہونے والے ایک ارضیاتی واقعے سے ہوا۔ اس لیے واقعے کی ابتدا اور وارننگ کے معاملے پر دونوں جانب کے بیانات میں واضح اختلاف موجود ہے۔ اس سانحے نے ہمالیائی خطے میں نیپال، چین اور بھارت کے درمیان مشترکہ ریئل ٹائم ارلی وارننگ سسٹم کی ضرورت کو ایک بار پھر اجاگر کر دیا ہے۔ چولاگائیں کے مطابق سرحد پار قدرتی آفات کے دوران اہم معلومات روکنا انسانی جانوں کیلئے سنگین خطرہ بن سکتا ہے اور مستقبل میں ایسا نظام ضروری ہے جو خطرے کی اطلاع فوری طور پر زیریں ممالک تک پہنچائے۔

جے پور میں نیٹ-پی جی امتحان کے دوران بجلی گل ہونے پر ہنگامہ

طلبہ کا پورے ملک میں دوبارہ امتحان کرانے کا مطالبہ

ایک طالب علم نے کہا کہ ''میں چاہتا ہوں کہ نیٹ-پی جی امتحان پورے ملک میں دوبارہ کرایا جائے۔ نیٹ-پی جی امتحان میں ہی شفافیت نہیں ہوگی تو ہم ہندوستان کے ہیلتھ کیئر سسٹم کے بہتر ہونے کی امید کر سکتے۔'' راجستھان کی راجدھانی جے پور میں نیٹ-پی جی امتحان کے دوران بجلی گل ہونے کے بعد زبردست ہنگامہ ہو گیا۔ سیتاپور واقع 'آئن ڈیجیٹل زون سنٹر' پر بجلی کی فراہمی متاثر ہونے کی وجہ سے امتحان میں خلل پڑا اور طلبہ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ناراض امیدواروں نے زبردست ہنگامہ کیا، سنٹر انتظامیہ سے جواب طلب کیا اور امتحان کے انتظامات پر سخت اعتراض درج کرایا۔ یہ معاملہ نیٹ-پی جی 2026 امتحان سے متعلق ہے، جو جے پور کے 2 امتحان مراکز پر انٹرنل پاور سپلائی فیل ہونے کے باعث متاثر ہوا۔ کئی طلبہ اپنا ٹیسٹ مکمل نہیں کر سکے۔ اس گڑبڑی کے بعد نیشنل بورڈ آف ایگزامینیشن ان میڈیکل سائنسز نے متاثرہ طلبہ کے لیے 5 ستمبر کو دوبارہ امتحان کرانے کا اعلان کیا ہے۔ تاہم طلبہ اور والدین پورے ملک میں دوبارہ امتحان کرانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ایک طالب علم نے کہا کہ ''میں چاہتا ہوں کہ نیٹ-پی جی امتحان پورے ملک میں دوبارہ کرایا جائے۔ نیٹ-پی جی امتحان میں ہی شفافیت نہیں ہوگی تو ہم ہندوستان کے ہیلتھ کیئر سسٹم کے بہتر ہونے کی امید کر سکتے۔'' دوسری جانب این ٹی اے کے امتحان میں بے ضابطگی کے معاملے پر راجستھان کے مالیاتی کمیشن کے چیئرمین ارون چترویدی نے کہا کہ ''کچھ تکنیکی مسئلہ تھا۔ میں حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ ایسے معاملات سامنے آتے ہی اس نے فوری کارروائی کی اور فوری فیصلے لیے۔ یہ ایک اچھی بات ہے۔'' واضح رہے کہ جے پور کے 2 امتحان مراکز پر بجلی چلے جانے کے باعث درجنوں طلبہ کا امتحان درمیان میں ہی رک گیا۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ بجلی جانے کے بعد کمپیوٹر بند ہو گئے اور کافی دیر تک انتظامات درست نہیں ہو سکے، جس کی وجہ سے ان کا وقت ضائع ہوا اور وہ پیپر مکمل نہیں کر پائے۔ طلبہ نے امتحان مراکز کے انتظامات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اتنے بڑے قومی سطح کے امتحان میں پاور بیک اپ جیسی بنیادی سہولت کا نہ ہونا لاپروائی ہے۔ والدین کا کہنا ہے کہ صرف 2 مراکز پر دوبارہ امتحان کرانے سے دیگر طلبہ کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔

ترنمول بل بورڈ تنازعہ معاملے میں

ابھیشیک بنرجی کے بعد کولکاتا پولیس نے ڈیرک او برائن کو جاری کیا نوٹس

نوٹس میں مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے بھتیجے ابھیشیک بنرجی کو یکم ستمبر کی دوپہر تک شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن میں حاضر ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ کولکاتا پولیس نے اتوار کے روز ترنمول کانگریس کے راجیہ سبھا رکن ڈیرک او برائن کو وسطی کولکاتا کی کیمک اسٹریٹ واقع ابھیشیک بنرجی کے پارٹی دفتر کی چھت سے غیر قانونی بل بورڈ ہٹانے کے معاملے میں درج ایف آئی آر کے سلسلے میں سمن جاری کیا۔ نوٹس میں پارٹی کے راجیہ سبھا رکن کو 31 اگست کی دوپہر تک شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن میں پیش ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ اتفاق سے ہفتے کی رات اسی پولیس اسٹیشن کے پولیس اہلکار ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پارٹی کے ڈائمنڈ ہاربر لوک سبھا رکن ابھیشیک بنرجی کی رہائش پر پہنچے اور انہیں بھی اسی معاملے میں سمن جاری کیا۔ نوٹس میں مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے بھتیجے بنرجی کو یکم ستمبر کی دوپہر تک شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن میں حاضر ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ اتوار کی صبح تقریباً 9 بجے شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن کے اہلکار جنوبی کولکاتا کی پرنس انور شاہ روڈ واقع او برائن کے گھر پہنچے۔ پولیس افسر نے بتایا کہ کئی بار دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد او برائن کا ایک نمائندہ باہر آیا اور ہمارے اہلکاروں نے اسے پوچھ گچھ کا نوٹس سونپ دیا۔ حالانکہ نہ تو بنرجی اور نہ ہی او برائن نے یہ واضح کیا کہ وہ پولیس اسٹیشن میں حاضر ہوں گے اور اس معاملے میں پوچھ گچھ کا سامنا کریں گے یا نہیں۔ جمعرات کی دوپہر کیمک اسٹریٹ پر اس وقت کشیدگی پھیل گئی، جب کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) کے ملازمین پولیس اہلکاروں کے ساتھ ابھیشیک بنرجی کے کیمک اسٹریٹ واقع دفتر میں غیر قانونی بل بورڈ ہٹانے کے لیے پہنچے۔ حالانکہ کے ایم سی کے ملازمین اور پولیس اہلکاروں کو ابھیشیک بنرجی، او برائن اور ترنمول کانگریس کے دیگر لیڈران کی قیادت میں پارٹی کارکنوں کی جانب سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس اہلکاروں اور پارٹی کارکنوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ اس معاملے میں شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن میں درج 3 ایف آئی آر میں شہر کی پولیس نے ترنمول کانگریس کے کارکنوں پر نہ صرف ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں پر حملہ کرنے کا الزام عائد کیا ہے، بلکہ ایک خاتون پولیس افسر کی عزت مجروح کرنے کی کوشش کا بھی الزام لگایا ہے۔ اس معاملے میں درج 3 ایف آئی آر میں سے 2 میں بنرجی، او برائن اور ترنمول کانگریس کے دیگر رہنماؤں، جیسے ہمایوں کبیر اور بیشو نار چٹرجی کے نام شامل ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

عمران خان کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ درست نہیں

اسلام آباد: پاکستان کے سابق کپتان اور معروف کرکٹر جاوید میانداد نے سابق وزیر اعظم عمران خان کی طویل قید پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کی جلد رہائی کی اپیل کی ہے۔ عمران خان اگست 2023 سے جیل میں ہیں۔ ایک انٹرویو کے دوران جاوید میانداد عمران خان کا ذکر کرتے ہوئے جذباتی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دعا کرتے ہیں کہ عمران خان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ جلد ختم ہو، کیونکہ ان کے مطابق ان کے ساتھ جو کیا جا رہا ہے وہ درست نہیں اور غیر ضروری ہے۔ میانداد نے پاکستانی حکام سے عمران خان کو رہا کرنے کی اپیل کرتے ہوئے سوال کیا کہ انہیں آزاد کرنے سے آخر کیا نقصان ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان ان کے انتہائی قریبی ساتھی رہے ہیں اور دونوں نے مل کر پاکستان کرکٹ کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔ انہوں نے عمران خان کے ساتھ کسی تلخ رقابت کی خبروں کو بھی مسترد کرتے ہوئے کہا کہ دونوں کے درمیان اچھے تعلقات تھے اور انہوں نے طویل عرصہ ایک ساتھ کرکٹ کھیلی۔ عمران خان کی قیادت میں پاکستان نے 1992 کا ورلڈ کپ جیتا تھا، جس میں میانداد نے بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔ میانداد کا بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب عمران خان کی صحت اور جیل میں انہیں فراہم کی جانے والی طبی سہولیات پر تشویش بڑھ رہی ہے۔ حال ہی میں دنیا بھر کے 22 سابق بین الاقوامی کرکٹ کپتانوں نے بھی پاکستانی حکومت سے عمران خان کے مناسب طبی معائنے اور علاج کو یقینی بنانے کی اپیل کی ہے۔

پٹرول میں ایتھنول کی مقدار، عرضی پر کورٹ میں سماعت ہوگی

نئی دہلی: سپریم کورٹ 31 اگست کو اس عرضی پر سماعت کرے گی جس میں مرکز اور دیگر متعلقہ فریقوں کو ہدایت دینے کی درخواست کی گئی ہے کہ پٹرول پمپوں پر پٹرول میں ایتھنول کی صحیح مقدار بتانے کا نظام یقینی بنایا جائے۔ سپریم کورٹ کی 31 اگست کی مقدمات کی فہرست کے مطابق، عرضی پر جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پرسنا بی ورالے کی بنچ سماعت کرے گی۔ نریندر کمار گوسوامی کی جانب سے دائر عرضی میں یہ ہدایت دینے کی بھی درخواست کی گئی ہے کہ ایندھن کے ہر بل پر فروخت کیے گئے پٹرول میں ایتھنول کی فیصد واضح اور آسانی سے پڑھی جانے والی شکل میں درج کی جائے۔ عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مرکز اور دیگر متعلقہ فریقوں کو مقررہ مدت کے اندر گاڑیوں کیلئے ایتھنول کے مختلف مرکبات کی موزونیت سے متعلق ایک سرکاری اور عوامی ڈیٹا بیس تیار کر کے شائع کرنے کی ہدایت دی جائے۔ اس ڈیٹا بیس میں گاڑی کے لحاظ سے معلومات موجود ہوں اور اسے مینوفیکچرر، ماڈل، انجن کی قسم اور تیاری کے سال کی بنیاد پر تلاش کیا جا سکے۔ عرضی میں ایک آزاد ماہر کمیٹی تشکیل دینے کی بھی درخواست کی گئی ہے، جس میں وزارت پٹرولیم وقدرتی گیس، وزارت سڑک ٹرانسپورٹ وشاہراہیں، بیورو آف انڈین اسٹینڈرڈز اور دیگر ماہرین، مثلاً آزاد آٹوموبائل انجینئرز، شامل ہوں۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ یہ کمیٹی موجودہ گاڑیوں میں 'ای 20' کے استعمال کی حقیقی صورتحال کا جائزہ لے اور اس سلسلے میں عوامی رپورٹ پیش کرے۔ درخواست گزار کا مؤقف: نریندر کمار گوسوامی کی جانب سے دائر اس عرضی میں استدعا کی گئی ہے کہ حکومت اور متعلقہ اداروں کو ہدایت دی جائے کہ وہ پٹرول پمپوں پر ایتھنول کی درست فیصد بتانے کا یکساں اور لازمی نظام قائم کریں۔ عرضی میں یہ بھی مانگ کی گئی ہے کہ پٹرول پمپ سے ملنے والے ہر بل یا رسید پر ایندھن میں موجود ایتھنول کی فیصد واضح اور نمایاں حروف میں لکھی ہونی چاہیے تاکہ صارفین کو معلوم ہو کہ وہ کس معیار کا پٹرول خرید رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی پٹرول میں 20 فیصد ایتھنول مکسنگ (E20) کی پالیسی کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جا چکا ہے، جہاں صارفین کے حقوق اور پرانی گاڑیوں پر اس کے اثرات کے حوالے سے سوالات اٹھائے گئے تھے۔

تملناڈو کے سابق وزیر اعلیٰ اسٹالن کی سیکورٹی جائزے کے بعد کی گئی کم

اسٹالن کی سیکورٹی میں تعینات اہلکاروں کی تعداد ظاہر نہیں کی گئی۔ نئے سیکورٹی انتظامات اگلے جائزے تک نافذ رہے گیں

تمل ناڈو پولیس نے سابق وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے کے صدر ایم کے اسٹالن کی سیکورٹی کو زیڈ پلس زمرے سے کم کر کے زیڈ زمرے میں کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ ریاستی سکریٹریٹ میں کورسیل سیکورٹی ونگ کے جائزے کے بعد لیا گیا۔ چیف سکریٹری سائی کمار، ہوم سکریٹری کے منیواسن، پولیس کے ڈائریکٹر جنرل مہیش کمار اگروال اور دیگر سینئر افسران نے اس عمل میں حصہ لیا اور خفیہ معلومات اور اسٹالن کی سیکورٹی کی ضروریات کا جائزہ لیا۔ واضح رہے کہ سیکورٹی حاصل کرنے والے سیاسی رہنماؤں کو لاحق خطرات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جاتا ہے، اور اسی بنیاد پر انہیں سیکورٹی مہیا کرائی جاتی ہے۔ نئے انتظام کے تحت اسٹالن کو کافی پولیس سیکورٹی ملتی رہے گی۔ ان کے قافلے کے آگے، درمیان اور پیچھے سیکورٹی ٹیمیں تعینات رہیں گی۔ اس سیکورٹی حصار میں سفر اور عوامی پروگراموں کے دوران ان کی حفاظت کے لیے پائلٹ، اسکارٹ، بیک اپ اور کلوز پروٹیکشن گاڑیاں شامل ہوں گی۔ افسران نے اس تبدیلی کو سیکورٹی ہٹانے کے بجائے تعیناتی کو معقول بنانے کا قدم قرار دیا۔ اسٹالن کی سیکورٹی میں تعینات اہلکاروں کی تعداد ظاہر نہیں کی گئی۔ نئے سیکورٹی انتظامات اگلے جائزے تک نافذ رہے گیں، جب تک کہ کوئی نئی خفیہ اطلاع نہ ملے اور جائزے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ تمل ناڈو میں وی آئی پی اور وی وی آئی پی افراد کو فراہم کی جانے والی سیکورٹی کا ہر 6 ماہ میں جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس عمل میں خفیہ رپورٹوں، خطرات کی نوعیت اور عجلت، عوام کے درمیان موجودگی، سفر کے طریقۂ کار اور سیکورٹی کی ضروریات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر سیکورٹی زمرے کو برقرار رکھا جا سکتا ہے، بڑھایا جا سکتا ہے یا کم کیا جا سکتا ہے۔ سیکورٹی زمرے میں یہ کمی اسٹالن اور ڈی ایم کے کو 2026 کے تمل ناڈو اسمبلی انتخابات میں کراری شکست کے چند ماہ بعد کی گئی ہے۔ 2021 میں 133 نشستیں جیت کر 5 برسوں تک حکومت چلانے والی یہ پارٹی 59 نشستوں پر محدود ہو گئی، جبکہ اداکار سے سیاست دان بننے والے سی۔ جوزف وجے کی پارٹی 'تملگا ویٹری کژگم' 108 نشستوں کے ساتھ سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری۔ اسٹالن کو کولاتھور میں شکست کا سامنا کرنا پڑا، جو ان کا اپنا علاقہ تھا اور جس انتخابی حلقے کی انہوں نے 3 مرتبہ نمائندگی کی۔ ٹی وی کے امیدوار وی۔ ایس۔ بابو کو 82997 ووٹ ملے، جبکہ اسٹالن کو 74202 ووٹ ملے۔

ٹی ایم سی کے ۴؍باغی ایم پی واپسی کیلئے کوشاں

نااہلی کی تلوار سے بے چینی، کئی اراکین اسمبلی بھی ممتا بنرجی خیمہ کے رابطے میں

ایسے وقت میں جبکہ دل بدلی کرنے والے ٹی ایم سی کے ۲۰؍باغی اراکین پارلیمان کے سر پر نااہلی کی تلوار کسی بھی وقت گر سکتی ہے، سیاسی حلقوں میں ان قیاس آرائیوں نے زور پکڑ لیا ہے کہ ۴؍باغی ایم پی ممتا بنرجی کے رابطہ میں ہیں پارٹی میں واپسی کیلئے ان کے گرین سگنل کا انتظار کر رہے ہیں۔ باقی ارکان پارلیمنٹ کو ممکنہ طور پر نااہلی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سپریم کورٹ میں ابھیجیت بنرجی کے ذریعہ داخل کی گئی پٹیشن پر سماعت کے بعد ممتا بنرجی خیمہ پر یقین ہے کہ بغاوت کرنے والے اراکین کی رکنیت بچ نہیں پائے گی۔ جمعہ کو ممتا بنرجی نے بھی اس کا اشارہ دیا اور پراعتماد لہجے میں کہا کہ ''بس کچھ ہی دنوں کی بات ہے۔'' انہوں نے کہا کہ ''ہمیں سگنل مل چکا ہے۔ بس وقت کا انتظار ہے۔ تب تک تم (باغی اراکین) دودھ چاول اور مچھلی کے مزے لے لو۔'' انہوں نے اپنے حامیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے اپنی پارٹی کے ''بہت جلد دوبارہ اقتدار میں آنے'' کا یقین ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''فکر نہ کریں۔ بنگال میں ایک اور تبدیلی آنے والی ہے۔ بہت جلد ترنمول کانگریس دوبارہ اقتدار میں آئے گی۔'' پارٹی ذرائع نے اراکین اسمبلی پر بھی ''سرجیکل اسٹرائک'' کی بات کی ہے اور کہا ہے کہ باغی اراکین پارلیمان کو ''بے اثر'' جانے کے بعد یہ عمل ہوگا۔ ممتا بنرجی کے حامی ایک سینئر لیڈر نے کہا کہ ''ان میں سے کچھ (اراکین اسمبلی) رابطے میں ہیں اور جلد کسی بھی وقت واپس آ سکتے ہیں... جبکہ باقی کے خلاف سرجیکل اسٹرائک کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ پہلے پارلیمنٹ میں موجود ان کے بڑے بھائیوں (یعنی باغی اراکین پارلیمان) کو غیر مؤثر ہونے دیں، جس کا عمل پہلے ہی شروع ہو چکا ہے... وہ ابھی بہت اونچی اڑان بھر رہے ہیں، لیکن زیادہ دیر نہیں اڑ سکیں گے۔'' سرجیکل اسٹرائک کی وضاحت نہیں کی گئی تاہم سمجھا جا رہا ہے کہ مراد قانونی کارروائی سے ہے۔

مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کی سوچنے والا ہندو نہیں رہ سکتا: موہن بھاگوت

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے نیویارک میں مذہبی رہنماؤں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان میں مذہبی ہم آہنگی اور انسانی وحدت پر زور دیا۔

نیویارک: آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے نیویارک میں مذہبی رہنماؤں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان میں مذہبی ہم آہنگی اور انسانی وحدت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جو ہندو یہ سوچتا ہے کہ ہندوستان سے مسلمانوں کو نکال دینا چاہئے، وہ ہندو نہیں رہ سکتا، کیونکہ ہندو روایت تمام انسانوں کی عزت اور مذہبی تنوع کو تسلیم کرتی ہے۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا ہے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دینا چاہئے، وہ ہندو نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے یہ بات نیویارک میں منعقدہ مختلف مذاہب کے رہنماؤں کی کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اے ہیڈ فورم کے زیر اہتمام ''فیتھ لیڈرز کانفرنس'' میں عیسائیت، یہودیت، ہندومت اور اسلام سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ بھاگوت نے اپنے خطاب میں مذہبی ہم آہنگی، انسانی وحدت اور ہندوستان کی تکثیری شناخت پر گفتگو کی۔ موہن بھاگوت نے ۲۰۱۸ء میں اپنی لیکچر سیریز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت مسلم برادری کے کچھ لوگوں نے ان سے سوال کیا تھا کہ وہ ہندو راشٹر کی بات کرتے ہیں، تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دیا جائے گا؟ ان کے مطابق انہوں نے جواب دیا تھا کہ ایسا نہیں ہے، یہ ہندوتوا نہیں ہے۔ بھاگوت نے کہا کہ اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہئے تو وہ ہندو نہیں رہ سکتا۔ ان کے مطابق خود کو ہندو کہنے کیلئے یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ تمام راستے بالآخر ایک ہی خدا کی طرف جاتے ہیں اور ہر انسان عزت و وقار کا حقدار ہے۔ انسانوں کے درمیان کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔ آر ایس ایس سربراہ نے کہا کہ ہندو روایت میں یہ تصور موجود ہے کہ تمام مذاہب بالآخر الوہیت کی تلاش کی طرف لے جاتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان نے تاریخی طور پر ان مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو پناہ دی ہے جنہیں اپنے علاقوں میں تحفظ حاصل نہیں تھا۔ تاہم، بھاگوت نے کہا کہ ماضی کا ایک بوجھ مختلف برادریوں کے درمیان پیدا ہونے والی کشیدگی اور تنازعات کی ایک وجہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں تک یہ تصور پہنچائے کہ تنوع، بنیادی وحدت کی نفی نہیں کرتا۔ ان کے مطابق مختلف نوعیتیں اور شناختیں انسانیت کی وحدت کو خوبصورت بناتی ہیں اور ان کا تحفظ ضروری ہے۔ بھاگوت نے کہا کہ جس طرح ایک شخص اپنی مخصوص شناخت اور خصوصیات کا تحفظ کرتا ہے، اسی طرح اسے دوسروں کی خصوصیات کا بھی احترام اور تحفظ کرنا چاہئے۔ ان کے مطابق تنوع فطرت کا اصول ہے، جبکہ وحدت فطرت کے پیچھے موجود حقیقت ہے۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے امریکہ کے شہر نیویارک میں ایک تقریب کے دوران یہ اہم بیان دیا ہے کہ ''اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے، تو وہ شخص ہندو نہیں رہ سکتا۔

مراٹھا تحریک کا دوسرا دن: 12 ستمبر تک مطالبات نہ مانے گئے تو

ممبئی میں بھوک ہڑتال کریں گے منوج جرانگے

ممبئی: مہاراشٹر میں مراٹھا ریزرویشن کے مطالبہ پر منوج جرانگے پاٹل کی غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال اتوار کو دوسرے روز بھی جاری رہی۔ جرانگے نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام اہل مراٹھوں کو کنبی ذات کا سرٹیفکیٹ دیا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت نے 12 ستمبر تک مطالبات پر کارروائی نہیں کی تو وہ ممبئی تک مارچ کریں گے اور احتجاج کو مزید تیز کیا جائے گا۔ جرانگے نے ہفتے کے روز جالنا ضلع کے اپنے آبائی گاؤں انترولی ساراتی میں مراٹھا ریزرویشن سے متعلق مطالبات کے لیے اپنی 11 ویں غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کی تھی۔ ان کی حمایت میں مراٹھا برادری کے ہزاروں افراد وہاں جمع ہیں۔ جرانگے کا بنیادی مطالبہ ہے کہ اہل مراٹھوں کو کنبی کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ کنبی ایک زرعی برادری ہے جسے دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے زمرے کے تحت تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں ریزرویشن حاصل ہے۔ جرانگے نے کہا کہ تاریخی ریکارڈ کی بنیاد پر اہل مراٹھوں کو فوری طور پر کنبی سرٹیفکیٹ جاری کیے جائیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تقریباً 58 لاکھ تاریخی ریکارڈ اس مطالبے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جن معاملات میں تاریخی شواہد دستیاب ہیں، وہاں ذات کی تصدیق کا عمل جاری رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے حکومت سے ذات کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق کا عمل روکنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ جرانگے نے کہا کہ ان کی قیادت میں مراٹھا برادری کی کور کمیٹی کا اجلاس 12 ستمبر کو انترولی ساراتی میں ہوگا۔ اسی اجلاس میں ممبئی میں بھوک ہڑتال شروع کرنے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ ان کے مطابق اگر حکومت اس تاریخ تک مطالبات تسلیم کر لیتی ہے تو ممبئی میں احتجاج کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ان کے دیگر مطالبات میں ساتارا گزٹ کی بنیاد پر ریزرویشن دینا، پورے مہاراشٹر میں ریزرویشن تحریک کے دوران مظاہرین کے خلاف درج پولیس مقدمات واپس لینا اور سابقہ احتجاج کے دوران جان گنوانے والوں کے اہل خانہ کو سرکاری ملازمت اور مالی معاوضہ دینا شامل ہے۔ جرانگے نے مراٹھا افراد کے ذات سرٹیفکیٹ منسوخ کیے جانے پر بھی سخت اعتراض کیا اور کہا کہ وہ اس معاملے پر خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے ایک پروگرام کے منتظمین کو بھی خبردار کیا کہ اگر پروگرام منسوخ نہ کیا گیا تو وہ خود وہاں پہنچ سکتے ہیں، جس سے ریاست میں دوبارہ کشیدگی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ دریں اثنا، مراٹھا کرانتی مورچہ کے ریاستی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر سنجے لاکھے پاٹل نے ذات کی تصدیق کرنے والی کمیٹیوں کے حوالے سے مبینہ طور پر ریاستی وزیر رادھا کرشن وکھے پاٹل کے بیان پر اعتراض کیا ہے۔ انہوں نے تصدیقی کمیٹیوں کو ختم کرنے کی کسی بھی کوشش کو "غیر آئینی اور غیر قانونی" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے دیگر ذاتوں اور قبائل کے ریزرویشن حقوق بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ ادھر ریاستی حکومت نے 25 اگست کو مراٹھا-کنبی ریکارڈ کی جانچ کرنے والی کمیٹی کی مدت میں ایک سال کی توسیع کی تھی۔ ریٹائرڈ جسٹس سندیپ شندے کی سربراہی والی کمیٹی کی مدت اب 30 جون 2027 تک ہے۔ حکومت کے مطابق بعض اضلاع میں مراٹھا-کنبی نسب ناموں کی جانچ ابھی مکمل نہیں ہوئی، اس لیے کمیٹی کو مزید وقت دیا گیا ہے۔

نیپال میں پھنسے ۱۰۵ ہندوستانی ناگپور بحفاظت لوٹے

تملناڈو کے ریاستی وزیر راج موہن نے بتایا کہ نیپال میں پھنسے تمل ناڈو کے ۳۱۹ افراد میں سے ۲۱۹ کو بچالیا گیا ہے

ناگپور: تمل ناڈو کے ریاستی وزیر راج موہن نے بتایا کہ نیپال میں پھنسے تمل ناڈو کے 319 افراد میں سے 219 کو بچالیا گیا ہے اور یہ تمام لوگ 31 اگست کو ہندوستان واپس آ جائیں گے نیپال میں شدید سیلاب کے باعث پھنسے 105 ہندوستانی شہری بحفاظت اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئے ہیں۔ یہ تمام مسافر ناگپور کے رہنے والے تھے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق صبح تقریباً 5 بجے وہ لوگ پٹنہ-پورنا ایکسپریس سے ناگپور ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ یہاں ان کے اہل خانہ اور دوستوں نے ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ شدید سیلاب میں پھنسے رہنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس لوٹنے پر ان لوگوں کے چہروں پر خوشی صاف نظر آئی۔ ان لوگوں نے بحفاظت ہندوستان واپسی کے لیے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور انتظامیہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ دوسری جانب تمل ناڈو کے بھی کئی لوگوں کو بحفاظت ہندوستان لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس معاملے پر ریاستی وزیر راج موہن نے بتایا کہ نیپال میں پھنسے تمل ناڈو کے 319 افراد میں سے 219 کو بچالیا گیا ہے اور یہ تمام لوگ 31 اگست کو ہندوستان واپس آ جائیں گے۔ ان کے مطابق تمل ناڈو حکومت مسلسل مرکزی حکومت کے رابطے میں ہے اور نیپال میں پھنسے تمل لوگوں کو بچانے کے لیے کئی طرح کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تمل ناڈو کے 319 لوگ نیپال میں پھنسے تھے، جن میں سے 219 لوگوں کو بحفاظت بچالیا گیا ہے اور یہ لوگ 31 اگست تک ہندوستان پہنچ جائیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ دیگر 100 افراد کی تلاش کی جارہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہفتہ کو 'کیلاش-مانسرور یاترا' پر گئے آندھرا پردیش کے 26 زائرین کا ایک گروپ بھی نیپال میں اچانک آئے سیلاب سے بچ کر بحفاظت واپس آ گیا ہے۔ ایک زائر گاڈو الیوینی نے بتایا کہ "گزشتہ جمعہ کو ہم باگڈوگرا ایئرپورٹ سے کاٹھمنڈو پہنچے تھے۔ ہمیں امید تھی کہ ویزا فوراً مل جائے گا اور ہم آگے بڑھ سکیں گے، لیکن ہمیں 3 دن انتظار کرنا پڑا۔ آخر کار گزشتہ رات ویزا مل ہی گیا۔ جیسے ہی ویزا ملا، آندھرا سے آئے ہم سبھی 26 لوگ اور مغربی بنگال سے آئے 28 لوگ خوشی سے جھوم اٹھے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ "ایک دن قبل جب ویزے میں تاخیر ہوئی تو سب بہت مایوس تھے، اور ڈر تھا کہ شاید ہم جا ہی نہ پائیں۔ اس لیے جب ویزا ملا تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا۔ لیکن اگلی صبح ہمیں آفت کا سامنا کرنا پڑا۔"

لال باغ فرقہ وارانہ تشدد پر ویڈیو سازی کیس میں خالد ماموں گرفتار

متنازع بیان بازی کے بعد نفرت پھیلانے کا کیس درج، سوشل میڈیا پر پولس کی نظر

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی لال باغ پریل میں فرقہ وارانہ تنازع کے بعد خالد ماموں کے خلاف پولس نے بی این ایس کی دفعات ۲۹۹، ۱۹۲، ۳۵۱-۲-۳۵۲ کے تحت کیس درج کرلیا ہے یہ شکایت وکیل راج جیبند رشراف نے درج کروائی تھی سوشل میڈیا پر خالد ماموں نے لال باغ پریل فرقہ وارانہ تشدد اور مسلم نوجوانوں کو نشانہ بنانے کے معاملہ میں متنازع بیان جاری کیا تھا جس کے بعد پولس نے قلابہ سے خالد ماموں کو نفرتی ویڈیو تیار کرنے اور دو فرقوں میں نفرت پیدا کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے انہیں ایک دن کا ریمانڈ پر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے ممبئی میں جس طرح سے لال باغ پریل کے معاملہ میں نفرتی عناصر ماحول خراب کرنے کی کوشش کررہے ہیں اتنا ہی نہیں سوشل میڈیا پر نفرت کا بازار گرم ہے خالد ماموں پر نفرتی ویڈیو جاری کرنے کے معاملہ میں پہلی کارروائی کی گئی ہے کیا اب پولس مزید ایسے نفرتی ویڈیو پر کارروائی کرے گی اور ویڈیو سے جو ماحول خراب کیا جارہا ہے اس پر پولس نے اب تک کیا کارروائی کی ہے یہ دیکھنا ہوگا فی الوقت خالد ماموں نے ویڈیو تیار کرکے معافی بھی مانگ لی ہے پولس اس معاملہ میں مزید تفتیش کررہی ہے جبکہ پولس کارروائی پر اب یہ سوال اٹھایا جارہا ہے کہ جب سوشل میڈیا پر اتنے نفرتی ویڈیو موجود ہے تو صرف ایک ویڈیو پر شکایت کے بعد فوری کارروائی کی گئی بقیہ ویڈیو پر اب تک کوئی کارروائی کیوں نہیں؟ اس معاملہ میں پولس نے بیشتر ویڈیو کو حذف بھی کیا ہے اس کے ساتھ ہی پولس سوشل میڈیا پر نظر بھی رکھ رہی ہے۔ خالد ماموں کو ممبئی کی کولابہ پولیس نے لال باغ-پریل فرقہ وارانہ کشیدگی کے بعد سوشل میڈیا پر متنازع اور مبینہ طور پر نفرت انگیز ویڈیو شیئر کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے یا انہوں نے خود خودسپردگی (سرینڈر) کی ہے۔ مقدمے کا اندراج: خالد ماموں کے خلاف وکیل راجیبند رشراف کی شکایت پر بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی مختلف دفعات بشمول ۲۹۹، ۱۹۲، ۳۵۱(۲) اور ۳۵۲ کے تحت دو فرقوں میں دشمنی اور نفرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ انہوں نے لال باغ۔ پریل علاقے میں ہونے والے مبینہ فرقہ وارانہ تنازع اور مسلم نوجوانوں کو نشانہ بنانے کے حوالے سے ایک متنازع ویڈیو جاری کی تھی۔ گرفتاری/سرینڈر کے بعد سوشل میڈیا پر ان کی ایک ویڈیو بھی سامنے آئی ہے جس میں وہ اس معاملے پر معذرت کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

کوپر اور سائن اسپتالوں میں ایکسرے مشینوں کی خریداری میں دو سال کی تاخیر

؛طویل تاخیر کیس میں ایڈیشنل کمشنر وپن شرما کے کردار کی جانچ ہونی چاہئے؛ ایس پی ایم ایل اے رئیس شیخ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کوپر اور سائن اسپتالوں کے لیے ایکسرے مشینوں کی خریداری میں دو سال کی تاخیر کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے۔ ایم ایل اے شیخ نے الزام لگایا کہ تشخیص کے لیے درکار آلات کی کمی کی وجہ سے مریضوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں اور بہت سے لوگوں کو پرائیویٹ اسپتالوں میں مہنگے علاج کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ایم ایل اے شیخ نے ایڈیشنل میونسپل کمشنر وپن شرما کے رول کی بھی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے، جو کچھ عرصہ پہلے تک ہیلتھ اور سنٹرل پرچیز دونوں محکموں کے انچارج تھے، آلات میں طویل تاخیر میں ان کے کردار کی بھی جانچ ہونی چاہئے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کو لکھے گئے خط میں ایم ایل اے رئیس شیخ نے بتایا ہے کہ ان دو مشینوں کی تخمینہ لاگت 3 کروڑ روپے تھی۔ ایک جاپانی کمپنی کونیکا منولٹا نے ٹینڈر کے عمل میں جواب دیا تھا۔ اس کمپنی کی قیمت کی بولی، جو اس وقت کے ایڈیشنل میونسپل کمشنر (ویسٹرن سبربس) کی منظوری کے بعد کھولی گئی تھی، تخمینہ قیمت سے 19 فیصد کم تھی۔ جب ڈیل عمل کے لیے فائل بھیجی گئی تو ایڈیشنل میونسپل کمشنر نے ٹینڈر کو منسوخ کرنے کی ہدایت کی۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے الزام لگایا ہے کہ اس فیصلے نے بغیر کسی معقول وجہ کے دو ضروری مشینوں کی خریداری کے عمل میں غیر ضروری طور پر تاخیر کی۔ ایم ایل اے شیخ نے بلدیہ کے ٹینڈر کو منسوخ کرنے کے فیصلے پر سوال اٹھایا ہے جس کے پس منظر میں ایک ہی بولی دہندہ کی خریداری کے عمل میں شامل ہے۔ اینستھیزیا ورک سٹیشن کے لیے چینی کمپنی مائنڈرے کا واحد ٹینڈر منظور کیا گیا اور ڈی ایل کا عمل بھی اسی وقت شروع کر دیا گیا۔ اس تضاد نے ٹینڈر کے عمل کے بارے میں کئی شکوک و شبہات کو جنم دیا ہے۔ جیسا کہ ایسا لگتا ہے کہ جاپانی کمپنی کو غیر منصفانہ طور پر نشانہ بنایا گیا ہے، ایم ایل اے رئیس شیخ نے خط میں ذکر کیا۔ سائن اور کوپر ہسپتالوں کے ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹس کے سربراہ اور ڈین نے ان مشینوں کی ضرورت پر روشنی ڈالی تھی۔ یہ مشینیں ایمرجنسی اور ٹراما کیسز، پیڈیاٹرک ڈپارٹمنٹ، آپریٹنگ رومز اور انتہائی نگہداشت کے یونٹس کے لیے درکار تھیں۔ اس کے باوجود خریداری میں تاخیر ہوئی۔ تشخیص کے لیے درکار آلات کی کمی سے مریض متاثر ہو رہے ہیں۔ انہیں علاج میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور نجی ہسپتالوں میں اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ صرف انتظامی نااہلی نہیں ہے بلکہ ممبئی میں صحت عامہ کے لیے براہ راست خطرہ ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے اپنے خط میں سنگین الزام لگایا ہے۔

ہندوستان کی جی ڈی پی مالی سال ۲۷ میں 7.2%-7 کی شرح سے بڑھے گی: ای وائی

ممبئی: ای وائی کی حالیہ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کی حقیقی جی ڈی پی نمو مالی سال 27 میں 7 فیصد-7.2 فیصد پر لچکدار رہنے کا امکان ہے جبکہ برائے نام جی ڈی پی نمو 12.5 فیصد-13 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ فرم نے کہا کہ جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال، خام تیل کی بلند قیمتوں اور کمزور عالمی تجارتی ماحول کے باوجود اقتصادی ترقی کے امکانات نسبتاً مضبوط ہیں۔ آؤٹ لک صنعتی سرگرمیوں میں بہتری کے پس منظر میں سامنے آیا ہے۔ ای وائی نے نوٹ کیا کہ ہندوستان کی صنعتی پیداوار کے مجموعی اشاریہ (IIP) کی نمو جون 2026 میں 7.3 فیصد کی 23 ماہ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جس نے مالی سال 27 کی پہلی سہ ماہی میں اوسط صنعتی ترقی کو 7.5 فیصد تک لے لیا، جو آٹھ سہ ماہیوں میں سب سے زیادہ ہے۔ مینوفیکچرنگ کی پیداوار میں 7.8 فیصد اضافہ ہوا، بجلی کے آلات، موٹر گاڑیاں، ٹیکسٹائل اور کھانے کی مصنوعات مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طبقات میں۔ تاہم، اعلیٰ تعدد کے اشارے رفتار میں کچھ اعتدال کا مشورہ دیتے ہیں۔ مینوفیکچرنگ پی ایم آئی جولائی میں 53.5 ہو گیا جو جون میں 54.2 تھا، جبکہ سروسز پی ای آئی 57.4 سے کم ہو کر 53.3 ہو گیا۔ دونوں 50 کے نشان سے اوپر رہے، جو مسلسل توسیع کی نشاندہی کرتا ہے۔ ای وائی نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ مجموعی بینک کریڈٹ گروتھ جون میں 25 ماہ کی بلند ترین سطح 18.6 فیصد تک پہنچ گئی، جو معاشی سرگرمیوں کے لیے مسلسل مالی مدد کی تجویز کرتی ہے۔ مالیاتی پہلو پر، ای وائی نے کہا کہ مالی سال 26 کی چوتھی سہ ماہی میں 23.3 فیصد کے معاہدے کے بعد، مالی سال 27 کے پہلے کوارٹر میں حکومتی سرمائے کے اخراجات کی نمو تیزی سے 23.7 فیصد تک پہنچ گئی۔ اسی وقت، مالیاتی خسارہ سالانہ بجٹ ہدف کے 18.2 فیصد پر موجود رہا۔ ای وائی نے کہا کہ مضبوط کیپیکس پش مانگ کو سپورٹ کرے گا اور حقیقی جی ڈی پی نمو کے امکانات کو بہتر بنائے گا۔ افراط زر ایک اہم خطرہ بنی ہوئی ہے۔ جولائی میں صارفین کی قیمتوں میں مہنگائی 4.4 فیصد رہی، جبکہ ہول سیل قیمتوں کی افراط زر 9.8 فیصد پر برقرار رہی، جس کی وجہ معدنی تیل، کھانے پینے کی اشیاء، دھاتیں، کیمیکلز اور ایندھن ہیں۔ ای وائی نے کہا کہ اعلیٰ ڈبلیو پی آئی افراط زر برائے نام جی ڈی پی کی نمو کو حکومت کے بجٹ کے 10.04 فیصد مفروضے سے زیادہ دھکیل سکتا ہے۔

اسٹوڈنٹس ہیلپ فورم کے زیر اہتمام منعقدہ سیرت رسولِ پاک ﷺ کے موضوع پر مضمون نویسی کے مقابلہ میں رفیع الدین فقیہ

بوائز ہائی اسکول کے تین طلبہ نے بالترتیب اول، دوم اور سوم مقام حاصل کیا

پرافٹ فار آل ہم کے تحت بھیونڈی اسٹوڈنٹس ہیلپ فورم کے زیر اہتمام طیب مسجد، قاسم پورہ، بھیونڈی میں سیرتِ رسولِ پاک ﷺ کے موضوع پر مضمون نویسی کے مقابلے کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ مقابلہ شہر بھیونڈی کے مختلف اردو اور انگلش میڈیم اسکولوں کے طلبہ کے درمیان منعقد کیا گیا، جس کا بنیادی مقصد طلبہ میں سیرتِ طیبہ ﷺ سے محبت و عقیدت پیدا کرنا، ان کی علمی و ادبی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور تعلیمات سے نئی نسل کو روشناس کرانا تھا۔ مقابلے کے لیے شہر کے مختلف اسکولوں میں طلبہ کو مضمون نویسی کا موقع فراہم کیا گیا۔ ہر اسکول میں مقابلے میں شریک طلبہ میں سے تین بہترین طلبہ کا انتخاب کیا گیا، جنہیں ان کی نمایاں کارکردگی پر انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔ اسی سلسلے میں رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول میں بھی یہ مقابلہ گزشتہ دنوں نہایت منظم انداز اور پورے نظم و ضبط کے ساتھ منعقد کیا گیا جسے اسکول ہذا کے فعال معلمین ظفر عالم خان اور فادیہ انصاری کی رہنمائی میں منعقد کیا گیا۔ اسکول کے متعدد طلبہ نے جوش و خروش کے ساتھ مقابلے میں شرکت کی اور سیرتِ رسولِ پاک ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات، مطالعے اور معلومات کو مضمون کی صورت میں پیش کیا۔ طلبہ کی تحریروں میں سیرتِ طیبہ ﷺ سے ان کی عقیدت، محبت اور گہری دلچسپی نمایاں نظر آئی۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس مقابلے اسکول ہذا کے طالب علم انصاری عبدالباسط عبدالقدیر دہم بی (اول) انصاری محمد صادق غلام محمد دہم سی (دوم) انصاری یاسر عرفات دہم بی (سوم) مقام حاصل کیا۔ تینوں طلبہ کی اس نمایاں کامیابی پر مذکورہ پروگرام میں حوصلہ افزائی اور پذیرائی کی گئی۔ انہیں مختلف تحائف، انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔ اس موقع پر رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول کے سربراہ جناب محمد شبیر فاروقی نے بھی کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے علمی، ادبی اور دینی مقابلے طلبہ کی شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ وہ مستقبل میں بھی اسی جذبے، محنت اور لگن کے ساتھ کامیابی کی منازل طے کرتے رہیں۔ اسکول کمیٹی کے چیئرمین نوح خلیل پٹیل، معاون ہیڈ ماسٹر، سپروائزر اور ادارہ ہذا کے تمام اساتذہ، غیر تدریسی عملے اور اراکین کی جانب سے بھی کامیاب طلبہ اور ان کے رہنما اساتذہ کو دلی مبارکباد پیش کی گئی اور ان کے بہتر اور تابناک مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔

مالیگاؤں میں بھیانک مندی اور پاورلوم صنعت کے بحرانی حالات

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر میں جاری شدید کاروباری مندی اور پاورلوم صنعت کے دگرگوں حالات نے ہر طبقۂ فکر کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے، کاروبار کی رفتار ماند پڑ چکی ہے، روزگار کے مواقع محدود ہو رہے ہیں اور محنت مزدوری سے اپنے گھروں کا چولہا جلانے والے افراد کے لیے حالات دن بہ دن دشوار ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسے نازک اور آزمائش بھرے وقت میں انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) نے شہریان کے نام اپنے ایک فکر انگیز اور زریں پیغام میں کہا ہے کہ شہر کے موجودہ کاروباری حالات کسی سے پوشیدہ نہیں، ہر شخص کسی نہ کسی انداز میں اس شدید مندی کے اثرات محسوس کر رہا ہے، کہیں کاروبار کی رفتار تھم گئی ہے تو کہیں مزدوروں کے ہاتھ خالی ہیں، کہیں کارخانوں میں کام کم ہے تو کہیں گھروں کے اخراجات پورے کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے، لیکن ایسے حالات میں مایوسی، بے چینی اور گھبراہٹ کے بجائے ہمیں اپنے رب کی طرف رجوع کرنا چاہیے، کیونکہ مشکلات کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ حضرت صابر نورانی نے کہا کہ آزمائش کے ان لمحات میں ہمیں اپنی زندگی کا جائزہ لینے، توبہ و استغفار کرنے، نمازوں کی پابندی، ذکر و اذکار اور دعا کا اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔ انسان جب اپنی بے بسی کو محسوس کر کے سچے دل سے اپنے رب کے سامنے جھک جاتا ہے تو یہی رجوعِ الٰہی اس کے لیے سکون، امید اور رحمت کے دروازے کھولنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ انہوں نے خصوصاً آیتِ کریمہ کے ورد اور دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ مصیبت اور پریشانی کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا مومن کا سہارا ہے؛ آیتِ کریمہ کا ورد اللہ کے ذکر اور دعا کی ایک عظیم صورت ہے، اس لیے اسے اخلاص، یقین اور پابندی کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کیا جائے اور اللہ تعالیٰ سے مشکلات کے خاتمے، حلال رزق میں برکت اور گھروں میں آسانی کی دعا کی جائے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ دعا کے ساتھ عملی جدوجہد، صبر، قناعت اور درست طرزِ زندگی بھی ضروری ہے۔ حضرت صابر نورانی نے شہریان کو ایک نہایت اہم سماجی ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ جب شہر کا کاروباری پہیہ سست پڑا ہوا ہو، مزدور اور چھوٹے کاروباری افراد پریشانی کا سامنا کر رہے ہوں اور کئی خاندان اپنے بنیادی اخراجات پورے کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہوں تو ایسے وقت میں ہمیں اپنے غیر ضروری اخراجات پر ضرور غور کرنا چاہیے۔ سیر و تفریح، نمود و نمائش، غیر ضروری خریداری اور ایسے اخراجات جن کے بغیر زندگی با آسانی گزر سکتی ہے، ان پر وقتی طور پر قدغن لگانا نہ صرف مالی دانش مندی ہے بلکہ معاشرتی ہمدردی اور انسانی ذمہ داری بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اپنی خوشیوں اور آسائشوں میں معمولی سی کمی کر کے کسی ضرورت مند کے گھر کا چولہا روشن کر سکتے ہیں، کسی غریب مزدور کے بچوں کے لیے راشن فراہم کر سکتے ہیں، کسی پریشان حال خاندان کی دوائی یا ضروری اخراجات میں مدد کر سکتے ہیں تو اس سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کیا ہو سکتی ہے؟ آج اگر کسی کے کاروبار میں مندی ہے تو کل حالات کسی دوسرے کے لیے بھی آزمائش بن سکتے ہیں، اس لیے خوشحالی کے زمانے میں غرور اور تنگی کے وقت بے حسی کے بجائے ہمیں ایک دوسرے کا سہارا بننا چاہیے۔ حضرت صابر نورانی نے کہا کہ شہر صرف عمارتوں، بازاروں اور کارخانوں کا نام نہیں بلکہ یہاں بسنے والے انسانوں کے باہمی تعلق، اخوت، ہمدردی اور تعاون سے شہر کی اصل پہچان بنتی ہے۔ پاورلوم صنعت سے وابستہ مزدور، کاریگر، مالکان، تاجر، چھوٹے دکاندار اور روزانہ کی آمدنی پر اپنے خاندان کی کفالت کرنے والے افراد سب اس معاشی نظام کا حصہ ہیں، لہٰذا موجودہ مشکل گھڑی میں کسی ایک طبقے کی پریشانی کو صرف اسی طبقے کا مسئلہ سمجھنا درست نہیں۔ انہوں نے اہلِ ثروت اور صاحبِ استطاعت افراد سے اپیل کی کہ وہ اپنے آس پاس کے ضرورت مند خاندانوں کی خاموشی سے خبر گیری کریں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

وانکھیڈے اسٹیڈیم اور دھاراوی ایکسس برانچ کو اڑانے کی دھمکی مشتبہ شخص زیر حراست

بلڈھانہ میں اے ٹی ایس کی کارروائی ویبھو کالے نے ذہنی معزولی کے سبب ای میل کیا تھا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر انسداد دہشت گردی دستہ اے ٹی ایس آکولہ یونٹ نے ایک ایسے مشتبہ شخص کو زیر حراست لیا جس نے ممبئی کے وانکھیڈے اسٹیڈیم میدان اور دھاراوی میں ایکسس برانچ بینک میں بم دھماکہ کی دھمکی دی تھی یہ دھمکی آمیز میل اس نے وزیر اعلیٰ سی ایم کی سرکاری ای میل آئی ڈی پر کیا تھا جس کے بعد پولس نے اس معاملہ نامعلوم شخص پر کیس درج کیا تھا اور ۲۸ اگست کو ای میل کیا گیا تھا اس معاملہ میں اے ٹی ایس نے ویبھو وسنت کالے ۳۶ سالہ پیشے سے الیکٹریکل سپروائزر اور کھیڈیکر نگر (بالمقابل ایس ٹی ڈپو، شیگاؤں روڈ، کھمگاؤں کو زیر حراست لیا ہے اس نے ایک ای میل آئی ڈی (tanhamarke@gmail.com) بنائی اور CMmaharashtra.gov.in پر ۲۸ اگست کو ۹ بجے ایک ای میل بھیجی۔ ای میل میں، اس نے کہا: "سر، ممبئی میں دو بم ہیں۔ پہلا وانکھیڈے اسٹیڈیم میں ہے خاص طور پر پچ کے نیچے اور دوسرا دھاراوی میں ایکسس بینک کے نیچے ہے، حالانکہ صحیح جگہ نامعلوم ہے۔ اس دھمکی آمیز ای میل کی وجہ سے، انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس)، اکولا، نے ۲۹ اگست کو شام ۴ بجے کھیڈیکر نگر، کھمگاؤں میں واقع ویبھو وسنت کالے کوان کی رہائش گاہ سے حراست میں لیا۔ جب اسے کھامگاؤں سٹی پولس اسٹیشن لایا گیا اور اس سے معاملے کے تعلق سے پوچھ گچھ کی تو اس نے ٹال مٹول سے جواب دیا اور دعویٰ کیا کہ اس نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اکولا) اور کھامگاؤں سٹی پولیس اسٹیشن کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر نے اپنے عملے کے ساتھ ان کی رہائش گاہ کا دورہ کیا اور تلاشی لی۔ اس کے بعد انسداد دہشت گردی اسکواڈ نے اکولا اور تھانیدار کھامگاؤں سٹی کے عملے کے ساتھ ان کی رہائش گاہ پر جا کر تفتیش کی۔ پتہ چلا کہ ویبھو کالے نے اپنے بھائی وشال وسنت کالے کے کمپیوٹر میں کئی میل آئی ڈی بنائے تھے اور اوپر کی طرح CMmaharashtra.gov.in پر میل کیا تھا۔ اس نے اس سے قبل رام داس توکارام جادھو اور پوتھو پرتھ کے نام پر بھی ای میل کی تھی جس میں خیالی واقعات کا ذکر کیا گیا تھا۔ رام داس توکارام جادھو نے ریلائنس مال میں چوری اور کئی دوسرے منطقی طور پر متضاد اور فرضی واقعات کیے تھے۔ اس نے جو شکایات ای میل کی تھیں وہ اعلیٰ افسران کو تحقیقات کے لیے موصول ہوئی تھیں۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے بتایا کہ اس کے والد کی ایک حادثے میں موت کے بعد سے اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ ۲۱ فروری ۲۰۲۴ کو پوچھ گچھ کے دوران، اس کے والد وسنت باجی راؤ کالے، ویبھو کی طرف سے امراوتی کے آئی جی آفس کو اپنی ذاتی آئی ڈی سے بھیجی گئی ای میل دکھائے جانے پر، والد نے وضاحت کی کہ ویبھو برسوں سے بے روزگار اور گھر پر تھا، جس کی وجہ سے اس کا ذہنی استحکام بگڑ گیا تھا۔ نتیجتاً وہ واٹس ایپ اور ای میل کے ذریعے لوگوں کو طرح طرح کے پیغامات بھیج رہا تھا۔ والد نے مزید کہا کہ وہ اس کا نفسیاتی علاج کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ای میلز میں بیان کردہ واقعات میں سے کوئی بھی واقعتاً پیش نہیں آیا۔ بلکہ ویبھو نے یہ حرکتیں کی تھیں جبکہ اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا تھا۔ اس نے ماضی میں بھی واٹس ایپ کے ذریعے لوگوں کو ایسے ہی پیغامات بھیجے تھے۔ 28 اگست 2026 کو، ویبھو کالے بیٹے کی پیدائش کے بعد اپنے چھوٹے بھائی وشال وسنت کالے سے ملنے گئے۔ اس دوران انہیں اپنے مرحوم والد وسنت کالے کی یاد آئی۔ وہ اپنے والد کی حادثاتی موت کی یادوں سے پریشان رہتا ہے اور اکثر خود پر کنٹرول کھو دیتا ہے۔

اسرائیل کے تعلق سے خبر پر ٹرمپ کی دھمکی آئین کی خلاف ورزی

ایک امریکی وفاقی عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے اسرائیل۔ فلسطین تنازع اور دیگر متنازع معاملات پر رائے ظاہر کرنے والے طالب علم صحافیوں کو جلاوطنی کی دھمکی دے کر آئین کی خلاف ورزی کی ہے

ایک امریکی وفاقی عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے اسرائیل۔ فلسطین تنازع اور دیگر متنازع معاملات پر رائے ظاہر کرنے والے طالب علم صحافیوں کو جلاوطنی کی دھمکی دے کر آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ امریکی ریاست کیلیفورنیا کی ایک وفاقی عدالت نے جمعہ کو اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے طالب علموں کے اخبار کی جانب سے دائر مقدمے میں فیصلہ سنایا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے اسرائیل-فلسطین تنازع اور دیگر متنازع معاملات پر رائے ظاہر کرنے والے طالب علم صحافیوں کو جلاوطنی کی دھمکی دے کر آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ جو بائیڈن کی نامزد کردہ ڈسٹرکٹ جج نویل وائز نے اپنے تحریری فیصلے میں کہا کہ حکومت نے محفوظ آزاد اظہار کے حوالے سے خوفناک پیغام دیا ہے، یعنی اسرائیل کے خلاف یا فلسطینیوں کی حمایت میں کہو تو آپ کا ویزا منسوخ اور آپ کو ملک بدر کر دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید لکھا کہ غیر شہری طلبہ نے یہ انتباہ سنا اور اس پر عمل کیا۔ واضح رہے کہ یہ مقدمہ اگست میں دائر کیا گیا تھا، جس میں مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ ٹرمپ انتظامیہ امیگریشن اینڈ نیشنلٹی ایکٹ کے تحت ''امریکہ مخالف'' یا فلسطین حامی خیالات کے اظہار پر ویزا منسوخی کی دھمکی دے کر طلبہ کے پہلے اور پانچویں ترمیم کے آئینی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہے، حالانکہ وائٹ ہاؤس اکثر ایسے

خیالات کو غلط طور پر ''حماس نواز'' قرار دیتا ہے۔ فاؤنڈیشن فار انڈیویڈوئل رائٹس اینڈ ایکسپریشن (FIRE) کی حمایت سے دائر اس مقدمے میں کہا گیا کہ اس پالیسی نے اخبار کی کارروائیوں پر سرد مہری طاری کر دی، جس کے باعث معاونین مضامین جمع کرانے اور ذرائع صحافیوں سے بات کرنے سے گریز کرنے لگے، کیونکہ انہیں سزا کا خدشہ تھا۔ بعد ازاں جج وائز نے کہا کہ انتظامیہ کی کیمپس کریک ڈاؤن، جس کے تحت ملک بھر میں فلسطین حامی کارکنوں اور اساتذہ کو گرفتار کیا گیا، ''ناقابلِ فہم'' معیارات کے تحت چل رہی ہے اور اس سے آزادیٔ اظہار کے حقوق میں تنزلی کی شکار صورتِ حال پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

فاؤنڈیشن نے اس فیصلے کو ایک سنگین معاملہ قرار دیتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا، اور کہا کہ یہ پہلا موقع ہے جب کسی عدالت نے انتظامیہ کی اس حوالے سے ویزا پالیسیوں کو غیر آئینی قرار دیا ہے۔ فاؤنڈیشن کے وکیل کونور فٹز پیٹرک نے کہا کہ امریکہ میں آزادیٔ اظہار صرف ان لوگوں کا حق نہیں جن کی بات سے حکومت متفق ہو۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کا فیصلہ ثابت کرتا ہے کہ آزادیٔ اظہار کوئی مراعات نہیں، بلکہ ہر انسان کا ناقابلِ تنسیخ حق ہے۔ ذہن نشین رہے کہ یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا ہے جب میساچوسٹس کی ایک اور وفاقی عدالت نے ستمبر میں انتظامیہ کی طالب علمی ویزا مہم کے بارے میں سخت فیصلہ دیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ یہ پالیسیاں ''سام دشمنی'' کی غیر آئینی طور پر وسیع تعریف کے پردے میں پہلی ترمیم پر مکمل حملہ ہیں۔ وہ مقدمہ اب اپیل پر ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے بین الاقوامی طلبہ کو گرفتار اور جلاوطن کرنے کی کوشش کی ہے، جن کی فلسطین تحریک میں شمولیت، کیمپس کو احتجاجی خیمہ بندی، حکام کے ساتھ مذاکرات میں مدد سے لے کر اسرائیل کے خلاف مشترکہ مضمون لکھنے تک تھی۔ انتظامیہ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ اسرائیل حامی آن لائن نگرانی گروپوں کی سفارش پر باقاعدگی سے نشانہ بنائے جانے والے افراد کی شناخت کرتی ہے۔

اسٹریٹ کرائمز کی روک تھام کیلئے پولیس کی ای بائیکس فورس متعارف

پولیس کے مطابق تیز رفتار ای بائیکس سے ملزمان کا سڑکوں کے ساتھ ساتھ تنگ گلیوں اور سیڑھیوں تک تعاقب ممکن ہوگا

لندن میں اسٹریٹ کرائمز اور موبائل فون چھیننے کی بڑھتی وارداتوں پر قابو پانے کیلئے پولیس نے ہائی پاورڈ ای بائیکس پر مشتمل خصوصی فورس قائم کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق تیز رفتار ای بائیکس سے ملزمان کا سڑکوں کے ساتھ ساتھ تنگ گلیوں اور سیڑھیوں تک تعاقب ممکن ہوگا، تاہم مقدمات میں مثبت نتائج کی شرح اب بھی ایک فیصد سے کم ہے۔ برطانیہ میں اسٹریٹ کرائمز اور موبائل فون چھیننے کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی روک تھام کیلئے پولیس نے اہم فیصلہ کر لیا، ای بائیکس فورس قائم کر دی گئی۔ برطانوی دارالحکومت لندن میں موبائل فون چھیننے سمیت سڑکوں پر ہونے والے جرائم کی روک تھام کیلئے میٹروپولیٹن پولیس نے ای بائیکس فورس متعارف کرا دی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق جرائم کی وارداتوں کے بڑھنے پر برطانوی شہری بھی پریشان ہیں، لندن میں ہر چار منٹ بعد چوری یا پھر موبائل فون چھیننے کی واردات رپورٹس ہو رہی ہیں۔ لندن کی میٹروپولیٹن پولیس نے اسٹریٹ کرائمز بالخصوص موبائل فون چھیننے والے جرائم پیشہ گروہوں کے خاتمے کے لیے ہائی پاورڈ الیکٹرک بائیکس (ای بائیکس) کے خصوصی اسکواڈ میں بڑا اضافہ کیا ہے۔ پولیس حکام نے اس فورس کی توسیع کو اسٹریٹ کرائم کے خلاف ایک بڑا ہتھیار قرار دیا ہے۔ پولیس کے مطابق پہلے مرحلے میں اسکواڈ میں ۲۰/ ای بائیکس شامل کی گئی ہیں جو تقریباً ۸۰/ کلومیٹر فی گھنٹہ تک رفتار سے چل سکتی ہیں۔ ان بائیکس کی خاص بات یہ ہے کہ پولیس اہلکار مشتبہ ملزمان کا سڑکوں سے ہٹ کر بھی تعاقب کر سکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر سیڑھیوں تک پر ان کا پیچھا کیا جا سکتا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ نئی ای بائیکس بالخصوص موبائل فون چھیننے کی وارداتوں کے خلاف مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق مئی تک کے ۱۲/ ماہ کے دوران لندن میں موبائل فون چوری کے واقعات تقریباً ۶۸/ ہزار سے کم ہو کر ۵۴/ ہزار رہ گئے۔ ایک گشت کے دوران میٹ پولیس کے افسر نے ای بائیکس اور ڈرونز کے استعمال کو جرائم کے خلاف کارروائی میں مؤثر قرار دیا، تاہم ان کا کہنا تھا کہ جرائم میں ملوث افراد بھی پولیس کی گشت کے اوقات میں تبدیلیوں کے مطابق خود کو ڈھال رہے ہیں۔ تاہم پولیس کی کارروائیوں کے باوجود ایسے مقدمات میں 'مثبت نتائج' ایک فیصد سے بھی کم ہیں، میٹ پولیس کے مطابق مثبت نتیجے سے مراد ایسا معاملہ ہے جس میں ملزم کو وارننگ، فردِ جرم یا کسی اور قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے۔ لندن کی ڈپٹی میئر برائے پولیسنگ و کرائم کا یا کومر شوارٹز نے خبر رساں ادارے رائٹرز سے گفتگو میں کہا کہ موبائل فون چوری جیسے جرائم سے نمٹنے کے ساتھ ساتھ وسیع تر فوجداری نظام انصاف میں بہتری اور متاثرین کی معاونت بھی ضروری ہے۔

نیپال میں تباہ کن سیلاب مگر چین سیلاب کی ویڈیوز کیوں حذف کر رہا ہے؟

سیلاب کا ملبہ اور پانی لہندے کھولا سے بھوٹے کوشی اور تریشولی دریائی نظام تک پہنچا، جس سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی

کھٹمنڈو: نیپال اور تبت کی سرحد پر 26 اگست کو گلیشیئر اور چٹانوں کے بڑے حصے کے منہدم ہونے سے آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد چین میں معلومات اور ویڈیوز کو مبینہ طور پر محدود کیے جانے پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ سیلاب کا ملبہ اور پانی لہندے کھولا سے بھوٹے کوشی اور تریشولی دریائی نظام تک پہنچا، جس سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ چینی علاقے سے ابتدائی طور پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں گیئرونگ پورٹ پر مٹی، پتھروں اور پانی کا ایک بڑا ریلا عمارتوں کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ تاہم بعد میں ایسی متعدد ویڈیوز چینی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے غائب ہونے لگیں۔ یہ دعویٰ بھی سامنے آیا ہے کہ تبت کی جانب شہریوں کی بنائی گئی ویڈیوز حذف کی جا رہی ہیں، جس سے واقعے کے بارے میں شفاف معلومات کی دستیابی پر سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ سیلاب کی اصل وجوہات کے حوالے سے کئی سوالات ابھی زیرِ تحقیق ہیں۔ ابتدائی طور پر زلزلے کو ممکنہ وجہ سمجھا گیا تھا، تاہم بعد میں ریکارڈ ہونے والے زلزلہ نما سگنل کو لینڈ سلائیڈ سے منسلک کیا گیا۔ سیٹلائٹ تصاویر میں گلیشیئر اور چٹانوں کا بہت بڑا حصہ منہدم ہونے اور اس کے نتیجے میں برف اور پتھروں کے تودے گرنے کے شواہد سامنے آئے ہیں۔ نیپال میں ایسی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں کہ سیلاب کے ساتھ تبت کی جانب سے بعض دھماکہ خیز آلات بہہ کر آئے۔ اس کے بعد یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ آیا علاقے میں تعمیرات، سرنگوں یا پہاڑ کاٹنے کے لیے ہونے والی ممکنہ بلاسٹنگ کا پہاڑی خطے کے عدم استحکام سے کوئی تعلق تھا یا نہیں۔ تاہم اس حوالے سے کوئی حتمی تعلق ثابت نہیں ہوا اور آزادانہ تحقیقات کی ضرورت برقرار ہے۔ تبت میں غیر ملکی صحافیوں اور آزاد ماہرین کی محدود رسائی کے باعث واقعے کے اس پہلو کی آزادانہ جانچ مشکل ہے۔ ماہرین کے مطابق سرحد پار دریائی نظام میں ہونے والی تعمیراتی اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات صرف چین تک محدود نہیں رہتے بلکہ نیپال اور بھارت سمیت پورے زیریں خطے کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ایسے میں چین سے متاثرہ علاقے تک آزاد صحافتی اور سائنسی رسائی دینے، سیلاب سے متعلق شہریوں کی ویڈیوز محفوظ رکھنے اور گلیشیئر کے انہدام کی وجوہات کی شفاف تحقیقات میں تعاون کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ نیپال کی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی کے مطابق ملک میں تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 734 ہو گئی ہے، جبکہ 498,2 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ ریسکیو کارروائیاں پانچویں روز بھی جاری ہیں اور اب تک 700,3 سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ حکام کے مطابق شدید سیلاب اور مٹی کے تودوں کے باعث متاثرہ علاقوں تک رسائی بدستور ایک بڑا چیلنج ہے۔ نیپال میں 18 ہزار سے زیادہ امدادی کارکن ریسکیو آپریشن میں مصروف ہیں، جبکہ خراب موسم اور دشوار گزار راستے امدادی سرگرمیوں میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ حکام نے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے امداد پہنچانے کا عمل تیز کر دیا ہے اور بعض مقامات پر ریسکیو کے لیے ڈرونز کے استعمال پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ سیلاب میں بڑی تعداد میں غیر ملکی شہری بھی متاثر ہوئے ہیں۔

چین نے سیلاب کی وارننگ پر نیپال کے الزامات کو مسترد کیا

بیجنگ: نیپال میں چینی سفارتخانے نے نیپالی وزراء کی جانب سے ہمالیائی ملک میں آنے والے تباہ کن سیلاب سے قبل انتباہ جاری کرنے میں بیجنگ کی ناکامی پر لگائے گئے الزامات کو مسترد کر دیا ہے، اس نے تباہی کے انتباہ کے نظام میں تکنیکی حدود کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے۔ یہ نیپال کے سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے وزیر مہابیر پن کے اس بیان کے بعد سامنے آیا ہے کہ نیپال کو چین کی طرف سے کوئی وارننگ نہیں ملی کیونکہ یہ تباہی بہت تیزی سے سامنے آئی۔ انہوں نے سرحد کے تبت کی جانب وسیع تعمیراتی سرگرمیوں کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہاں نیپال کے مقابلے میں بہت زیادہ ترقی ہو رہی ہے۔ سی این این نیوز۔18 کے ذریعے حاصل کردہ ایک بیان میں، چینی سفارتخانے نے کہا کہ اس کے پاس نیپال کے ساتھ گہرا عبوری آفات سے متعلق تعاون اور ریئل ٹائم ڈیٹا شیئرنگ ہے۔ اس نے نوٹ کیا کہ انتہائی اونچائی، خطوں کی پیچیدگی، ڈھلوان کی تصویر کی غلطیاں، اور نیپال کے 2015 کے زلزلے سے ساختی نقصانات جامع زمینی اور ریموٹ سینسنگ کی نگرانی کو ایک جاری بین الاقوامی چیلنج بناتے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ چینی سائنسی ٹیمیں زیادہ سے زیادہ تکنیکی صلاحیت کے ساتھ کام کرتی ہیں تاکہ بروقت نگرانی، تشخیص اور اہم خطرے کے ڈیٹا کو نیپال کے ساتھ شیئر کیا جا سکے۔ دونوں ممالک حالیہ اعلیٰ سطحی دوروں، سائنسی تبادلوں، اور برفانی جھیلوں کی نگرانی کی شراکت کے ذریعے بین الاقوامی آفات سے نمٹنے کے طریقہ کار کو فعال طور پر بنا رہے ہیں۔ چائنا میٹرولوجیکل ایڈمنسٹریشن نے 26 اگست کو نیپال کے ہائیڈرولوجی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ایک ہنگامی میٹنگ بھی کی، جہاں اس نے ریلیف کی کوششوں میں مدد کے لیے ریئل ٹائم ہائیڈرو میٹرولوجیکل ڈیٹا اور بیریئر جھیل کی نگرانی کا اشتراک کیا۔ چینی سفارت خانے نے یہ بھی کہا کہ بیجنگ نے علاقائی آفات سے بچاؤ کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ملک کو چین کے ذہین موسمیاتی ابتدائی وارننگ حل ماز و تک اپنی مرضی کے مطابق رسائی فراہم کی ہے۔

چین کا نیا 'نسلی اتحاد قانون' ایغور شناخت مٹانے کی کوشش

واشنگٹن: ایغور انسانی حقوق کی تنظیموں نے چین کے نئے نسلی اتحاد اور ترقی کے قانون پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس قانون سے سنکیانگ میں ایغور مسلمانوں سمیت نسلی اقلیتوں کی مذہبی، ثقافتی اور لسانی شناخت پر دباؤ مزید بڑھ سکتا ہے۔ قانون یکم جولائی 2026 سے نافذ ہو چکا ہے۔ حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ قانون کے تحت چینی زبان، سرکاری طور پر منظور شدہ قومی شناخت اور کمیونسٹ پارٹی کے نظریات کو فروغ دینے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ ناقدین کے مطابق یہ اقدامات ایغور، تبتی اور منگول سمیت مختلف اقلیتوں کو اکثریتی ہان چینی ثقافت میں ضم کرنے کی حکومتی پالیسی کو مزید قانونی طاقت فراہم کرتے ہیں۔ ورلڈ ایغور کانگریس سمیت دیگر تنظیموں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ قانون میں موجود وسیع دفعات کو ثقافتی اور مذہبی اظہار، زبان کے تحفظ اور حکومت سے اختلاف رکھنے والوں کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قانون میں چین سے باہر بعض سرگرمیوں پر بھی قانونی ذمہ داری عائد کرنے کی گنجائش نے بیرون ملک مقیم ایغور کارکنوں میں تشویش بڑھا دی ہے۔ اس قانون کے خلاف نیویارک اور لندن سمیت مختلف شہروں میں ایغور، تبتی، منگول، ہانگ کانگ اور دیگر گروپوں نے مظاہرے بھی کیے ہیں۔

کوئٹہ میں تاریخی گوردوارہ گرانے کا الزام، بلوچ نمائندوں کا شدید احتجاج

کوئٹہ: بلوچ علیحدگی پسند حلقوں کی جانب سے جاری ایک بیان میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ کوئٹہ میں سکھ برادری سے منسوب صدیوں پرانے تاریخی گوردوارے کو مسمار کر کے اس کی جگہ کمرشل شاپنگ پلازہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ بیان میں اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے بلوچستان کے مذہبی اور ثقافتی ورثے کو نقصان پہنچانے کی کوشش قرار دیا گیا ہے۔ 30 اگست کو جاری بیان میں کہا گیا کہ تاریخی عبادت گاہیں کسی ایک مذہبی برادری ہی نہیں بلکہ پورے خطے کے مشترکہ ثقافتی ورثے کا حصہ ہیں۔ بیان میں سکھ، ہندو، مسیحی، جین اور دیگر اقلیتی برادریوں کے مذہبی مقامات اور ثقافتی شناخت کے تحفظ کا مطالبہ کیا گیا۔ بیان میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ جون 2026 کے آخری ہفتے میں کوئٹہ کی آرچر روڈ پر واقع سینٹ گیبریلز پرائمری اسکول کو بھی خاموشی سے منہدم کر دیا گیا، جو 1953 سے اس مقام پر قائم تھا۔ مزید کہا گیا کہ اس سے قبل کراچی میں سعید ہاشمی بلوچ لائبریری کو ایک ایکسپریس وے منصوبے کے لیے گرانے کی کوشش بھی کی گئی تھی۔ بیان میں ان واقعات کو بلوچ، سکھ، ہندو، مسیحی اور دیگر برادریوں کے تاریخی و ثقافتی ورثے کے لیے خطرہ قرار دیا گیا۔ بیان میں حکومتِ ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بلوچستان میں مذہبی، ثقافتی اور تعلیمی اداروں کو مبینہ طور پر پہنچنے والے نقصان کا معاملہ اقوام متحدہ اور بھارتی پارلیمنٹ سمیت متعلقہ فورمز پر اٹھائے۔ عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے بھی اس معاملے کا نوٹس لینے کی اپیل کی گئی۔ بیان کے مطابق، تاریخی مذہبی اور ثقافتی مقامات ایک مرتبہ تباہ ہو جائیں تو ان سے وابستہ صدیوں پرانی اجتماعی تاریخ اور شناخت کو دوبارہ بحال کرنا ممکن نہیں رہتا۔

تبت میں چین کا سپر ڈیم بھارت اور بنگلہ دیش کیلئے 'واٹر بم' بننے کا خدشہ

نئی دہلی: تبت میں دریائے یارلنگ سانگپو، جسے بھارت میں برہم پترا کے نام سے جانا جاتا ہے، پر چین کا زیرِ تعمیر انتہائی بڑا ہائیڈرو پاور منصوبہ سنگین ماحولیاتی، ارضیاتی اور علاقائی سلامتی کے خدشات پیدا کر رہا ہے۔ منصوبہ بھارت کی سرحد کے قریب ایسے ہمالیائی علاقے میں تعمیر کیا جا رہا ہے جو شدید زلزلوں کے خطرے سے دوچار ہے۔ چین کے اپنے ماہرین ارضیات نے بھی تعمیراتی مقام کے اطراف ممکنہ خطرات کی نشاندہی کی ہے۔ علاقے کی زمینی ساخت اور فعال فالٹس کے باعث کسی بڑے زلزلے، لینڈ سلائیڈ یا زمینی عدم استحکام کی صورت میں ڈیم اور اس سے منسلک بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ برہم پترا کے 'گریٹ بینڈ' کے قریب تعمیر کیا جا رہا ہے، جہاں دریا تبت سے نکل کر بھارت کی جانب آتا ہے۔ بڑے آبی ذخائر بعض حالات میں زیرِ زمین فالٹس پر دباؤ بڑھا سکتے ہیں۔ سب سے بڑی تشویش کسی بڑے حادثے، زلزلے یا ہنگامی صورتحال میں پانی کے اچانک اخراج سے متعلق ہے۔ ایسی صورت میں پانی کی بہت بڑی مقدار تیزی سے بھارت کے شمال مشرقی علاقوں کی جانب بڑھ سکتی ہے اور اس کے اثرات بنگلہ دیش تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس منصوبے سے چین کو سرحد پار بہنے والے ایک اہم دریا کے بالائی حصے پر غیر معمولی کنٹرول بھی حاصل ہوگا۔ پانی ذخیرہ کرنے یا بہاؤ میں بڑی تبدیلی سے بھارت اور بنگلہ دیش میں پانی کی دستیابی، زراعت، سیلاب کے قدرتی نظام اور تلچھٹ کے بہاؤ پر اثرات مرتب ہونے کے خدشات ہیں۔

حقوق کارکن نے کراچی کے کم آمدنی والے علاقوں میں ضرورت سے زیادہ لوڈ شیڈنگ کی مذمت کی

کراچی: انسانی حقوق کے کارکنوں اور سول سوسائٹی کے ارکان نے کہا ہے کہ طویل اور حد سے زیادہ لوڈ شیڈنگ نے کراچی کی کم آمدنی والے طبقوں کے لیے روزمرہ کی زندگی کو مشکل تر بنا دیا ہے، بچوں کی تعلیم میں خلل پڑ رہا ہے اور کھانا پکانے، نہانے اور ذاتی حفظانِ صحت کو برقرار رکھنے کو روزمرہ کی جدوجہد بنا دیا ہے۔ وہ یہاں کراچی پریس کلب میں سول سوسائٹی کلیکٹو فار کلین انرجی فار کراچی کے زیر اہتمام پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ مقررین نے نشاندہی کی کہ کراچی میں 24 اگست سے شروع ہونے والے ہفتے کے دوران بڑے پیمانے پر احتجاج اور ٹریفک جام دیکھنے میں آیا، کیونکہ لیاری، پرانے شہر کے علاقوں، بلدیہ، اورنگی، کورنگی، سائٹ اور سہراب گوٹھ کے رہائشیوں نے غیر معمولی طور پر طویل لوڈ شیڈنگ کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نارتھ کراچی، ناظم آباد اور گلستان جوہر کے کچھ علاقوں کے رہائشیوں نے 16 سے 24 گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ کی اطلاع دی ہے۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ کے الیکٹرک کی ویب سائٹ پر دستیاب لوڈ شیڈنگ کے شیڈول میں 615 سے زائد فیڈرز پر دن میں 12 گھنٹے تک کی بندش دکھائی دیتی ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شہر کے تقریباً ایک تہائی فیڈرز متاثر ہوئے ہیں۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے قاضی خضر نے ورکنگ کلاس محلوں پر لوڈ شیڈنگ کے اثرات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ طویل بندش رہائشیوں کو پہلے سے درپیش مشکلات میں اضافہ کر رہی ہے۔ انہوں نے حالیہ رپورٹس کا حوالہ دیا جس میں کراچی کو دنیا میں ذہنی تناؤ کی بلند ترین سطحوں میں سے ایک شہر قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت سے زیادہ لوڈ شیڈنگ بھی اس مسئلے کا ایک سبب ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ''بجلی کوئی عیش و آرام نہیں ہے، یہ ایک ضرورت ہے۔'' پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیبر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ (پائلر) کے عباس حیدر نے کہا'' بلدیہ، سائٹ، کورنگی اور شہر کے دیگر صنعتی علاقوں میں موجودہ لوڈ شیڈنگ سے گھرانوں کو نشانہ بنانے والے غیر رسمی کارکنوں پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں، جو زیادہ تر ان علاقوں میں رہتے ہیں۔ طویل لوڈ شیڈنگ سے ان کی توانائی، نیند اور آرام ختم ہو جاتا ہے، جس کے بعد کام کی جگہ پر ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

بنگلہ دیش کی خارجہ پالیسی دوراہے پر

بھارت سے کشیدگی بڑھانے کے نقصانات کا خدشہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کو اپنی خارجہ پالیسی میں متعدد پیچیدہ چیلنجز کا سامنا ہے، جبکہ بھارت کے ساتھ تعلقات میں موجود تناؤ، پاکستان اور چین کی جانب بڑھتا جھکاؤ اور میانمار کے ساتھ روہنگیا بحران ملک کے لیے اہم سفارتی آزمائش بن رہے ہیں۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان جغرافیائی، اقتصادی اور توانائی کے تعلقات انتہائی گہرے ہیں۔ مالی سال 2024-25 میں دونوں ممالک کی باہمی اشیائی تجارت تقریباً 39.11 ارب ڈالر رہی، جبکہ بھارت بنگلہ دیش کی بجلی کی ضروریات کا تقریباً 6.15 فیصد فراہم کرتا ہے۔ بنگلہ دیش مختلف بھارتی ذرائع سے تقریباً 500,2 سے 656,2 میگاواٹ بجلی درآمد کر رہا ہے۔ اس کے باوجود دونوں ممالک کے تعلقات سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے معاملے سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ڈھاکہ میں یہ تاثر موجود ہے کہ نئی دہلی کی حسینہ کے ساتھ قربت موجودہ حکومت کے ساتھ تعلقات کی بحالی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ دوسری جانب بنگلہ دیش میں بعض حلقوں کی جانب سے پاکستان اور چین کے ساتھ بڑھتی قربت بھی بھارت میں تشویش پیدا کر رہی ہے۔ دونوں ممالک کے سامنے فوری نوعیت کے اہم معاملات بھی موجود ہیں۔ 1996 کا گنگا آبی معاہدہ دسمبر 2026 میں تجدید کے لیے مقرر ہے اور بنگلہ دیش نئے معاہدے میں پانی کی تقسیم سے متعلق زیادہ مضبوط ضمانت چاہتا ہے۔ سرحدی انتظام، تجارت، توانائی، دریائی پانی اور رابطہ کاری جیسے معاملات بھی اعلیٰ سطحی سیاسی رابطے کا تقاضا کرتے ہیں۔ بنگلہ دیش کے لیے میانمار بھی ایک بڑا چیلنج بنا ہوا ہے۔ جولائی کے اختتام تک ملک میں روہنگیا آبادی تقریباً 12.02 لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ بین الاقوامی مالی امداد میں کمی اور میانمار واپسی کے امکانات محدود ہونے سے بنگلہ دیش پر معاشی، سماجی اور سلامتی کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔

اسی دوران سعودی عرب، ترکی اور پاکستان سے متعلق مجوزہ دفاعی فریم ورک میں بنگلہ دیش کی ممکنہ شمولیت پر بحث نے بھی نئی دہلی کی توجہ حاصل کی ہے، اگرچہ اس میں بنگلہ دیش کی باضابطہ شمولیت ابھی یقینی نہیں ہے۔ موجودہ صورتحال میں بنگلہ دیش کے لیے سب سے بڑا امتحان مختلف طاقتوں کے درمیان توازن قائم کرنا ہے۔ 'بنگلہ دیش فرسٹ' کی پالیسی اسی وقت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے جب ڈھاکہ جغرافیائی اور اقتصادی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارت کے ساتھ عملی تعاون برقرار رکھے اور پاکستان، چین سمیت دیگر علاقائی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کو اپنے طویل مدتی قومی مفادات کے مطابق متوازن کرے۔

بھارت آگے بڑھا، پاکستان پیچھے رہ گیا: سات دہائیوں میں دو مختلف سیاسی نظاموں کی کہانی

بھارت میں منتخب سویلین قیادت بالادست رہی، جبکہ پاکستان میں فوج بتدریج ملک کا سب سے طاقتور ادارہ بن گئی

نئی دہلی/اسلام آباد: 1947 میں ایک ہی نوآبادیاتی انتظامی ورثے سے نکلنے والے بھارت اور پاکستان آج معاشی، سیاسی اور ادارہ جاتی اعتبار سے بالکل مختلف مقامات پر کھڑے ہیں۔ اس فرق کی ایک بنیادی وجہ دونوں ممالک میں ریاستی طاقت کا مختلف ڈھانچہ ہے۔ بھارت میں منتخب سویلین قیادت بالادست رہی، جبکہ پاکستان میں فوج بتدریج ملک کا سب سے طاقتور ادارہ بن گئی۔ آزادی کے ابتدائی برسوں میں پاکستان کی معیشت کئی حوالوں سے بھارت کے مقابلے میں مضبوط سمجھی جاتی تھی۔ لیکن 2026 میں بھارت کی معیشت تقریباً 4.15 ٹریلین ڈالر جبکہ پاکستان کی معیشت تقریباً 400 ارب ڈالر ہے، یعنی دونوں کے درمیان دس گنا سے زیادہ کا فرق پیدا ہو چکا ہے۔ بھارت میں فوج مسلسل منتخب حکومت کے ماتحت رہی اور اقتدار کی منتقلی انتخابات کے ذریعے ہوتی رہی۔ اس سیاسی تسلسل نے طویل مدتی معاشی منصوبہ بندی، سرمایہ کاری، بنیادی ڈھانچے، ٹیکنالوجی اور صنعتی ترقی کے لیے نسبتاً مستحکم ماحول فراہم کیا۔ اس کے برعکس پاکستان میں 1958 کے پہلے فوجی انقلاب کے بعد فوج کا سیاسی کردار مسلسل بڑھتا گیا۔ منتخب حکومتیں موجود رہیں لیکن خارجہ پالیسی، قومی سلامتی اور اہم سیاسی فیصلوں میں

فوجی اسٹیبلشمنٹ کا اثر نمایاں رہا۔ نتیجتاً ملک میں بار بار سیاسی عدم استحکام اور پالیسی کے تسلسل میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔ دونوں ممالک کی معاشی صورتحال بھی اسی فرق کو ظاہر کرتی ہے۔ بھارت عالمی سرمایہ کاری کا اہم مرکز بننے کے ساتھ آئی ٹی، ٹیکنالوجی، فارما، خلائی تحقیق اور ڈیجیٹل معیشت میں نمایاں مقام حاصل کر چکا ہے۔ دوسری جانب پاکستان بار بار ادائیگیوں کے توازن کے بحران، کرنسی پر دباؤ اور آئی ایم ایف پروگراموں پر انحصار کا سامنا کرتا رہا ہے۔ تعلیم اور انسانی وسائل میں بھی دونوں ممالک کے راستے مختلف رہے۔ بھارت نے آزادی کے بعد آئی آئی ٹی، آئی آئی ایس سی اور ایمس جیسے اعلیٰ تعلیمی اور تکنیکی اداروں میں سرمایہ کاری کی، جنہوں نے عالمی سطح پر ہنرمند افرادی قوت پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان میں تعلیمی نظام مسلسل کم سرمایہ کاری، سیاسی مداخلت اور غیر مساوی معیار جیسے مسائل سے دوچار رہا۔ بھارت کا وفاقی نظام بھی ریاستوں کو معاشی اور پالیسی کے میدان میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کا موقع دیتا ہے، جس سے سرمایہ کاری اور اصلاحات کے نئے ماڈل سامنے آئے۔ پاکستان میں نسبتاً مرکزیت پسند نظام اور طاقت کے محدود مراکز نے صوبائی سطح پر پالیسی کی آزادی اور تجربات کی گنجائش کو محدود کیا۔ عالمی سطح پر بھی فرق واضح ہے۔ بھارت کی ٹیکنالوجی، فلم، ثقافت، یوگا، خوراک اور بڑی عالمی ڈائسپورا نے اس کی سافٹ پاور میں اضافہ کیا ہے، جبکہ بھارتی نژاد افراد دنیا کی بڑی کمپنیوں، سائنس اور کاروبار میں اہم عہدوں تک پہنچے ہیں۔ تقریباً آٹھ دہائیوں کا تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ کسی ملک کی ترقی صرف قدرتی وسائل، آبادی یا جغرافیہ سے طے نہیں ہوتی۔ مضبوط ادارے، سویلین بالادستی، سیاسی تسلسل اور جوابدہی بھی قومی ترقی میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ بھارت اور پاکستان کا بڑھتا ہوا فرق اسی ادارہ جاتی انتخاب کی ایک نمایاں مثال بن چکا ہے۔

طالبان، کابل میں امریکی سفارت خانہ کھولنے کا خواہاں

دوبارہ اقتدار میں آنے کے ۵/ سال بعد جنگجو تنظیم نے تمام ممالک سے خوشگوار تعلقات کی خواہش ظاہر کی

افغانستان میں طالبان نے اپنے دوبارہ اقتدار میں آنے کے ۵/ سال بعد واشنگٹن پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی 'جنگی پالیسی' تبدیل کرے۔ طالبان نے امریکہ کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے اور کابل میں امریکی سفارت خانہ دوبارہ کھولنے کی اپنی خواہش کا اعادہ کیا ہے۔ طالبان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے آر ٹی انڈیا چینل کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ تنظیم امریکہ سمیت تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'افغانستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات انتہائی اہم ہیں۔ طالبان دونوں ممالک کے درمیان اچھے تعلقات کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ ترجمان نے عام سفارتی تعلقات کی بحالی کی دعوت دیتے ہوئے کہا ہم افغانستان میں امریکی سفارت خانے کو دوبارہ فعال کرنے اور واشنگٹن میں افغان سفارت خانہ کھولنے کے خواہاں ہیں۔ یاد رہے کہ امریکہ نے اگست ۲۰۲۱ء میں امریکی افواج کے انخلاء اور افغان دارالحکومت پر طالبان کے قبضے کے ساتھ ہی کابل میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا تھا اور وہاں اپنی سرگرمیاں معطل کر دی تھیں۔ مجاہد نے منجمد افغان اثاثوں کے معاملے پر بھی بات کی اور کہا کہ امریکہ کی طرف سے ان میں سے اربوں ڈالر جاری کرنے سے دونوں فریقوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان اثاثوں کا ایک حصہ افغان مرکزی بینک کا ہے، جبکہ دیگر رقم ان کے قول کے مطابق افغان تاجروں کی ہے۔ تنظیم کی اقتدار میں واپسی کے بعد سے منجمد افغان اثاثوں کا مسئلہ طالبان اور واشنگٹن کے درمیان حقوقِ انسانی، خواتین و لڑکیوں کے حقوق اور دہشت گردی کے خاتمے کے امور کے ساتھ ساتھ سب سے نمایاں تنازعات میں سے ایک رہا ہے۔ طالبان ترجمان نے اسلامی ممالک کے ساتھ اپنی حکومت کے تعلقات کے بارے میں بھی بات کی اور کہا کہ کابل کے سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات، ایران، پاکستان، ازبکستان، ترکمانستان اور تاجکستان سمیت دیگر ممالک کے ساتھ معمول کے تعلقات اور رسمی رابطے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان ممالک کے سفارت خانے کابل میں کام کر رہے ہیں، جبکہ ان کے ہاں افغان مشن طالبان حکام کے انتظام کے تحت ہیں۔ انہوں نے اس بات کو سراہا کہ باضابطہ تسلیم کرنے کے اعلان کا معاملہ ہر ملک پر منحصر ہے۔ ذبیح اللہ مجاہد نے طالبان حکومت کے بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جانے کو اس کی انسانی حقوق کی پالیسیوں میں تبدیلی کے ساتھ جوڑنے کو مسترد کرتے ہوئے اسے 'ناانصافی' قرار دیا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

نیپال میں سیلاب قدرت کے نظام سے سبق لینے کا موقع

سوچیے، جو شخص صبح اپنے گھر سے نکلا ہوگا، اسے کیا معلوم تھا کہ شام تک اس کا گھر باقی رہے گا یا نہیں؟ جس ماں نے اپنے بچے کو گھر میں چھوڑا ہوگا، کیا اسے اندازہ تھا کہ چند لمحوں بعد وہ اپنے لخت جگر کی تلاش میں دربدر ہوگی؟ کتنے نوجوان اپنے مستقبل کے خواب دیکھ رہے ہوں گے، کتنے گھروں میں شادیوں کی تیاریاں ہونے والی ہوں گی اور کتنے والدین اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے منتظر ہوں گے، مگر ایک اچانک آنے والی سیلابی لہر نے ان تمام خوابوں کو اپنے ساتھ بہا دیا۔ اس سانحے میں مقامی باشندوں کے ساتھ سیاح، مزدور اور بجلی کے منصوبوں پر کام کرنے والے افراد بھی متاثر ہوئے ہیں۔ متعدد خاندان آج بھی اسپتالوں، امدادی مراکز اور حکومتی دفاتر میں اپنے پیاروں کی خبر کے منتظر ہیں۔ بہت سے خاندانوں کیلئے بے خبری کا یہ عذاب شاید موت کی خبر سے بھی زیادہ اذیت ناک ہے۔

سید شاہ واصف حسن واعظی

نیپال میں 26 اگست کو آنے والی اچانک اور تباہ کن سیلابی لہر نے پوری دنیا کو یہ سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ قدرت کے سامنے انسان کی طاقت، ترقی، تعمیرات اور منصوبہ بندی کس قدر بے بس ہوسکتی ہے۔ چند لمحوں میں برسوں کی محنت سے آباد بستیاں ملبے میں تبدیل ہوگئیں، سڑکیں اور پل بہہ گئے، بجلی کے منصوبے تباہ ہوگئے اور ہزاروں خاندان اپنے پیاروں کی خبر کے منتظر رہ گئے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق نیپال میں ہلاکتوں کی تعداد 669 تک پہنچ چکی ہے، تبت میں بھی اموات ہوئی ہیں، جبکہ تقریباً تین ہزار افراد لاپتہ ہیں۔ یہ محض ایک سیلاب نہیں تھا بلکہ پانی، برف، چٹان، مٹی اور ملبے کا ایسا بے قابو طوفان تھا جس نے انسان کو سنبھلنے کا موقع تک نہیں دیا۔ ہمالیہ کے بلند علاقوں میں گلیشیئر کا ایک حصہ اچانک ٹوٹا، برف اور چٹانوں کا زبردست بہاؤ نیچے آیا اور دریائی راستے میں مٹی اور پتھروں کا قدرتی بند بن گیا۔ بعد میں اس بند کے ٹوٹنے سے پانی اور ملبے کی انتہائی تیز رفتار لہر نیچے کی طرف بڑھی اور راستے میں آنے والی ہر چیز کو بہا لے گئی۔ ماہرین کے مطابق بعض مقامات پر دریائے ترشولی کی سطح صرف تیس منٹ میں تقریباً نو میٹر تک بلند ہوگئی۔ اس تباہی کی سب سے ہولناک بات اس کی اچانک آمد تھی۔ لوگ معمول کی زندگی میں مصروف تھے اور کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ چند لمحوں بعد گھر، دکانیں اور آبادیاں باقی رہیں گی یا نہیں۔ متاثرہ علاقوں سے سامنے آنے والی تصاویر اور ویڈیوز میں پانی اور کیچڑ کی خوفناک رفتار نے دنیا کو لرزا دیا ہے۔ بعض عینی شاہدین کے مطابق لوگوں کے پاس محفوظ مقام تک پہنچنے کے لیے انتہائی مختصر وقت تھا۔

سوچیے، جو شخص صبح اپنے گھر سے نکلا ہوگا، اسے کیا معلوم تھا کہ شام تک اس کا گھر باقی رہے گا یا نہیں؟ جس ماں نے اپنے بچے کو گھر میں چھوڑا ہوگا، کیا اسے اندازہ تھا کہ چند لمحوں بعد وہ اپنے لخت جگر کی تلاش میں دربدر ہوگی؟ کتنے نوجوان اپنے مستقبل کے خواب دیکھ رہے ہوں گے، کتنے گھروں میں شادیوں کی تیاریاں ہونے والی ہوں گی اور کتنے والدین اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے منتظر ہوں گے، مگر ایک اچانک آنے والی سیلابی لہر نے ان تمام خوابوں کو اپنے ساتھ بہا دیا۔ اس سانحے میں مقامی باشندوں کے ساتھ سیاح، مزدور اور بجلی کے منصوبوں پر کام کرنے والے افراد بھی متاثر ہوئے ہیں۔ متعدد خاندان آج بھی اسپتالوں، امدادی مراکز اور حکومتی دفاتر میں اپنے پیاروں کی خبر کے منتظر ہیں۔ بہت سے خاندانوں کیلئے بے خبری کا یہ عذاب شاید موت کی خبر سے بھی زیادہ اذیت ناک ہے۔ قدرتی آفات کا یہ واقعہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ صرف مضبوط عمارتیں بنانا کافی نہیں، مضبوط حفاظتی نظام بھی ضروری ہے۔ ہمالیہ کا خطہ موسمیاتی تبدیلی، گلیشیئر ز میں تیزی سے ہونے والی تبدیلی اور شدید موسمی واقعات کے باعث مسلسل خطرات سے دوچار ہے۔ نیپال، بھارت، چین اور پورے ہندوکش ہمالیہ کے لیے یہ ایک مشترکہ چیلنج ہے۔ بروقت اطلاع، دریاؤں کی مسلسل نگرانی، سیٹلائٹ کے ذریعے خطرناک تبدیلیوں کی نشاندہی اور سرحد پار مؤثر ابتدائی وارننگ کا نظام ہزاروں جانیں بچا سکتا ہے۔ یہاں ایک اہم حقیقت کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ ابتدائی اطلاعات میں بعض حلقوں کی جانب سے چین کی طرف کسی بند کے ٹوٹنے کو سیلاب کی وجہ قرار دیا گیا، تاہم بعد کی سائنسی اور صحافتی تحقیقات میں اس واقعے کی بنیادی وجہ گلیشیئر کے انہدام، برف وچٹان کے تودے اور اس سے بننے والے قدرتی بند کے ٹوٹنے کو قرار دیا گیا ہے۔ چین نے بھی کسی تعمیر شدہ ڈیم کے ٹوٹنے کی تردید کی ہے۔ ایسے المناک واقعات میں غیر مصدقہ دعووں کے بجائے حقائق کو سامنے رکھنا ہی صحافت کا تقاضا ہے۔ لیکن اس

سانحے کا ایک پہلو ایسا بھی ہے جسے محض سائنسی تجزیے سے نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ انسان کیلئے اپنی حقیقت پہچاننے کا لمحہ بھی ہے۔ انسان اپنی طاقت، دولت، منصب، شہرت اور اختیار پر کتنا ہی ناز کرے، قدرت کا ایک لمحہ اسے اس کی بے بسی یاد دلا دیتا ہے۔ جسے اپنے گھر، زمین اور دولت پر غرور ہوتا ہے، وہ چند لمحوں میں اسی زمین پر پناہ کی جگہ تلاش کرتا نظر آتا ہے۔ جو دوسروں کو کمتر سمجھتا ہے، اسے ایک لمحے میں صرف زندگی بچانے کی فکر رہ جاتی ہے۔ ہماری زندگی کا المیہ یہ ہے کہ ہم خطرے کو دیکھ کر چند لمحوں کے لیے جاگتے ہیں اور حالات معمول پر آتے ہی دوبارہ غفلت میں چلے جاتے ہیں۔ نیپال کی تباہی ہمارے لیے بھی سوال ہے کہ کیا ہم اپنے شہروں، دریاؤں، پہاڑی علاقوں اور آبادیوں کے خطرات کا سنجیدگی سے جائزہ لے رہے ہیں؟ کیا ہمارے پاس ایسے ہنگامی نظام موجود ہیں جو لوگوں کو بروقت خبردار کر سکیں؟ کیا قدرتی آفات سے نمٹنے کی تیاری قومی ترجیح ہے یا ہم ہر سانحے کے بعد صرف امداد اور معاوضے تک محدود رہتے ہیں؟

اس وقت سب سے پہلی ضرورت الزام تراشی نہیں بلکہ انسانوں کی مدد ہے۔ جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں، ان کے گھر اور روزگار ختم ہو چکے ہیں، خاندان بچھڑ گئے ہیں اور بہت سے لوگ شدید صدمے سے گزر رہے ہیں۔ حکومتوں، امدادی اداروں، عالمی تنظیموں اور صاحب حیثیت افراد کو صرف فوری خوراک اور خیموں تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ متاثرین کی مکمل بازآبادکاری کا منصوبہ بنانا چاہیے۔ بھارت سمیت پڑوسی ممالک کی ذمہ داری بھی اس موقع پر بڑھ جاتی ہے۔ ہمالیہ سے نکلنے والے دریا سرحدوں کو نہیں مانتے۔ ایک ملک میں آنے والی قدرتی تباہی دوسرے ملک کیلئے بھی خطرے کی گھنٹی ہوسکتی ہے۔ اس لیے ہند، نیپال اور چین کو سیاسی اختلافات سے بالاتر ہوکر ہمالیائی خطے کے لیے مشترکہ سیلابی وارننگ، گلیشیئر نگرانی، آفات سے نمٹنے اور ہنگامی مواصلات کا مستقل نظام تشکیل دینا چاہیے۔ اور پھر اس سب کے درمیان انسان کے لیے سب سے بڑا سبق موجود ہے۔ دنیا ہماری مستقل رہائش گاہ نہیں۔

دولت، مکان، زمین، کاروبار، اقتدار اور عہدے اسی وقت تک ہیں جب تک زندگی ہے۔ ایک پل میں سب کچھ ختم ہوسکتا ہے۔ اس لیے دوسروں کے حقوق پامال کرکے، ظلم وزیادتی کرکے، کمزوروں کو دبا کر اور انسانوں کو حقیر سمجھ کر زندگی گزارنا کسی دانائی کی علامت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے، مگر اختیار کے ساتھ ذمہ داری بھی دی ہے۔ مصیبت زدہ انسان کی مدد کرنا، بھوکے کو کھانا دینا، بے گھر کو سہارا دینا اور پریشان حال خاندان کے آنسو پونچھنا ہماری انسانی، اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے۔ نیپال کے متاثرین کو اس وقت ہماری ہمدردی، دعا اور عملی تعاون کی ضرورت ہے۔ قدرتی آفت کے ہر واقعے کو فوری طور پر کسی مخصوص قوم کے اعمال پر "عذاب" قرار دینا درست نہیں۔ غیب کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ البتہ ہر مصیبت انسان کے لیے عبرت ضرور بن سکتی ہے۔ ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ، اللہ کی طرف رجوع اور ساتھ ہی ان عملی اسباب کو مضبوط کرنا چاہیے جن سے آئندہ قیمتی جانیں بچائی جاسکیں۔ نیپال کی وادیوں میں بہنے والا پانی اپنے ساتھ صرف مٹی، پتھر اور عمارتیں نہیں لے گیا، وہ انسان کے غرور کے سامنے ایک بڑا سوال بھی چھوڑ گیا ہے۔ اگر چند لمحوں میں آبادیاں اجڑ سکتی ہیں تو انسان کس بات پر اتنا مغرور ہے؟ اگر زندگی اور موت کے درمیان چند سیکنڈ کا فاصلہ رہ جائے تو نفرت، ظلم، تکبر اور باہمی دشمنی کا کیا مطلب ہے؟ شاید اس سانحہ کا سب سے بڑا پیغام یہی ہے کہ انسان وقت رہتے جاگ جائے، اپنی طاقت کے زعم سے باہر نکلے، دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے، قدرت کے اشاروں کو سنجیدگی سے لے اور اپنے رب کے سامنے اپنی بے بسی کو تسلیم کرے۔ نیپال کے سیلاب میں بہنے والے لوگوں کو واپس نہیں لایا جاسکتا، مگر ان کی قربانی کو بے معنی ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ بہتر حفاظتی نظام، بروقت وارننگ، باہمی تعاون اور انسان دوستی اس سانحہ کے ملبے سے نکل کر نئی فضا پیدا کر سکتے ہیں۔ اللہ رب العالمین نیپال کے متاثرین پر رحم فرمائے، مہلوکین کی مغفرت فرمائے، لاپتہ افراد کو ان کے خاندانوں سے ملائے، زخمیوں کو صحت عطا فرمائے، بے گھر خاندانوں کو سہارا دے اور پوری دنیا کو ایسی آفات سے محفوظ رکھے۔

نیپال اور تبت کی سرحد پر خوفناک سیلاب کی تباہی کو 3 دن گزر چکے ہیں، لیکن ملبے سے اب بھی لاشیں ملنے کا سلسلہ تھم نہیں رہا ہے۔ ہلاکتوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور تازہ ترین اطلاع کے مطابق اب تک 469 لاشیں برآمد ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ تشویش ناک بات یہ ہے کہ اس حادثہ میں تقریباً 30 ممالک کے شہری لاپتہ بتائے جا رہے ہیں، جن میں ہندوستان، امریکہ، چین، برطانیہ، آسٹریلیا، کناڈا، یوکرین سمیت کئی دیگر ممالک کے سیاح اور مزدور شامل ہیں۔ نیپال پولیس کے مطابق اب تک تقریباً 1600 لوگوں کو ہیلی کاپٹر اور زمینی راستے سے محفوظ نکالا جا چکا ہے، لیکن اب بھی سینکڑوں لوگوں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔ نیپال پولیس کے مطابق اب تک 796 لوگوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعہ اور 796 لوگوں کو زمینی راستہ سے محفوظ نکالا جا چکا ہے۔ چتوان ضلع سے سب سے زیادہ 137 لاشیں برآمد ہوئی ہیں، جبکہ رسوا، نواکوٹ، دھادینگ، گورکھا، تنہو اور نول پرسی اضلاع سے بھی بڑی تعداد میں لاشیں ملی ہیں۔ سیلاب نے 35 پل، 45 جھولا پل اور تقریباً 40 کلومیٹر سڑکیں تباہ کر دی ہیں۔ تریشولی اور دیوی گھاٹ جیسے پن بجلی منصوبوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ تباہی کے بعد ایک نئی تشویش بھی سامنے آئی ہے۔ بھوٹے کوشی ندی کے بالائی حصے میں چوچین کھولا اور پور۔ یپوتسانگپو ندیوں کے سنگم پر ملبہ جمع ہونے سے ایک نئی جھیل بن گئی ہے۔ چینی حکام کے مطابق جمعرات کی صبح تک اس جھیل میں تقریباً 20 لاکھ مکعب میٹر پانی جمع ہو چکا تھا، اور اگلے 3 دنوں میں 30 لاکھ مکعب میٹر مزید پانی اس میں آسکتا ہے۔ اگر یہ قدرتی بند ٹوٹتا ہے تو نشیبی علاقوں میں ایک اور بڑا سیلاب آسکتا ہے۔ نیپال کے محکمہ آب پاشی نے لوگوں سے ندی کے کناروں سے دور رہنے اور محفوظ مقامات پر رہنے کی اپیل کی ہے۔ اس درمیان نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ جمعرات کو نواکوٹ ضلع کی بدور میونسپلٹی پہنچے اور حالات کا جائزہ لیا۔ چین کے وزیر اعظم لی چیانگ نے بھی تبت کے گیرونگ علاقے کا دورہ کیا، جہاں چینی فوج کی ایک خصوصی ٹیم راحتی کام میں مصروف ہے۔ ان مشکل حالات کو دیکھتے ہوئے ہندوستان نے نیپال کی مدد کے لیے اب تک 47.5 ٹن راحتی سامان بھیجا ہے، جس میں دوائیں اور کھانے کے پیکٹ بھی شامل ہیں۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کاٹھمنڈو اور بیجنگ میں ہندوستانی سفارت خانوں کے ساتھ ایک میٹنگ کرکے حالات کا جائزہ لیا۔ اب تک 84 ہندوستانی شہریوں کو محفوظ نکالا جا چکا ہے، جن میں تریشولی-1 پن بجلی منصوبے کے 63 مزدور اور تمل ناڈو کے 21 لوگ شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ بدھ کو نیپال-چین سرحد کے قریب لانگ تانگ لرونگ پہاڑ کے نزدیک ایک گلیشیئر کا بڑا حصہ اچانک ٹوٹ گیا تھا۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

جیسا دیس ویسا بھیس

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کا نیویارک میں مذہبی رہنماؤں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان میں مذہبی ہم آہنگی، انسانی وحدت اور باہمی احترام پر زور دینا بظاہر ایک خوش آئند اور قابل تحسین پیغام ہے۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ جو ہندو یہ تصور رکھتا ہے

مراسلات واعلانات

ماننے والوں کو دشمن سمجھنا نہ صرف سماجی انتشار کو جنم دیتا ہے بلکہ مذہبی اقدار کی روح کو بھی مجروح کرتا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودگی کوئی عارضی یا بیرونی حقیقت نہیں بلکہ صدیوں پر محیط تاریخی، تہذیبی اور معاشرتی تسلسل کا حصہ ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں نے اس ملک کی تعمیر وترقی، ادب و

دراصل اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کسی بھی مذہبی شناخت کا حقیقی حسن دوسروں کی تذلیل میں نہیں بلکہ اپنے عقیدے پر قائم رہتے ہوئے دوسرے انسان کے وجود اور حقوق کا احترام کرنے میں ہے۔ یہی اصول کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ ہندوستان کو اگر مضبوط، مستحکم اور پُرامن ملک بنانا ہے تو اکثریت اور اقلیت کے درمیان مصنوعی خلیج پیدا کرنے کے بجائے شہری مساوات، آئینی حقوق اور باہمی احترام کو فروغ دینا ہوگا۔ کسی مسلمان کو محض اس کے مذہب کی بنیاد پر مشکوک سمجھنا یا کسی ہندو کو محض

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۳۱/اگست۔۲۰۲۶

طلباء کے مطالبات اور حکومتیں

دارالحکومت دہلی کے جنتر منتر پر سی جے پی کے بیانر تلے ہوئے احتجاج اور پھر بعد میں پیدا ہوئے حالات نے سارے ملک میں ایک طرح سے طلباء اور نوجوانوں کے مطالبات کے تعلق سے شعور بیدار کردیا ہے۔ سماج کے کئی طبقات ایسے ہیں جنہوں نے ملک میں موجود حالات کو قسمت کا کھیل سمجھ کر قبول کرلیا تھا اور خاموشی سے حالات کی مار سہنے پر مجبور ہوگئے تھے۔ وہ خود کو یہ تسلی دے رہے تھے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے کہ حالات بدل سکیں یا پھر یہ کہ وہ تنہا کیا کر سکتے ہیں۔ اگر وہ صدائے احتجاج بلند بھی کریں تو ان کی سنوائی کون کرے گا۔ تاہم اچانک ہی غیر متوقع طور پر حالات میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ سی جے پی کے بیانر تلے جنتر منتر پر احتجاج شروع ہوا۔ ایک ماہ کے صبر آزما انتظار کے بعد اس احتجاج کو سارے ملک میں توجہ حاصل ہوئی۔ حکومت کو بھی اس احتجاج کو قبول کرنا پڑا۔ طلباء کے مطالبات کو تسلیم کرنا پڑا اور مرکزی وزارت سے دھرمیندر پردھان کو مستعفی ہونا پڑا تھا۔ یہ تاثر بھی دیا جانے لگا تھا کہ جنتر منتر کے احتجاج کی کامیابی ایک استثنائی واقعہ ہے اور اس طرح سے حالات کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم چند ہی دن کے فرق سے جھارکھنڈ جیسی پسماندہ سمجھی جانے والی ریاست میں بھی احتجاج شروع ہوا۔ وہاں بھی طلباء کی کثیر تعداد پہونچ گئی۔ جو گودی میڈیا جنتر منتر کے احتجاج کو مسلسل نظرانداز کرتا رہا تھا اس نے بھی جھارکھنڈ کے احتجاج کو خوب تشہیر فراہم کی۔ طلباء کی جدوجہد پر مباحث بھی ہوئے اور پھر جھارکھنڈ کی ہیمنت سورین حکومت کو بھی طلباء کے مطالبات کو تسلیم کرنا پڑا۔ سرکاری ملازمتوں کے جن امتحانات میں بدعنوانیوں کے الزامات عائد کئے گئے تھے انہیں منسوخ کرنا پڑا ہے۔ اس طرح مختصر سے وقفہ میں طلباء کی جانب سے دو بڑی کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔ ان میں تفریق کرنے کی کوشش بھی کی جارہی ہے تاہم یہ حقیقت ہے کہ طلباء کا کسی بھی ذہنی سوچ سے تعلق ہو لیکن وہ طلباء ہیں اور وہ کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے آگے حکومتوں کو جھکنا پڑا ہے اور ان کے مطالبات تسلیم کرنے پڑے ہیں۔ ان دونوں ہی واقعات سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ طلباء اور نوجوان کسی بھی ملک کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ حالات کو بدلنے میں ان کی طاقت کو کوئی نظرانداز نہیں کرسکتا۔ حکومتیں بھلے ہی اپنے اقتدار کے زعم اور نشہ میں مبتلا کیوں نہ ہوں انہیں طلباء اور نوجوانوں کی طاقت کے آگے جھکنا پڑتا ہے اور ان کے مطالبات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ طلباء کی جانب سے ملک کی مختلف ریاستوں میں کئی مسائل کو اٹھاتے ہوئے صدائے احتجاج بلند کی جارہی ہے اور یہ امکانات برقرار ہیں کہ آئندہ وقتوں میں ملک کی کسی اور ریاست میں کسی اور مسئلہ پر نوجوانوں کی جانب سے احتجاج شروع کردیا جائے۔ بدلتے ہوئے حالات میں طلباء اب اپنی آواز اٹھانے کیلئے کسی اور پر انحصار کرنے کی بجائے خود آگے بڑھ کر ذمہ داری سنبھال رہے ہیں اور اپنے مطالبات کو پیش کر رہے ہیں۔ اپنی رائے کے اظہار میں اب طلباء میں کوئی پس وپیش نہیں رہ گیا ہے۔ وہ میڈیا ٹرائیل سے بھی گھبرا نہیں رہے ہیں بلکہ حکومت کا پروپگنڈہ کرنے والے گودی میڈیا کے تلوے چاٹنے والے اینکرس کو واضح اور منہ توڑ جواب دینے لگے ہیں۔ یہ صورتحال ایسی ہے کہ مرکزی حکومت ہو یا ملک کی تمام ریاستوں کی حکومتیں ہوں سبھی کو اپنے طرز کارکردگی کا جائزہ لینا چاہئے اور طلباء اور نوجوانوں کے جذبات اور ان کی توقعات کے مطابق اپنی پالیسیوں کو تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی حکومتوں کیلئے بہتر ہوسکتا ہے۔ یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ طلباء اور نوجوانوں کو ناراض اور نظرانداز کرتے ہوئے حکومتیں موثر ڈھنگ سے کام نہیں کرسکتیں اور انہیں کسی بھی وقت عوامی ناراضگی اور برہمی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ مرکزی حکومت اور تمام ریاستی حکومتوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ صرف احتجاج کا انتظار نہ کریں بلکہ وقت سے پہلے ہی ایسے حالات بنائیں کہ احتجاج کی نوبت آنے نہ پائے اور طلباء اور نوجوانوں کو اعتماد میں لے کر ان کے مستقبل کو پیش نظر رکھتے ہوئے پالیسیاں بنائیں اور بدعنوانیوں کے خاتمے پر توجہ دی جائے۔

ہمارے مساجد اور مدارس صرف عبادت اور تعلیم کے مراکز نہیں، بلکہ معاشرے کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں ممکن ہو، مقامی سطح پر بین المذاہب مکالمے، تعارفی نشستیں، تعلیمی پروگرام اور سماجی خدمت کے منصوبے منعقد کیے جائیں۔غیر مسلم پڑوسیوں کو اپنے پروگراموں میں مدعو کیا جائے، ان کے تہواروں اور خوشیوں کے بارے میں احترام کے ساتھ جانا جائے، اور اپنے مذہب کے بارے میں پھیلی غلط فہمیوں کو دلیل، اخلاق اور حسن سلوک کے ذریعے دور کیا جائے۔یہ کام صرف علماء یا مذہبی رہنماؤں کا نہیں۔اس میں اساتذہ، صحافی، وکلا، تاجر، طلبہ، سماجی کارکن اور عام شہری سب اپنا کردار ادا کرسکتے ہیں۔

خدارا! اس نفرت کی آندھی کو روکنا ہوگا۔۔

تحریر مطیع الرحمن عزیز

معاشرہ صرف اینٹ، پتھر، سڑکوں اور عمارتوں کا نام نہیں؛ معاشرہ انسانوں کے باہمی اعتماد، احترام، رواداری اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے سے تشکیل پاتا ہے۔جب دلوں کے درمیان فاصلے بڑھنے لگیں، ایک دوسرے کی شناخت خوف اور شک کی علامت بن جائے، اور مذہب، لباس، نام یا حلیہ کسی انسان کے ساتھ برتاؤ کا معیار بننے لگے تو سمجھ لینا چاہیے کہ معاشرہ ایک خطرناک موڑ پر کھڑا ہے۔آج ہندوستان جیسے کثیر مذہبی، کثیر لسانی اور کثیر تہذیبی ملک میں اس صورتِ حال پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔مختلف حلقوں سے وقتاً فوقتاً ایسے واقعات اور شکایات سامنے آتی ہیں جن میں مذہبی شناخت کی بنیاد پر لوگوں کے ساتھ امتیازی برتاؤ، سماجی بائیکاٹ، نفرت انگیز گفتگو یا کاروباری معاملات میں دوری کی بات کی جاتی ہے۔اگر انفرادی واقعات اجتماعی ذہنیت میں تبدیل ہونے لگیں تو یہ محض کسی ایک برادری کا مسئلہ نہیں رہتا بلکہ پورے معاشرے کے امن، جمہوری اقدار اور قومی یکجہتی کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

ذرا تصور کیجیے کہ ایک شخص صبح اپنے آٹو رکشہ کے ساتھ روزی کمانے نکلتا ہے۔ اس کی محنت کا مقصد اپنے گھر کا چولہا جلانا، بچوں کی تعلیم کا انتظام کرنا اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرنا ہے۔لیکن اگر صرف اس کے نام یا مذہبی شناخت کی وجہ سے کوئی مسافر اس کی سواری سے گریز کرے تو سوال صرف اس ایک شخص کے ساتھ ہونے والے ممکنہ امتیاز کا نہیں، بلکہ اس ذہنیت کا ہے جو محنت کرنے والے انسان کو اس کی قابلیت اور کردار کے بجائے اس کی مذہبی شناخت سے دیکھتی ہے۔اسی طرح اگر کسی آن لائن ٹیکسی یا ڈیلیوری سروس پر ڈرائیور یا ڈیلیوری کارکن کا نام دیکھ کر کوئی شخص بلاوجہ سفر یا آرڈر منسوخ کرتا ہے، یا کسی دکاندار، سبزی فروش یا چھوٹے کاروباری کے ساتھ صرف مذہبی شناخت کی بنیاد پر خرید و فروخت سے گریز کیا جاتا ہے، تو ہمیں رک کر سوچنا چاہیے کہ ہم کس سمت بڑھ رہے ہیں۔البتہ ہر منسوخی، ہر کاروباری فیصلہ یا ہر انفرادی واقعے کو مذہبی تعصب قرار دینا بھی درست نہیں ہوگا۔کسی دعوے کو ثبوت، سیاق و سباق اور قابل اعتماد معلومات کے ساتھ دیکھنا ضروری ہے۔مگر جہاں واقعی مذہبی شناخت کی بنیاد پر امتیاز ثابت ہو، وہاں خاموش رہنا بھی مناسب نہیں۔نفرت اچانک سڑکوں پر نہیں اترتی۔اس کی ابتدا اکثر زبان سے ہوتی ہے۔ پہلے کسی گروہ کے بارے میں تحقیر آمیز جملے کہے جاتے ہیں، پھر ان جملوں کو مذاق کا نام دیا جاتا ہے، پھر سوشل میڈیا پر انہیں بار بار پھیلایا جاتا ہے، پھر سیاسی مفادات کے لیے انہیں استعمال کیا جاتا ہے، اور بالآخر وہی الفاظ کچھ لوگوں کے ذہن میں تعصب کو معمول بنا دیتے ہیں۔سوشل میڈیا نے اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ برسوں پرانے بیانات، تقاریر، ویڈیوز اور اشتعال انگیز جملے آج بھی نئے عنوانات کے ساتھ گردش کرتے رہتے ہیں۔ایک نسل کے سامنے کہی گئی بات دوسری نسل کے ماحول کو بھی متاثر کرتی رہتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ خبر ہو، ویڈیو ہو، بیان ہو یا کوئی الزام ہی اسے آگے بڑھانے سے پہلے اس کی صحت جانچنا انتہائی ضروری ہے۔قرآن کریم کا واضح

اصول ہے: ”اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔“ یہ اصول صرف مذہبی تعلیم نہیں بلکہ آج کے ڈیجیٹل دور میں ذمہ دار شہری زندگی کی بھی بنیادی ضرورت ہے۔

جمہوریت میں اختلافِ رائے فطری ہے۔سیاسی جماعتیں ایک دوسرے پر تنقید کریں، اپنے منشور پیش کریں، عوام سے ووٹ مانگیں اور حکومت کی پالیسیوں پر بحث کریں۔یہ سب جمہوریت کا حصہ ہے۔لیکن جب انتخابی فائدے کے لیے مذہبی شناخت کو خوف، شک یا نفرت پیدا کرنے کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس کے نتائج صرف انتخابات تک محدود نہیں رہتے۔انتخاب گزر جاتا ہے، مگر معاشرے میں پیدا کیا گیا شک اور باہمی بداعتمادی برسوں باقی رہ سکتی ہے۔کسی بھی سیاسی رہنما کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے الفاظ کی طاقت اور ذمہ داری کو سمجھے۔ایک مقبول سیاست دان کا ایک جملہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگوں تک پہنچ سکتا ہے۔اسی لیے سیاسی قیادت سے یہ توقع بجا ہے کہ وہ اختلاف کے باوجود سماجی امن، آئینی مساوات اور شہری بھائی چارے کو مقدم رکھے۔یہ سوال بھی اہم ہے کہ اگر ماحول میں نفرت بڑھ رہی ہے تو مسلمان معاشرہ کیا کرے؟ صرف شکایت کرنا کافی نہیں ہوگا۔صرف سوشل میڈیا پر غصہ نکالنا بھی کافی نہیں ہوگا۔صرف یہ کہنا بھی کافی نہیں ہوگا کہ دوسرے لوگ ہمارے خلاف ہیں۔مسلمانوں کے باشعور، تعلیم یافتہ، سماجی اور مذہبی حلقوں کو مل بیٹھ کر ایک مثبت، پ ±رامن اور طویل المدت حکمتِ عملی بنانا ہوگی۔اس حکمتِ عملی کا مرکز انتقام نہیں بلکہ رابطہ، مکالمہ، تعلیم، قانون، خدمت اور کردار ہونا چاہیے۔اگر کسی جگہ واقعی امتیازی سلوک ہو رہا ہے تو ثبوت جمع کیے جائیں، قانونی راستہ اختیار کیا جائے اور متعلقہ اداروں سے شکایت کی جائے۔ لیکن پورے معاشرے کو ایک ہی نظر سے دیکھنا یا ہر اختلاف کو مذہبی دشمنی سمجھ لینا بھی مسئلے کا حل نہیں۔

ہمارے مساجد اور مدارس صرف عبادت اور تعلیم کے مراکز نہیں، بلکہ معاشرے کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں ممکن ہو، مقامی سطح پر بین المذاہب مکالمے، تعارفی نشستیں، تعلیمی پروگرام اور سماجی خدمت کے منصوبے منعقد کیے جائیں۔ غیر مسلم پڑوسیوں کو اپنے پروگراموں میں مدعو کیا جائے، ان کے تہواروں اور خوشیوں کے بارے میں احترام کے ساتھ جانا جائے، اور اپنے مذہب کے بارے میں پھیلی غلط فہمیوں کو دلیل، اخلاق اور حسنِ سلوک کے ذریعے دور کیا جائے۔یہ کام صرف علماء یا مذہبی رہنماؤں کا نہیں۔ اس میں اساتذہ، صحافی، وکلا، تاجر، طلبہ، سماجی کارکن اور عام شہری سب اپنا کردار ادا کرسکتے ہیں۔ہم اکثر کہتے ہیں کہ معاشرے میں فاصلے بڑھ رہے ہیں۔لیکن سوال یہ ہے کہ ہم ان فاصلوں کو کم کرنے کے لیے خود کیا کر رہے ہیں؟ اگر ہمارے موبائل فون میں برسوں سے کسی غیر مسلم دوست، پڑوسی یا ساتھی کا نمبر محفوظ ہے تو کبھی اس کا حال پوچھ لیجیے۔کبھی کسی ہندو پڑوسی کے گھر جا کر صرف خیریت دریافت کیجیے۔کبھی کسی غیر مسلم ساتھی کو اپنے گھر چائے پر بلائیے۔اپنے بچوں کو بھی بتائیے کہ اختلافِ عقیدہ دشمنی کا نام نہیں۔اسی طرح ہمارے ہندو بھائیوں اور دیگر برادریوں کے باشعور افراد کو بھی چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے بارے میں پھیلائی جانے والی ہر بات کو بلاتحقیق قبول نہ کریں۔کسی مسلمان کی شناخت اس کے نام سے نہیں بلکہ اس کے کردار، عمل اور انسانیت سے کی جانی چاہیے۔

اگر کوئی شخص نفرت پھیلاتا ہے تو اس کے جواب میں پوری برادری سے نفرت کرنا کسی بھی طرح درست نہیں۔اگر کسی فرد نے جرم کیا ہے تو قانون اسے سزا دے، مگر اس کے جرم کا بوجھ پوری مذہبی یا سماجی برادری پر نہیں ڈالا جا سکتا۔اسی طرح اگر کسی مسلمان کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے تو اس کا جواب کسی دوسرے مذہب کے بے گناہ انسان کے خلاف نفرت نہیں ہونا چاہیے۔ انصاف فرد کے عمل کی بنیاد پر ہونا چاہیے، مذہبی شناخت کی بنیاد پر نہیں۔یہی اصول ہندوستان جیسے ملک کو جوڑ سکتا ہے۔نفرت کا سب سے خطرناک مرحلہ وہ ہوتا ہے جب افواہ عدالت کی جگہ لے لے، ہجوم قانون کی جگہ لے لے اور غصہ انصاف کی جگہ لے لے۔کسی بھی انسان پر الزام لگنے کے بعد فیصلہ عدالت اور قانون کے ذریعے ہونا چاہیے۔ہجوم کو کسی کی جان، عزت یا املاک کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔تشدد کی آگ کسی ایک گھر تک محدود نہیں رہتی۔آج اگر کسی اور کے گھر کو آگ لگائی جائے اور ہم خاموش رہیں تو کل وہ آگ ہمارے دروازے تک بھی پہنچ سکتی ہے۔اس لیے موب لنچنگ، مذہبی تشدد، نفرت انگیز جرائم اور اجتماعی بائیکاٹ کے ہر غیر قانونی رویے کی مخالفت ہونی چاہیے بی خواہ متاثرہ شخص کسی بھی مذہب یا برادری سے تعلق رکھتا ہو۔آج خبر صرف اخبار کے صفحات تک محدود نہیں۔ایک موبائل فون چند سیکنڈ میں کسی خبر کو لاکھوں لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔اس لیے صحافی، ایڈیٹر، یوٹیوبر اور سوشل میڈیا صارف سب کو اپنی ذمہ داری سمجھنی ہوگی۔سرخی ایسی نہ ہو جو حقیقت سے زیادہ اشتعال پیدا کرے۔تصویر ایسی نہ ہو جو سیاق و سباق سے کاٹ کر پیش کی گئی ہو۔ویڈیو ایسی نہ ہو جس کے اصل پس منظر کی تحقیق نہ کی گئی ہو۔اور الزام کو اس وقت تک حقیقت کے طور پر پیش نہ کیا جائے جب تک اس کی تصدیق نہ ہوجائے۔خبر کی رفتار سے زیادہ اہم خبر کی سچائی ہے۔جمہوریت کی اصل روح ہی اختلافِ رائے، بحث و مباحثے اور کثیر الجہتی پر قائم ہے۔جب تک کسی معاشرے میں صحت مند تنقید اور مختلف نظریات کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں ملتا، تب تک وہ جمہوریت حقیقی معنوں میں عوام کی نمائندگی نہیں کر سکتی۔سیاسی جماعتوں کا ایک دوسرے کی پالیسیوں پر تعمیری تنقید کرنا اور اپنا منشور پیش کرنا عوام کو یہ موقع دیتا ہے کہ وہ ایک باقاعدہ اور باقور انتخاب کرسکیں۔پرامن تبدیلی: جمہوریت اختلاف کو دبانے کے بجائے اسے مکالمے (Dialogue) کے ذریعے حل کرنے کا راستہ فراہم کرتی ہے، جس سے معاشرے میں تشدد کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

ایران کا اقتصادی محاصرہ اور اس کے اثرات

عادل فراز

ایران پر امریکی حملے کے بعد حالات مسلسل تبدیل ہو رہے ہیں۔امریکہ ایران کے سپریم لیڈر کو شہید کرکے اقتدار کی تبدیلی اور ’ولایت فقیہ‘ کے نظام کو ختم کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا، مگر یہ ’دیوانے کا خواب‘ ثابت ہوا۔ٹرمپ کے بلند بانگ دعوے مجذوب کی بڑ سے زیادہ نہیں تھے۔امریکہ جب ایران میں اپنے ہدف تک پہنچنے میں ناکام ہوا تو اس نے اقتصادی محاصرہ کرکے ایران کو جھکانے کی کوشش کی، مگر اس میدان میں بھی اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔سمندر میں جس طمطراق سے امریکی بحری بیڑے نمودار ہوئے تھے، انہیں اسی طرح مسلسل پسپائی اور رسوائی کا سامنا ہے۔ایران سمندر میں بتدریج تیل فروخت کررہا ہے اور امریکی محاصرے کو توڑ کر اپنی بحری طاقت کا اعلان بھی کررہا ہے۔اس جنگ نے جہاں امریکی طاقت کی قلعی کھول دی، وہیں اس کے حلیف ملکوں کو بھی شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔خاص طور پر عرب ملکوں کی معیشت متزلزل ہے اور علاقے میں موجود تجارتی ماڈل متاثر ہو رہا ہے۔عربوں کی معیشت تیل برآمد پر منحصر ہے، جسے بحران کا سامنا ہے۔ بندرگاہوں پر جنگ سے پہلے جیسی ہلچل نہیں۔متحدہ عرب امارات کو اربوں ڈالر کی تجارت کا نقصان جھیلنا پڑ رہا ہے۔ایسے حالات میں ٹرمپ کا اقتصادی محاصرہ تنہا ایران کو متاثر نہیں کرسکتا، بلکہ خلیج کے تمام ملک اس کا شکار ہوں گے۔عرب ملک ہرگز اس نقصان کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔قطری وزیر اعظم کے تہران دورے کے مختلف اسباب بیان ہوسکتے ہیں، مگر خطے میں تجارتی ماڈل کو پہنچنے والے نقصان پر بھی ضرور گفتگو ہوئی ہوگی۔قطر سمیت خلیج کے تمام ملکوں کے لئے تجارت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔اگر تجارت متاثر ہوئی تو معیشت کو زمین پر آنے میں ذرا بھی وقت نہیں لگے گا۔

امریکہ اقتصادی محاصرے کے ذریعے ایران کو جھکانا چاہتا ہے۔جو کام جنگ نہیں کرسکی وہ اقتصادی محاصرے سے بھی ممکن نہیں۔کیونکہ ایران گزشتہ ۴۸ سال سے پابندیوں کی زد میں ہے۔اس کے لئے نئی اور پرانی پابندیوں میں زیادہ فرق نہیں۔ایرانی قوم نے پابندیوں کے ساتھ جینا اور اقتصادی مشکلات سے نکلنے کا ہنر سیکھ لیا ہے۔ٹرمپ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ جس قوم نے مسلسل اقتصادی پابندیوں کے باوجود ترقی کی نئی راہیں تلاش کی ہوں، اس کو جھکانا ممکن نہیں۔دراصل امریکی صدر اب تک ایران کی ترقی کے اسباب اور ایرانی قوم کی نفسیات کو نہیں سمجھ سکے۔انہیں پہلے ایرانی قوم کی تاریخ اور پابندیوں میں ان کی مسلسل پیش رفت پر غور کرنا چاہیے۔اگر اقتصادی بائیکاٹ اور نئی نئی پابندیوں سے ایران کو جھکایا جاسکتا تو یہ بہت پہلے ہو چکا ہوتا۔پابندیوں نے ایران کو ترقی کی نئی راہوں کی طرف متوجہ کیا۔اقتصادی بائیکاٹ نے ’خودکفیل ایران‘ کی بنیاد رکھی۔اگر ٹرمپ ایرانی قوم کی نفسیات اور تاریخ سے ذرا بھی واقف ہوتے

تو یہ جنگ امریکی رسوائی کا سبب نہیں بنتی۔ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ ہم نے ایران کا سمندری محاصرہ بڑھا دیا ہے، جس کے بعد ایران عالمی منڈی میں اپنا تیل فروخت نہیں کرسکے گا۔جب کہ ایران مسلسل سمندر میں تیل فروخت کررہا ہے۔حال ہی میں ایران کے سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سکریٹری میجر جنرل محسن رضایی نے لبنان کے المنار چینل کو دیے گئے انٹرویو میں امریکی سمندری محاصرے کا تمسخر کرتے ہوئے کہا کہ: ’ہم نے جنگ بندی کے دوران اسّی ملین بیرل تیل برآمد کیا۔اگر اقتصادی محاصری اسی طرح جاری رہا تو ہم امریکی اقتصادی مفادات پر مزید کاری ضربیں لگائیں گے۔‘ انہوں نے کہا کہ: ’ایران نے جنگ بندی کے دوران سمندری محاصرہ کو توڑتے ہوئے ستر سے اسّی ملین بیرل تیل فروخت کیا۔سمندر میں تیل کے ذخائر بیچنے کے علاوہ ایران نے تیل بیچنے کے نئے راستے بھی تلاش کرلئے ہیں، جس سے تیل برآمد کرنے کے حجم میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔اس طرح تیل کی فروخت پابندیوں سے پہلے کی سطح پر واپس آگئی ہے‘۔اس بیان سے واضح ہوجاتا ہے کہ امریکہ ایران کے سمندری محاصرے میں بھی ناکام ہو چکا ہے۔جنگ اب نئے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے۔امریکہ اس جنگ کا نقشہ ایران کی مرضی کے مطابق تشکیل دینے پر مجبور ہے۔شاید اسی بنیاد پر ایرانی صدر پزشکیان نے کہا کہ تھا: ’ایران سے بڑا شطرنج کا کھلاڑی کوئی نہیں‘، جس کا مظاہرہ بتدریج ہو رہا ہے۔ایران کے خلاف امریکی پابندیاں قطعی بے اثر بھی نہیں ہیں۔پابندیوں نے مہنگائی کو ہوا دی اور عوام کو مشکلات درپیش ہیں۔اس کے باوجود ایرانی عوام کی استقامت نے دشمن کے اقتصادی محاصرے کو شکست دی۔البتہ امریکی پابندیوں کا اثر ایران تک محدود نہیں۔اس کا دائرہ عرب ملکوں کے ساتھ مشرق وسطیٰ تک پھیل رہا ہے۔امریکی پابندیوں نے متحدہ عرب امارات کی اکیس ارب ڈالر کی تجارت کو متاثر کیا ہے۔واشنگٹن نے ایران کے خلاف عائد پابندیوں کو ’اقتصادی تنہائی‘ کا عنوان دیا تھا مگر اس کا دائرہ خلیج تک پھیل گیا۔امریکی وزارت خزانہ نے نئی پابندیوں کا اعلان کرتے ہوئے ایران کے ڈیجیٹل اثاثوں، ٹکنیک، سونے، ہوابازی اور بحری نقل وحمل کے پانچ شعبوں کو نشانہ بنایا۔امریکہ نے دنیا کو الٹی میٹم دیا کہ جو بھی ایران کے ساتھ مذکورہ شعبوں میں تعاون کرے گا اس کو بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے واضح طور پر کہا کہ اس پالیسی کا مقصد ایران کی ’ہر قسم کی معاشیاتی اور حیاتیاتی شہ رگ کو کاٹنا‘ ہے۔انہوں نے کہا کہ ان پابندیوں کے ذریعہ ایران کے خلاف ’ڈی ڈے‘ کا آغاز ہو رہا ہے۔ایران نے امریکی پابندیوں کو ریاستی اور اقتصادی دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہوئے واضح اعلان کیا کہ ’جو بھی ملک ایران کے خلاف امریکہ کی اقتصادی جنگ میں شامل ہوگا تہران اسے اپنا دشمن سمجھے گا‘۔محسن رضایی نے کہا کہ ایران پہلے ایسے ملکوں سے گفت وشنید کرے گا اور انہیں اس تنازع سے دور رہنے کے لئے کہے گا۔لیکن اگر وہ باز نہیں آئے تو ایران ان کے مفادات کو بھی نشانہ بنائے گا۔انہوں نے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمسایہ ملک امریکہ کے ساتھ اقتصادی محاصرے میں شامل ہوتے ہیں تو ہم آبنائے ہرمز تیل کی برآمد کو بند کردیں گے۔‘ محسن رضایی نے گویا تمام ہمسایہ ملکوں کو انتباہ دیا ہے تاکہ وہ امریکہ کے ساتھ تعاون سے پرہیز کریں۔آبنائے ہرمز پر ایران کا دعویٰ ہوائی نہیں ہے۔اس دعوے کو حقیقت بنتے ہوئے دنیا نے دیکھا ہے۔ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو مکتوب روانہ کرکے امریکی پابندیوں کو ریاستی اور معاشی دہشت گردی سے تعبیر کیا۔البتہ اقوام متحدہ کو مکتوب روانہ کرنا ایک اخلاقی اور قانونی قدم ضرور ہے مگر اس کا بظاہر کوئی فائدہ نہیں۔اقوام متحدہ زندہ لاش کی مانند ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی سڑاند سے متاثر کیا ہے۔ایسے اداروں کی انسانیت کو کوئی ضرورت نہیں جو اپنا فرض ادا نہیں کرسکتے۔

اب آتے ہیں ایران اور عرب ملکوں کی سیاست کی طرف! ایران نے ہمیشہ اسلامی اخوت اور وحدت کو ترجیح دی ہے۔آج بھی ایران اسلامی اتحاد کا سب سے بڑا داعی ہے۔مسلم ملکوں پر ہوئے حملوں میں ایران نے صرف امریکی اور اسرائیلی مفادات کو نشانہ بنایا۔خاص طور پر اُن امریکی فوجی مراکز کو ہدف قرار دیا گیا جنہیں ایران کے خلاف استعمال کیا جا رہا تھا۔ایران کی جنگ مسلم ملکوں کے خلاف نہیں تھی۔اگر ایسا ہوتا تو عرب ملکوں پر اُسی طرح حملے ہوتے جس طرح اسرائیل پر کئے گئے تھے، مگر ایران نے ایسا نہیں کیا۔عرب ملکوں کو بھی چاہیے کہ وہ امریکی غلامی سے باہر نکلیں اور اسلامی اتحاد تشکیل دے کر خطے میں نئی طاقت کا سنگ بنیاد رکھیں، البتہ یہ بہت مشکل عمل ہے۔مسلم حکمرانوں کو یہ باور کرنا ہوگا کہ اگر وہ امریکہ کے ساتھ اقتصادی محاصرے میں شامل ہوئے تو اس کا خمیازہ ان کی معیشت کو بھگتنا پڑے گا۔انہیں سمجھنا ہوگا کہ امریکہ کے لئے اپنے مفاد سے اوپر کچھ نہیں۔ایران کے ساتھ جنگ میں اب تک عرب ملکوں کو جتنا نقصان پہنچا ہے کیا امریکہ اس کی تلافی کرے گا؟ ہرگز نہیں! کیونکہ امریکہ نے یہ اڈے اُنہیں ملکوں کی حفاظت کے دعووں کے ساتھ قائم کئے تھے، جنہیں وہ اپنے دفاع کے لئے بھی استعمال نہیں کرسکا۔اگر امریکہ کے ساتھ ایران کی پنجہ آزمائی اسی طرح جاری رہی تو اس کا خمیازہ امریکہ کے حلیف ملکوں کو بھی بھگتنا پڑے گا، جس کا اشارہ ایرانی قیادت دے چکی ہے۔عرب ملکوں کی معیشت تیل کی برآمدگی پر زیادہ منصر ہے۔اگر تیل کی برآمد متاثر ہوئی تو عرب میں نیا اقتصادی بحران جنم لے گا۔لہذا اب بھی وقت ہے عرب حکمران ہوش کے ناخن لیں۔امریکی حمایت انہیں ہرگز تحفظ فراہم نہیں کرسکتی۔البتہ عرب عوام کو بھی بیداری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔اس کے آثار بحرین سمیت دیگر ملکوں میں نظر بھی آرہے ہیں۔اگر عوام بیدار ہوئے تو نظام بدلنے میں دیر نہیں لگے گی۔حکمرانوں کو اقتدار کی تبدیلی سے زیادہ کسی بات کا خوف نہیں ہوتا!۔

غزل

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں
جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں

ڈھونڈ اجڑے ہوئے لوگوں میں وفا کے موتی
یہ خزانے تجھے ممکن ہے خرابوں میں ملیں

غم دنیا بھی غم یار میں شامل کر لو
نشہ بڑھتا ہے شرابیں جو شرابوں میں ملیں

تو خدا ہے نہ مرا عشق فرشتوں جیسا
دونوں انساں ہیں تو کیوں اتنے حجابوں میں ملیں

آج ہم دار پہ کھینچے گئے جن باتوں پر
کیا عجب کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں

اب نہ وہ میں نہ وہ تو ہے نہ وہ ماضی ہے فرازؔ
جیسے دو شخص تمنا کے سرابوں میں ملیں

احمد فراز

پیغامِ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عصرِ حاضر میں سائنسی ترقی اور بے پناہ معلومات کے باوجود خودکشی، دختر کشی، نشہ آوری اور ماحولیاتی آلودگی جیسے مسائل پوری انسانیت کے لیے سنگین چیلنج بن چکے ہیں۔قوانین اور انتظامی اقدامات کے باوجود ان مسائل پر قابو نہ پانے کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ کیا محض قانون کافی ہے یا انسان کے ضمیر، ایمان، اخلاق اور احساسِ جواب دہی کو بیدار کرنا بھی ضروری ہے؟ اسی سوال کو مرکز بنا کر وحدتِ اسلامی ہند، ممبئی کی جانب سے اسلام جم خانہ میں ایک خصوصی سمپوزیم منعقد کیا گیا۔یہ پروگرام وحدتِ اسلامی ہند کی دس روزہ کل ہند مہم” پیغام رحمتِ عالم ﷺ“ کی اختتامی کڑی تھا، جس میں سینکڑوں مرد وخواتین اور خصوصاً ہم وطنوں نے شرکت کی۔مقررین نے چاروں سماجی مسائل کا قرآن و سنّت کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے ان کے اسباب اور حل پیش کیے۔وحدتِ اسلامی ہند کے کل ہند امیر محمد ضیاء الدین صدیقی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے قوانین ضروری ہیں، لیکن جب تک انسان کے اندر ضمیر بیدار نہ ہو، قانون محدود اثر رکھتا ہے۔انہوں نے دختر کشی کے بڑھتے ہوئے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج بھی لڑکی کو بوجھ سمجھنے والی ذہنیت موجود ہے اور پورے خاندان بعض اوقات اسقاطِ حمل کے فیصلے میں شریک ہوتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ عورت مخالف ذہنیت کو بدلنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنا ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے بیٹی کو بوجھ کے بجائے رحمت اور عورت کو عزّت و وقار عطا کرنے والی تہذیب قائم کی۔انہوں نے” پیغام رحمتِ عالم ﷺ“مہم کے چار موضوعات بی دختر کشی، خودکشی، نشہ آوری اور ماحولیاتی آلودگی بی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان مسائل کا حقیقی حل انسان کے اندر اخلاق احساس اور خدا کے سامنے جواب دہی پیدا کرنے میں ہے۔انہوں نے کہا: ”محمد ﷺ پر ایمان لانے والا ہی عورتوں کا سچا محافظ ہوسکتا ہے“۔پروگرام کی مہمانِ خصوصی محترمہ سنیتا ارالیکر لاتور سے تشریف لائیں۔انہوں نے اپنی زندگی کی دردناک داستان بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود دختر کشی کی ایک زندہ مثال ہیں۔ان کے مطابق ان کے والد نے انہیں زمین میں زندہ دفن کردیا تھا، لیکن ان کے نانا نے انہیں بچالیا اور غربت کے باوجود ان کی پرورش کی۔انہوں نے کہا کہ آج وہ اسی تجربے کو اپنی زندگی کا مشن بنا کر دختر کشی کے خلاف جدوجہد کررہی ہیں۔سونوگرافی کے غلط استعمال، جنس کی بنیاد پر اسقاطِ حمل اور بیٹی کو معاشی بوجھ سمجھنے والی ذہنیت پر انہوں نے سخت تنقید کی۔انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے گھر میں دختر کشی نہیں ہوتی تو بھی ہم اپنی ذمہ داری سے بری نہیں ہوسکتے۔اگر ہمارے شہر یا ملک میں یہ جرم ہو رہا ہے تو اسے روکنا بھی ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔انہوں نے تعلیم کے ساتھ کونسلنگ، سماجی بیداری اور اجتماعی جدوجہد کو ضروری قرار دیا۔اپنی جدوجہد کے دوران پونے کی یروڑا جیل میں تقریباً گیارہ ماہ قید کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مشکلات ان کے عزم کو کم نہیں کرسکیں۔وحدتِ اسلامی ہند کے معتمدِ عمومی ڈاکٹر محمد انیس نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ دنیا کے دکھ اور انتشار کی ایک بڑی وجہ اللہ کی ہدایت سے دوری ہے۔محض علم انسان کو صالح نہیں بناتا؛ علم کے ساتھ ایمان اور ہدایت ضروری ہے۔ہیروشیما و ناگاساکی اور جدید مہلک ہتھیاروں کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ علم اگر ہدایت اور اخلاق سے محروم ہوجائے تو انسانیت کی خدمت کے بجائے تباہی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ قوانین کے ساتھ انسان کے باطن کی اصلاح ضروری ہے اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ضمیر کو زندہ کرنے کا ذریعہ ہیں۔ڈاکٹر الیاس خان نے ماحولیاتی آلودگی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف سائنسی یا انتظامی نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی مسئلہ بھی ہے۔متعدد قوانین کے باوجود آلودگی پر مکمل قابو نہ پانے کی بنیادی وجہ انسانی نفس پرستی، مادہ پرستی اور منافع پرستی ہے۔انہوں نے کہا کہ زمین، پانی، ہوا اور قدرتی وسائل انسان کی ملکیتِ مطلق نہیں بلکہ اللہ کی عطا کردہ امانت ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات انسان کو فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ اور معتدل رویہ اختیار کرنے کا شعور دیتی ہیں۔پروفیسر ابراہیم خلیل عابدی نے خودکشی کے موضوع پر کہا کہ اسلام انسان کو مایوسی کے حوالے نہیں کرتا۔انسان سے کتنی ہی بڑی غلطی کیوں نہ ہوجائے، توبہ اور اللہ کی رحمت کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔آخرت کا تصور زندگی کو مقصد، معنی اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔انہوں نے انسانی جان کو اللہ کی عطا اور امانت قرار دیتے ہوئے خودکشی سے بچنے کی اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ڈاکٹر علی اکبر گھبرانی نے نشہ خوری کے موضوع پر کہا کہ 13 سے 19 سال کی عمر شخصیت سازی کا نہایت حساس دور ہے اور اسی مرحلے میں نوجوان غلط صحبت، تجسس اور جذباتی دباؤ کے باعث نشے کی طرف مائل ہوسکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بچوں کو محض نصیحت کی نہیں بلکہ اچھے رول ماڈل کی ضرورت ہے۔والدین کا عملی کردار سب سے مؤثر تربیتی ذریعہ ہے اور رسول اللہ ﷺ پوری انسانیت کے لیے بہترین اسوہ ہیں۔پروگرام کا آغاز یحییٰ امروز صدیقی کی تلاوتِ قرآن سے ہوا، جب کہ احمد ابراہیم خان نے جگن ناتھ آزاد کا لکھا ہوا سلام پیش کیا۔اسلام جم خانہ کے چیئرمین ایڈووکیٹ یوسف ابراہانی نے مہمانِ خصوصی سنیتا ارالیکر کی گل پوشی کی۔پروگرام کے دوران دختر کشی کے حوالے سے سنیتا ارالیکر کی جدوجہد پر ویڈیو پیش کی گئی اور چاروں موضوعات سے متعلق اہم اعداد وشمار اسکرین پر دکھائے گئے۔تقریباً تین گھنٹے جاری رہنے والا یہ علمی و اصلاحی پروگرام دعا اور عشائیے کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔سمپوزیم کا مرکزی پیغام یہ تھا کہ خودکشی، دختر کشی، نشہ آوری اور ماحولیاتی آلودگی بظاہر الگ الگ مسائل ہیں، لیکن ان کی جڑ میں اخلاقی زوال، بے مقصدیت، خواہش پرستی، عدمِ جواب دہی اور انسانی قدر واحترام سے دوری کارفرما ہے۔ان مسائل کا پائیدار حل صرف قوانین میں نہیں بلکہ انسان کے باطن کی اصلاح اور ضمیر کی بیداری میں ہے۔یہی وہ مقام ہے جہاں رسول اللہ ﷺ کی سیرت وتعلیمات انسان کو امید، رحمت، ذمہ داری، اعتدال اور انسانیت کا راستہ دکھاتی ہیں۔پیغامِ رحمتِ عالم ﷺ محض ایک مہم نہیں، بلکہ انسان کو پھر سے انسان بنانے کی دعوت ہے۔پیغامِ رحمت عالم ﷺ کا بنیادی مقصد پوری انسانیت کو محبت، امن، عفوو درگزر اور اخلاقی بلندی کا درس دینا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں واضح طور پر فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے)۔آپ ﷺ کا پیغام کسی ایک طبقے، قبیلے یا ملک کے لیے نہیں، بلکہ قیامت تک آنے والے ہر انسان، جن، چرند، پرند اور کائنات کی ہر مخلوق کے لیے سراپا رحمت ہے۔دشمنوں کے لیے دعا: آپ ﷺ نے مکہ میں شدید ترین ظلم سہنے کے باوجود کبھی کسی سے ذاتی بدلہ نہیں لیا۔جب آپ ﷺ سے مشرکین کے لیے بددعا کی درخواست کی گئی تو فرمایا: ”میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔فتح مکہ کی مثال: تاریخِ انسانی کا سب سے بڑا عفوو درگزر فتحِ مکہ کے موقع پر دیکھا گیا، جہاں آپ ﷺ نے اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کو لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ (آج تم پر کوئی گرفت نہیں) کہہ کر عام معافی کا اعلان فرما دیا۔خطبہ حجۃ الوداع: آپ ﷺ نے رنگ، نسل، زبان اور طبقاتی فرق کو ختم کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

بھارت اور ازبکستان کے تعلقات کو جامع

اسٹریٹجک شراکت داری کا درجہ دینے کا اعلان

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف کے ساتھ وفود کی سطح پر بات چیت کی۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک اس سال اپنی اسٹریٹجک شراکت داری کی 15ویں سالگرہ منا رہے ہیں اور اس خصوصی موقع پر دونوں ملکوں کے تعلقات کو جامع اسٹریٹجک شراکت داری کا درجہ دیا جائے گا۔ اس کے تحت ٹھوس اہداف مقرر کر کے دوطرفہ تعاون کو مزید آگے بڑھایا جائے گا۔ وزیراعظم نے جوہری توانائی کو دونوں ممالک کے درمیان تعاون کا ایک اہم شعبہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یورینیم کی فراہمی کے لیے بھارت اور ازبکستان کے درمیان طویل مدتی انتظام کیا جائے گا۔ مذاکرات کے ابتدائی خطاب میں وزیراعظم نے دوطرفہ اقتصادی شراکت داری کو فروغ دینے کے لیے اہم شعبوں میں منصوبوں کی نشاندہی اور ان کے لیے مقررہ مدت طے کرنے کی پہل کا خیرمقدم کیا۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ دونوں ممالک مل کر اس سمت میں جلد پیش رفت کریں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ دونوں ممالک کے مشترکہ کمیشن کی سطح کو سکریٹری کی سطح سے بڑھا کر وزارتی سطح پر کیا جائے گا، جس سے دوطرفہ تعاون کو زیادہ مؤثر انداز میں آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔ وزیراعظم نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تین سسٹر سٹی اور سسٹر اسٹریٹ انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ ان انتظامات کی مکمل صلاحیت سے فائدہ اٹھانے کے لیے دونوں فریقوں کو ایک روڈ میپ تیار کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک مل کر ایک تجارتی سربراہی اجلاس بھی منعقد کریں گے، جس میں دونوں ملکوں کے کاروباری رہنما شرکت کریں گے۔ اس سے اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو نئی رفتار ملنے کی امید ہے۔ وزیراعظم مودی نے ازبکستان کے نیو تاشقند میگا پروجیکٹ اور گجرات کی گفٹ سٹی کا تقابل کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کو خوشی ہوگی اگر ازبکستان کا ایک وفد گجرات کا دورہ کرے اور وہاں بہترین طریقہ کار اور ٹیکنالوجی کے استعمال کا مطالعہ کرے۔ وزیراعظم نے یکم ستمبر کو منائے جانے والے ازبکستان کے یوم آزادی کی 35ویں سالگرہ پر صدر مرزیایوف اور عوام کو پیشگی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ دوسری جانب ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف نے اپنے ابتدائی خطاب میں کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کا سرکاری دورہ دونوں ممالک کے درمیان کثیر جہتی تعاون کو آگے بڑھانے کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور ازبکستان آج جامع اسٹریٹجک شراکت داری سے متعلق مشترکہ بیان جاری کریں گے، جس سے تمام شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کی نئی راہ ہموار ہوگی۔ انہوں نے بھارت کی اقتصادی ترقی، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، خلائی شعبے اور دیگر میدانوں میں پیش رفت کی تعریف کرتے ہوئے عالمی امور میں بھارت کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو اجاگر کیا۔ صدر مرزیایف نے کہا کہ بھارت ازبکستان کا ایک قابل اعتماد اسٹریٹجک شراکت دار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دونوں ممالک کے درمیان دو طرفہ تجارت پہلی بار ایک ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ مشترکہ منصوبوں کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان ہفتہ وار براہ راست پروازوں، بھارتی ثقافتی مراکز اور یوگا کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا بھی ذکر کیا۔ بھارتی شہریوں کے لیے ویزا فری سہولت کو انہوں نے سیاحت، تجارت اور عوامی روابط کے فروغ میں اہم قرار دیا۔ قابل ذکر ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی 29 اور 30 اگست کو تاشقند کے سرکاری دورے پر ہیں۔ ازبکستان کا یہ وزیراعظم کا چوتھا دورہ ہے۔

وزیراعظم کی تاشقند میں بھارتی برادری سے کی ملاقات

تارکین وطن دونوں ممالک کے درمیان زندہ پل ہیں۔ مودی

تاشقند: وزیراعظم نریندر مودی ازبکستان کے دو روزہ دورے پر تاشقند پہنچے ہیں۔ تاشقند پہنچنے کے بعد ان کا خصوصی استقبال کیا گیا، جہاں انہوں نے ہندوستانی برادری کے افراد سے ملاقات کی اور مختلف ثقافتی پروگراموں میں شرکت کی۔ وزیراعظم مودی نے اپنے دورے کی جھلکیاں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان مضبوط ہوتے تعلقات اور باہمی دوستی کی عکاسی کرتے ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی نے تاشقند میں گزارے اپنے وقت کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر کی۔ اس میں ان کے استقبال کی تقریب، یانگی ازبکستان میموریل پر خراج عقیدت پیش کرنے اور ہندوستانی برادری کے ارکان سے ملاقات کی جھلکیاں دکھائی گئی ہیں۔ وزیراعظم مودی نے اپنی پوسٹ میں بتایا کہ ویڈیو میں تاشقند میں ہوئے خصوصی استقبال، یادگار پر پھول چڑھانے، ہندوستانی برادری سے ملاقات اور دیگر اہم پروگراموں کی خاص جھلکیاں شامل ہیں۔ تاشقند میں ہندوستانی برادری کے افراد سے ملاقات کے بعد وزیراعظم مودی نے ان کے خلوص، محبت اور گرمجوشی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی تارکین وطن برادری ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان ایک زندہ پل کے طور پر کام کرتی ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ تاشقند میں ہندوستانی برادری کی جانب سے ملنے والی محبت اور اپنائیت سے وہ بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق، دونوں ممالک کے درمیان دوستی کو مزید مضبوط بنانے میں ہندوستانی تارکین وطن اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ وزیراعظم مودی نے اپنے استقبال کے دوران پیش کیے گئے ثقافتی پروگراموں کی بھی تعریف کی۔ تقریب میں ہندوستان اور ازبکستان کی ثقافتوں کا خوبصورت امتزاج دیکھنے کو ملا۔ وزیراعظم نے طبلہ نوازی کی ایک ویڈیو بھی شیئر کی اور کہا کہ ہندوستانی اور ازبک موسیقی کی روایات کا یہ حسین سنگم دونوں ممالک کے گہرے ثقافتی تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے طبلہ، دوئیرا اور چانگ جیسے سازوں کے امتزاج کو بھی سراہا۔ ثقافتی پروگرام میں بالی ووڈ بیٹل گروپ نے معروف گیت اڑے جب جب زلفیں تیری پر پرفارمنس پیش کی۔ اس کے علاوہ کتھک اور ازبکستان کے روایتی اندیجان پولکا رقص کا امتزاج بھی پیش کیا گیا۔ تاشقند کے دورے کے دوران ہندوستانی برادری سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے وزیراعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ اس موقع پر خواتین نے وزیراعظم کی کلائی پر راکھی بھی باندھی۔ اس پُرخلوص ملاقات میں ہندوستان سے دور رہنے والی ہندوستانی برادری اور وزیراعظم کے درمیان جذباتی وابستگی کی جھلک نظر آئی۔ راکھی باندھنے کا یہ لمحہ تقریب میں خصوصی توجہ کا مرکز رہا۔ تاشقند پہنچنے کے بعد وزیراعظم نریندر مودی نے ازبکستان کے صدر شوکت مرزایوف کے ساتھ یانگی ازبکستان میموریل کا دورہ کیا اور وہاں پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ یہ یادگار ازبک عوام کی امنگوں اور ملک کی ترقی کی علامت ہے۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کیا کہ ازبکستان کے اپنے دورے کا آغاز انہوں نے اس اہم یادگار سے کیا۔ وزیراعظم مودی کے اس دورے میں ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ ثقافتی روابط اور عوام سے عوام کے تعلقات کو مزید فروغ دینے پر بھی خاص توجہ دی جا رہی ہے۔

خواتین پائلٹوں نے آپریشن سندور کے دوران اہم کردار ادا کیا

یہ ایک نئے ہندوستان کی خواتین ہیں، اور ہماری حکومت انہیں مواقع اور تحفظ فراہم کر رہی ہے

لکھنؤ: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اتوار کو آپریشن سندور میں خواتین پائلٹوں کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر (پی او جے کے) میں انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں میں اہم کردار ادا کیا۔ راجناتھ سنگھ لکھنؤ میں رانی اونتی بائی لودھی کے مجسمے کی نقاب کشائی کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس تقریب میں اتر پردیش کے وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران، ہماری خواتین پائلٹوں نے پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر تک پھیلی ہوئی انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ ایک نئے ہندوستان کی خواتین ہیں، اور ہماری حکومت انہیں مواقع اور تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ آج سینک اسکولوں کے دروازے بھی بیٹیوں کے لیے کھول دیے گئے ہیں۔ ناری شکتی وندن ادھینیم کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ مقننہ میں خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن کے ذریعے جمہوریت میں خواتین کی شرکت بڑھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت والی حکومت میں خواتین محفوظ ہیں۔ انہوں نے کہا، چاہے وہ اتر پردیش میں کلیان سنگھ کی حکومت ہو یا موجودہ انتظامیہ، کوئی بھی عورت پر نامناسب نظر ڈالنے کی ہمت نہیں کرتا۔ آزادی کی جدوجہد میں رانی اونتی بائی لودھی کے تعاون کو سراہتے ہوئے شری راجناتھ سنگھ نے کہا کہ انہوں نے 1857 کی بغاوت کے دوران برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف جنگ لڑی اور ایک ایسے نظام کو چیلنج کیا جو خواتین کو کم سمجھتا ہے۔ "رانی اونتی بائی لودھی نے ہمیں سکھایا کہ قوم کے لیے کھڑا ہونا ہر فرد کا فرض ہے اور اس بہادری کو- جو حب الوطنی سے پیدا ہوا ہے- کو ذات یا مذہب تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے اس نظام کو بھی چیلنج کیا جو خواتین کو کمتر سمجھتا ہے۔ ہندوستانی خواتین نے ہر دور میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے مسلح افواج کے صدر دفتر انجمن کے وفد سے ملاقات کی

ترقیٔ عہدہ اور ملازمت سے متعلق زیرِ التوا مسائل پر گفتگو

نئی دہلی: سائنس و ٹیکنالوجی، ارضیاتی علوم کے مرکزی وزیرِ مملکت (آزادانہ چارج) اور وزیراعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات، پنشن امور کے مرکزی وزیرِ مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج مسلح افواج کے صدر دفتر انجمن کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ملازمین کے مختلف مطالبات اور ملازمت سے متعلق مسائل پر گفتگو ہوئی۔ وفد نے وزیرِ موصوف کو ایک یادداشت پیش کی اور ملازمین کی ملازمت میں ترقی، ترقیٔ عہدہ اور ملازمت سے متعلق زیرِ التوا معاملات پر تفصیلی گفتگو کی۔ اس ملاقات کے ذریعے نمائندوں کو یہ موقع ملا کہ وہ اپنے مسائل وزیرِ موصوف کے سامنے رکھیں اور ایک تعمیری اور مثبت ماحول میں ان معاملات پر تبادلۂ خیال کریں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ملازمین کے مسائل کو منظم انداز میں پیش کرنے کے لیے وفد کی کاوش کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ ملازمین کے نمائندوں کے ساتھ مسلسل اور تعمیری گفت و شنید حقیقی ملازمت سے متعلق مسائل کے حل اور انتظامی کارکردگی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے اہم ہے۔ وزیرِ موصوف نے وفد کو یقین دلایا کہ ان کی جانب سے پیش کیے گئے مطالبات اور درخواستوں کا متعلقہ شراکت دار محکموں سے مشاورت کے بعد مکمل طور پر جائزہ لیا جائے گا۔ انہوں نے مزید یقین دلایا کہ وہ ملازمین کے مفاد میں اپنی پوری کوشش کریں گے، جبکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ اٹھائے گئے مسائل پر مناسب انتظامی طریقۂ کار کے تحت غور کیا جائے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس بات پر زور دیا کہ ملازمین کے نمائندوں کے ساتھ منظم اور مسلسل رابطے سے انتظامیہ کو ملازمت سے متعلق مسائل کو بہتر طور پر سمجھنے اور ان کے مناسب حل کی سمت میں کام کرنے میں مدد ملتی ہے۔ انہوں نے ملازمین کی جانب سے پیش کی جانے والی درخواستوں سے نمٹنے میں کھلے پن اور فوری توجہ پر مبنی طریقۂ کار کی اہمیت کو دہرایا اور یقین دلایا کہ انجمن کی جانب سے اٹھائے گئے مسائل پر مناسب طور پر غور کیا جائے گا۔ مسلح افواج کے صدر دفتر انجمن کے نمائندوں نے ڈاکٹر جتیندر سنگھ اور عملہ و تربیت محکمہ کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ملازمین کے نمائندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھے ہوئے ہیں اور سرکاری ملازمین سے متعلق مسائل پر مناسب توجہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے بالخصوص حالیہ برسوں کے دوران ملازمین سے متعلق دیرینہ مسائل کے حل اور ملازمین کی ترقی میں رکاوٹ کو کم کرنے اور ان کے حوصلے بلند کرنے کے لیے اقدامات کرنے میں عملہ و تربیت محکمہ کی جانب سے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔ پریس انفارمیشن بیورو (PIB) کے مطابق، 30 اگست 2026 کو ہونے والی اس اہم ملاقات کے دوران ملازمین کی ترقیٔ عہدہ اور ملازمت سے متعلق مختلف زیرِ التوا مسائل پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ ملازمین کے مطالبات پر گفتگو: وفد نے ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے سامنے ملازمین کے مختلف مطالبات اور سروس سے جڑے مسائل پیش کیے۔ حکومتی یقین دہانی: مرکزی وزیر نے وفد کو یقین دلایا کہ ان کی درخواستوں پر متعلقہ محکموں کے ساتھ مشاورت کے بعد مناسب کارروائی کی جائے گی۔ مسائل کا جائزہ: انہوں نے ملازمین کی فلاح و بہبود کے لیے تمام زیرِ التوا امور کا مکمل جائزہ لینے کی بھی یقین دہانی کرائی۔

بھارت۔ازبکستان کا ۲۰۳۰ تک

۵ بلین امریکی ڈالر کی باہمی تجارت کا ہدف۔ مودی

تاشقند: ایک بلند حوصلہ جاتی اقتصادی روڈ میپ کا تعین کرتے ہوئے، ہندوستان اور ازبکستان نے 2030 تک اپنی باہمی تجارت کو 5 بلین امریکی ڈالر تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا ہے، جس کی وجہ مارکیٹ تک رسائی، بہتر کنیکٹیویٹی، اور جدید بینکنگ چینلز ہیں۔ تاشقند میں صدر شوکت مرزیوئیف کے ساتھ ایک پریس بیان دیتے ہوئے، وزیراعظم نریندر مودی نے تجارتی توسیع کو دوطرفہ ایجنڈے کے مرکز میں رکھا اور نوٹ کیا کہ مہتواکانکشی ہدف موجودہ تجارتی اعداد و شمار پر ہے جو 1 بلین ڈالر سے تجاوز کر چکے ہیں۔ اس سال ہماری اسٹریٹجک شراکت داری کے 15 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس خاص موقع پر، ہم نے اپنے تعلقات کو جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ تک بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم نے تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے ایک پرجوش ایجنڈا اپنایا ہے۔ ہماری باہمی تجارت 1 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کر گئی ہے، اور اب ہم نے 2030 تک 5 بلین امریکی ڈالر کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے، ہم مارکیٹ تک رسائی، کنیکٹیویٹی اور بینکنگ پر منظم طریقے سے آگے بڑھیں گے۔ قریبی دفاعی اور سیکورٹی تعاون ہمارے باہمی اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی، انتہا پسندی اور علیحدگی پسندی خطے کے لیے سنگین چیلنجز ہیں، اور ان کے خلاف زیرو ٹالرنس ہمارا مشترکہ عزم ہے۔

وزیراعظم کو ازبکستان کے 'ہائیسٹ آرڈر آف فرینڈشپ' سے نوازا گیا

تاشقند: وزیراعظم نریندر مودی کو دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے میں ان کے تعاون کے اعتراف میں اتوار کو تاشقند میں صدر شوکت مرزیوئیف نے ازبکستان کے اعلیٰ ترین اعزاز اولی دراجالی دوستلک آرڈر سے نوازا۔ اس نے پی ایم مودی کے لیے عالمی سطح پر عطا کیے گئے اعلیٰ ترین اعزازات کی بڑھتی ہوئی فہرست میں ایک اور اضافہ کیا۔ پی ایم مودی کو 30 سے زیادہ باوقار بین الاقوامی اعزازات مل چکے ہیں، جس سے وہ تاریخ میں سب سے زیادہ بین الاقوامی سطح پر اعزاز پانے والے ہندوستانی رہنما ہیں۔ یہ کل ریاستی سجاوٹ، تعلیمی ایوارڈز، اور دنیا بھر کی اقوام اور تنظیموں کی جانب سے ماحولیاتی تعریفوں پر محیط ہے۔ جولائی میں، انڈونیشیا کے صدر پرابووو سوبیانتو نے پی ایم مودی کو ملک کا سب سے بڑا اعزاز، جمہوریہ انڈونیشیا کا بنتانگ اڈی پورنا سے نوازا۔ کیلنڈر اپیں آزما رہے ہیں۔ اس سے پہلے دن میں، پی ایم مودی نے تاشقند میں صدر شوکت مرزیوئیف کے ساتھ وفد کی سطح کی بات چیت کی۔ اس میٹنگ کے دوران وزیر خارجہ ایس جے شنکر، خارجہ سکریٹری وکرم مصری، قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال، سکریٹری مغربی، وزارت خارجہ سبی جارج اور دیگر حکام موجود تھے۔

ہند۔ازبکستان یورینیم کی فراہمی کے لیے

طویل مدتی انتظامات قائم کریں گے: مودی

تاشقند: وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو اعلان کیا کہ ہندوستان اور ازبکستان ایک طویل مدتی تعلقات قائم کریں گے۔ تاشقند میں ازبکستان کے صدر شوکت مرزیوئیف کے ساتھ وفد کی سطح پر بات چیت کے دوران اپنے ریمارکس میں پی ایم مودی نے کہا: "ہم یورینیم کی سپلائی کے لیے ایک طویل مدتی انتظامات بھی قائم کریں گے۔ آج ہم تین بہنوں کے شہر اور بہن ریاست کے انتظامات کو باضابطہ بنا رہے ہیں۔ ہمیں ان کی صلاحیت کو مکمل طور پر محسوس کرنے کے لیے ایک روڈ میپ بنانا چاہیے۔ ہندوستان، ہم نے گجرات میں گفٹ سٹی تیار کیا ہے، ہمیں آپ کے ملک کے ایک وفد کا استقبال کرتے ہوئے خوشی ہوگی جو بہترین طریقوں اور ٹیکنالوجی کے استعمال کا مطالعہ کرے گی۔ پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستان اور ازبکستان تعاون کے تمام پہلوؤں کی رہنمائی کے لیے وزرائے خارجہ کی سطح پر ایک رابطہ کونسل قائم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک مشترکہ کمیشن کو سیکرٹری کی سطح سے وزارتی سطح تک لے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک مشترکہ طور پر بزنس سمٹ کا انعقاد کریں گے جس میں ہندوستان اور ازبکستان کے کاروباری رہنما شرکت کریں گے۔ صدر میرزیوئیف کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا: میں نے آپ کی کتاب دیکھی، جس میں آپ نے ہماری دوطرفہ اقتصادی شراکت داری کو آگے بڑھانے کے لیے اہم شعبوں میں پروجیکٹوں کی نشاندہی کی ہے اور آگے بڑھنے کے لیے ایک ٹائم لائن کا خاکہ پیش کیا ہے۔ میں اس اقدام کی تعریف کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ مل کر کام کرنے سے، ہم اس پر تیزی سے پیشرفت کریں گے۔ پی ایم مودی نے ازبک صدر کا گرمجوشی سے استقبال کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

بھارت بن رہا ہے دنیا کا بینکنگ ٹیکنالوجی انجن

عالمی بینکوں کا رخ بھارتی ٹیک ٹیلنٹ کی جانب

نئی دہلی: ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، مصنوعی ذہانت اور ہنرمند ٹیکنالوجی افرادی قوت کی بدولت بھارت عالمی بینکاری ٹیکنالوجی کے ایک بڑے مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ دنیا کے کئی بڑے بینک اپنی انتہائی اہم تکنیکی سرگرمیاں بھارت منتقل کر رہے ہیں اور یہ رجحان آنے والے برسوں میں مزید تیز ہونے کی توقع ہے۔ بھارت میں قائم گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز اس تبدیلی میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ مراکز عالمی کمپنیوں کے لیے تحقیق و ترقی، مصنوعات کی تیاری، ڈیجیٹل آپریشنز، ڈیٹا اور جدید ٹیکنالوجی سے متعلق کام انجام دیتے ہیں۔ مختلف صنعتوں کو ملا کر بھارت میں اب 2,100 سے زیادہ جی سی سیز موجود ہیں، جن میں 23 لاکھ سے زیادہ افراد کام کر رہے ہیں۔ عالمی بینکوں کے لیے بھارت کی کشش صرف نسبتاً کم لاگت تک محدود نہیں رہی۔ ملک میں انجینئرنگ، سافٹ ویئر، ڈیٹا سائنس، سائبر سکیورٹی اور مصنوعی ذہانت میں دستیاب ہنرمند افرادی قوت نے اسے بینکوں کے اہم عالمی ٹیکنالوجی آپریشنز کے لیے ایک اسٹریٹجک مرکز بنا دیا ہے۔ بھارت کا مضبوط ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر بھی اس پیش رفت کی بنیاد بن رہا ہے۔ آدھار بائیومیٹرک ڈیجیٹل شناخت 1.4 ارب سے زیادہ بھارتی باشندوں کو جاری کی جا چکی ہے، جبکہ ملک میں ڈیجیٹل بینکاری اور مالیاتی خدمات کے تیزی سے پھیلاؤ نے نئی ٹیکنالوجیز کو بڑے پیمانے پر آزمانے اور استعمال کرنے کا ماحول فراہم کیا ہے۔ مصنوعی ذہانت اب بھارتی بینکوں کے اندرونی آپریشنز کو بھی تبدیل کر رہی ہے۔ عالمی مالیاتی اداروں کے لیے بھارت محض بیک آفس خدمات فراہم کرنے والا ملک نہیں رہا بلکہ نئی بینکاری ٹیکنالوجی، مصنوعات اور ڈیجیٹل نظام تیار کرنے والے اہم مراکز میں شامل ہو رہا ہے۔ یہ تبدیلی بھارت کی عالمی ٹیکنالوجی معیشت میں بڑھتی ہوئی اہمیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ جس ملک نے گزشتہ دہائی میں ڈیجیٹل ادائیگیوں اور مالیاتی شمولیت میں بڑی پیش رفت کی، وہ اب دنیا کے بینکاری نظام کے لیے ٹیکنالوجی اور ٹیلنٹ فراہم کرنے والے ایک بڑے عالمی مرکز کے طور پر اپنی جگہ مضبوط کر رہا ہے۔

امارتِ شرعیہ میں ڈاکٹر نواز دیوبندی کا والہانہ استقبال

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) بین الاقوامی شہرت یافتہ ادیب، ممتاز و کہنہ مشق شاعر اور حلقۂ ادب کی نمائندہ شخصیت جناب ڈاکٹر نواز دیوبندی صاحب کی امارتِ شرعیہ پھلواری شریف میں تشریف آوری پر ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی اور ان کے رفقائے کرام نے پُرتپاک استقبال کیا، جہاں ان کے اعزاز میں ایک خصوصی نشست رکھی گئی، جس میں ناظم امارتِ شرعیہ مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے امارتِ شرعیہ کی سوسالہ خدمات کا اجمالی تعارف، نظامِ کار اور شعبہ جات کا تعارف کرایا، جن کے ذریعے دین وملت کی مفید خدمات انجام پا رہی ہیں، اس وقت یہ ادارہ امیرِ شریعت بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ العالی کی فعال قیادت و سیادت میں ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے، آپ بھی ادارے کے لیے دعا فرمائیں، اس موقع پر ان کے اعزاز میں شعر وادب کی ایک بزم بھی سجائی گئی، جس میں شاعرِ اسلام نے اپنی متعدد نظمیں، اشعار ترنم کے ساتھ سنائے، انہوں نے اپنے اشعار سے پوری محفل کو باغ و بہار بنا دیا، اس موقع پر فرمائشی نظمیں بھی پڑھیں، جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی منقبت میں لکھی گئی نعت السلام السلام کو سوز و گداز کے ساتھ پڑھا، جس کو سن کر سامعین لطف اندوز ہوئے، بعد ازاں ڈاکٹر صاحب نے امارتِ شرعیہ کی خدمات اور کارناموں کی ستائش کی اور امارتِ شرعیہ کے ذریعے چل رہے دینی و علمی تعلیمی اداروں کے کاموں کو تحسین کی نظروں سے دیکھا۔ اس نشست میں مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی صدر قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی شریعت امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی محمد احتکام الحق صاحب مفتی امارتِ شرعیہ، مولانا احمد حسین قاسمی معاون ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا ابوالکلام شمسی معاون ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا رضوان احمد ندوی معاون ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا مجیب الرحمن قاسمی معاون قاضی امارتِ شرعیہ، مولانا منہاج عالم ندوی، حاجی احسان الحق صاحب، مولانا عقیل اختر قاسمی، مولانا انس جعفر قاسمی، مولانا قیام الدین صاحب قاسمی، مولانا اکرام الدین صاحب، ڈاکٹر حفظ الرحمن صاحب سمیت متعدد اربابِ فضل وکمال نے شرکت کی، آخر میں یہ نشست دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

مومن کانفرنس کے دو اہم رہنماؤں فہم الدین انصاری اور ڈاکٹر مشتاق انصاری کے انتقال پر تعزیتی نشست

ملی، تنظیمی، سماجی اور فلاحی خدمات کو خراجِ عقیدت: مرحومین کے اہلِ خانہ اور کانفرنس کے عہدیداران کی شرکت

نئی دہلی: آل انڈیا مومن کانفرنس کی جانب سے غالب اکیڈمی، حضرت نظام الدین میں دہلی اسٹیٹ کے سابق صدر فہم الدین انصاری اور سابق جنرل سکریٹری ڈاکٹر مشتاق انصاری کے انتقال پر تعزیتی نشست منعقد ہوئی۔ نشست میں مومن کانفرنس کے عہدیداران و کارکنان، سماجی شخصیات، مرحومین کے اہلِ خانہ اور ان سے دیرینہ تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی اور مرحومین کی ملی، تنظیمی، سماجی و فلاحی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ نشست کی صدارت آل انڈیا مومن کانفرنس کے صدر فیروز احمد انصاری نے کی، جبکہ ورکنگ صدر حاجی عمران انصاری، سکریٹری جنرل عبدالرشید انصاری، نائب صدر سبحان انصاری اور دیگر عہدیداران نے مرحومین کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے ان کے انتقال کو کانفرنس کے لیے بڑا نقصان قرار دیا۔ سبحان انصاری نے فہم الدین انصاری سے اپنے دیرینہ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ محبت، خلوص اور ملنساری کی مثال تھے اور لوگوں کو جوڑنے کا کام کرتے تھے۔ محمد الیاس سیفی نے ڈاکٹر مشتاق انصاری کو مخلص، محبت کرنے والا اور بے لوث انسان قرار دیتے ہوئے ان کی سماجی خدمات کو یاد کیا۔ ڈاکٹر امان اللہ نے فہم الدین انصاری سے اپنے ذاتی و خاندانی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ان کے شوقِ مطالعہ اور علم و کتاب سے گہری وابستگی پر روشنی ڈالی۔ ریاض الدین انصاری نے ڈاکٹر مشتاق انصاری سے دیرینہ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے شعر پیش کیا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اس موقع پر آفتاب عالم انصاری، جمیل انصاری اور محمد ظفر انصاری نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مرحومین کی خدمات کو یاد کیا۔ مرحوم فہم الدین انصاری کے صاحبزادے وسیم انصاری نے بتایا کہ ان کے والد کا مومن کانفرنس سے مضبوط تعلق تھا اور وہ تنظیمی سرگرمیوں کے ساتھ سماجی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ ڈاکٹر مشتاق انصاری کے صاحبزادے بلال انصاری نے کہا کہ ان کے والد ہمیشہ لوگوں کے بارے میں اچھا سوچنے اور بے غرض تعلقات قائم رکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے نام سے ڈاکٹر مشتاق انصاری میموریل ٹرسٹ قائم کیا گیا ہے، جس کے ذریعے میڈیکل کیمپ اور دیگر فلاحی سرگرمیاں جاری رکھی جائیں گی۔ ان کی صاحبزادی عظمیٰ نے بھی جذباتی انداز میں اپنے خیالات اور اشعار پیش کیے۔ مومن کانفرنس کی سکریٹری صغریٰ انصاری نے فہم الدین انصاری کی تنظیمی خدمات کو یاد کیا۔ عبدالرشید انصاری نے دونوں مرحومین کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور مومن کانفرنس کے لیے ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر مشتاق انصاری خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار تھے اور میڈیکل کیمپ، راشن کی تقسیم اور دیگر سماجی وفلاحی پروگراموں میں فعال کردار ادا کرتے تھے۔ حاجی عمران انصاری نے کہا کہ فہم الدین انصاری دہلی اسٹیٹ کے صدر اور خازن بھی رہے اور انصاری برادری کی ڈائریکٹری کی تیاری میں بھی کوشش کی۔ ڈاکٹر مشتاق انصاری مسلسل فلاحی سرگرمیوں سے وابستہ رہے اور مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپ منعقد کراتے تھے۔ اختتام پر فیروز احمد انصاری نے کہا کہ فہم الدین انصاری نے مومن کانفرنس کے مشکل دور میں دونوں گروپوں کو قریب لانے اور تنظیم کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مومن ٹائمز کے اجراء میں بھی ان کا تعاون قابلِ ذکر تھا۔

ٹیرف میں نرمی اور سرمایہ کاری میں تیزی

ہندوستان نے عالمی سرمایہ کے بہاؤ کو نئی سمت دے دی

نئی دہلی: امریکہ کے ساتھ تجارتی کشیدگی میں کمی اور چین سے منسلک سرمایہ کاری کے لیے محدود مگر اہم نرمی کے بعد بھارت اپنی معاشی حکمت عملی کو نئے سرے سے متوازن کر رہا ہے۔ نئی دہلی اب کسی ایک بڑی طاقت پر انحصار کرنے کے بجائے امریکہ اور چین دونوں کے ساتھ معاشی روابط کو اپنے قومی مفادات کے مطابق استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ امریکہ کے ساتھ معاہدے کے تحت بھارتی مصنوعات پر باہمی ٹیرف کو 25 فیصد سے کم کر کے 18 فیصد کرنے پر اتفاق ہوا، جبکہ روسی تیل کی خریداری سے منسلک اضافی 25 فیصد ڈیوٹی بھی ختم کر دی گئی۔ اس پیش رفت سے گزشتہ سال پیدا ہونے والی تجارتی غیر یقینی صورتحال میں نمایاں کمی آئی ہے۔ دوسری جانب بھارت نے چین سے متعلق اپنی سرمایہ کاری پالیسی میں بھی محتاط نرمی کی ہے۔ مارچ میں پریس نوٹ 3 میں ترمیم کے بعد ایسی کمپنیوں کے لیے خودکار سرمایہ کاری کا راستہ کھولا گیا جن میں چینی بینفیشیل آونرشپ غیر کنٹرولنگ اور 10 فیصد سے کم ہو۔ تاہم براہ راست چینی سرمایہ کاری اب بھی حکومتی منظوری سے مشروط ہے۔ اگست کے آخر تک نئی پالیسی کے تحت 29 منصوبوں میں تقریباً 4,896 کروڑ روپے کی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری آ چکی تھی۔ یہ سرمایہ آئی ٹی، فارما، ڈیٹا سینٹرز اور مینوفیکچرنگ سمیت مختلف شعبوں میں آیا ہے۔ بھارت کی حکمت عملی کا ایک اہم مقصد عالمی سپلائی چین میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنا بھی ہے۔ ایسی بین الاقوامی کمپنیاں جو پیداوار کو چین سے باہر منتقل کرنا چاہتی ہیں لیکن چینی آلات، پرزوں یا محدود سرمایہ کاری پر اب بھی انحصار کرتی ہیں، ان کے لیے بھارت میں سرمایہ کاری نسبتاً آسان ہو سکتی ہے۔ عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد بھی مضبوط ہونے کے اشارے دے رہا ہے۔ جون میں غیر ملکی سرمایہ کاروں نے بھارتی سرکاری بانڈز میں ریکارڈ 4.2 ارب ڈالر لگائے، جو اگست 2024 کے بعد سب سے مضبوط ماہانہ سرمایہ کاری تھی۔ اسی دوران مہنگائی 2.1 فیصد تک آنے سے ملکی معاشی ماحول کو مزید سہارا ملا۔ تاہم بھارت نے چین کے معاملے میں اپنی سکیورٹی احتیاطیں ختم نہیں کی ہیں۔ 10 فیصد سے زیادہ چینی ملکیت والی سرمایہ کاری کو اب بھی پیشگی منظوری درکار ہے جبکہ سیمی کنڈکٹر جیسے حساس شعبوں میں پابندیاں برقرار ہیں۔ مجموعی طور پر بھارت کی نئی حکمت عملی ایک محتاط معاشی توازن کی عکاسی کرتی ہے: امریکہ کے ساتھ تجارتی کشیدگی کم کرنا، چین سے ضروری سرمایہ اور سپلائی چین روابط کے لیے محدود راستے کھولنا، اور ساتھ ہی حساس شعبوں میں قومی سلامتی کے تحفظات برقرار رکھنا۔ یہ تبدیلی بھارت کو عالمی سرمایہ کاری اور مینوفیکچرنگ کے لیے مزید مضبوط مرکز بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

بھارت اور ڈنمارک نے MSME اختراع میں گہرے تعاون پر تبادلہ خیال کیا

کوپن ہیگن / نئی دہلی: بھارت اور ڈنمارک نے کوپن ہیگن میں دونوں ممالک کے درمیان چوتھی جوائنٹ ورکنگ گروپ میٹنگ کے دوران ایم ایس ایم ای سیکٹر، اختراعات اور ٹیکنالوجی میں تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ مائیکرو، سمال اور میڈیم انٹرپرائزز کی وزارت کی طرف سے شیئر کردہ اپ ڈیٹس کے مطابق بات چیت میں ایم ایس ایم ای کی وزارت اور ڈینش پیٹنٹ اینڈ ٹریڈ مارک آفس (ڈی کے پی ٹی او) شامل تھے۔ ہندوستانی وفد نے اس دورے کے دوران ڈنمارک کے اداروں اور نورڈک اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کے ساتھ بھی شرکت کی۔ وزارت نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، "میٹنگ نے ایم ایس ایم ایز کے لیے جدت، ٹیکنالوجی اور آئی پی کی قیادت میں ترقی کو آگے بڑھانے اور دوطرفہ تعاون کو گہرا کرنے کے مشترکہ عزم کی توثیق کی۔ تیسرے دن، وفد نے ڈنمارک کی وزارت تجارت اور مسابقتی امور کے ساتھ بات چیت کی تاکہ کاروباری ترقی، اختراعات اور ایس ایم ای ایکو سسٹم پر تبادلہ خیال کیا۔ اس نے ٹیک بی بی کیو کے اختتامی پینل سیشن میں بھی حصہ لیا۔

بھارت اور ازبکستان کی اسٹریٹجک شراکت داری میں نئی تیزی

تجارت 1.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئی

تاشقند: بھارت اور ازبکستان کے تعلقات تیزی سے ایک وسیع اور عملی اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل ہو رہے ہیں، جس میں تجارت، صنعت، دفاع، صحت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، تعلیم، توانائی اور علاقائی رابطہ کاری اہم ستون بن کر سامنے آئے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے موجودہ دورۂ ازبکستان سے اس شراکت داری کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارت میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 2016 میں دوطرفہ تجارت 366 ملین ڈالر تھی جو 2025 کے اختتام تک بڑھ کر 1.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، یعنی تقریباً 3.6 گنا اضافہ۔ صرف گزشتہ سال تجارت میں 33.3 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اقتصادی تعاون اب صرف تیار مصنوعات کی درآمد و برآمد تک محدود نہیں رہا بلکہ مشترکہ پیداوار، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور صنعتی منصوبوں کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اگست 2025 تک تقریباً 40 نئے مشترکہ منصوبے شروع کیے جا چکے تھے، جبکہ بڑی بھارتی کمپنیوں کے ساتھ ممکنہ منصوبوں کا مجموعی پورٹ فولیو تقریباً 2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا تھا۔ بھارتی سرمایہ کاری ازبکستان میں فارماسیوٹیکل، صحت، کیمیکل، توانائی، زراعت، تعمیرات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبوں میں نمایاں ہو رہی ہے۔ تعلیم بھی تعلقات کا اہم حصہ بن چکی ہے اور ازبکستان میں چار بھارتی یونیورسٹیوں کی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان مستقبل کے تعاون میں ڈیجیٹل معیشت اور مصنوعی ذہانت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ازبکستان کی آئی ٹی سروسز کی برآمدات جنوری سے جون 2026 کے دوران 545.3 ملین ڈالر تک پہنچیں، جبکہ ملک نے 2030 تک آئی ٹی برآمدات کو 5 ارب ڈالر تک لے جانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ بھارتی کمپنیوں کے لیے ازبکستان وسطی ایشیا میں ڈیٹا سینٹرز، آئی ٹی آؤٹ سورسنگ، فن ٹیک اور سائبر سکیورٹی کے نئے مرکز کے طور پر ابھر سکتا ہے۔ رابطہ کاری دونوں ممالک کے لیے ایک اہم چیلنج اور موقع ہے۔ بھارت، چابہار بندرگاہ، ایران، ترکمانستان اور ازبکستان پر مشتمل تجارتی راستہ وسطی ایشیا کو بحر ہند اور بھارتی منڈی سے جوڑنے کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس راستے کو انٹرنیشنل نارتھ ساؤتھ ٹرانسپورٹ کوریڈور سے مربوط کرنے سے سامان کی ترسیل کا وقت اور لاگت کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ فارماسیوٹیکل، زرعی ٹیکنالوجی، پانی کی بچت، اہم معدنیات اور گرین انرجی بھی تعاون کے بڑے امکانات رکھتے ہیں۔ ازبکستان کے پاس گرین اکانومی کے لیے اہم سمجھی جانے والی 32 اقسام کی معدنیات کے ذخائر موجود ہیں، جبکہ بھارت الیکٹرانکس، بیٹریوں، الیکٹرک گاڑیوں اور قابل تجدید توانائی کے لیے اپنی سپلائی چین کو متنوع بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت اور ازبکستان کے درمیان بڑھتی قربت جنوبی اور وسطی ایشیا کو جوڑنے والی ایک اہم اسٹریٹجک شراکت داری کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ ایک طرف بھارت عالمی معیشت اور سیاست میں اپنی حیثیت مضبوط کر رہا ہے۔

بھارت ۲۰۴۷ تک ۱۰۰ گیگاواٹ جوہری توانائی کی صلاحیت کا ہدف

ہندوستان نے جارحانہ طور پر اپنی جوہری توانائی کی صلاحیت کی توسیع کو تیز کیا ہے

نئی دہلی: طویل مدتی قومی توانائی کی آزادی کو محفوظ بنانے اور خالص صفر آب و ہوا کے پرعزم وعدوں کو پورا کرنے کے لیے، ہندوستان نے جارحانہ طور پر اپنی جوہری توانائی کی صلاحیت کی توسیع کو تیز کیا ہے۔ جمعہ کو جاری کردہ ایک سرکاری فیکٹ شیٹ کے مطابق، ملک منظم طریقے سے 2047 تک 100 گیگاواٹ (جی ڈبلیو) جوہری توانائی کی صلاحیت کے حصول کے بلند حوصلہ جاتی ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے، یہ اقدام قومی توانائی کے گرڈ کو متنوع بنانے اور کوئلے اور درآمد شدہ فوسل ایندھن پر انحصار کو کافی حد تک کم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ قابل اعتماد، کم کاربن بیس لوڈ پاور کے ساتھ بڑھتی ہوئی گھریلو بجلی کی طلب کو پورا کرنے کے لیے ہندوستان کا جوہری بنیادی ڈھانچہ غیر معمولی رفتار سے پھیل رہا ہے۔ فیکٹ شیٹ کے مطابق اس وقت ملک بھر میں 24 نیوکلیئر پاور ری ایکٹر کام کر رہے ہیں، جو 8.78 گیگاواٹ کی مجموعی نصب صلاحیت پیدا کر رہے ہیں۔ 7.5 گیگاواٹ کی مشترکہ صلاحیت کے ساتھ نو نئے ری ایکٹرز پر کام تیزی سے جاری ہے۔ مرکزی حکومت نے دو 500 میگاواٹ فاسٹ بریڈر ری ایکٹرز (ایف بی آر) کے لیے ابتدائی پروجیکٹ گرین لائٹس کے ساتھ ساتھ 10 مقامی پریشرائزڈ ہیوی واٹر ری ایکٹرز (پی ایچ ڈبلیو آر) کے قیام کی باضابطہ منظوری دے دی ہے۔ ہندوستان کا جوہری توانائی پروگرام مکمل تکنیکی خود انحصاری کی ایک طویل مدتی حکمت عملی پر مبنی ہے، جو ایندھن کی عالمی پابندیوں کو نظرانداز کرنے اور ملک کے وسیع گھریلو معدنی ذخائر سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ ملک ایک منفرد ساختہ تین مراحل پر مشتمل نیوکلیئر پاور پروگرام کی پیروی کرتا ہے، جسے یورینیم پر مبنی ایندھن کے چکروں سے ہندوستان کے تھوریم کے وافر ذخائر کو استعمال کرنے کے لیے بتدریج، ہموار منتقلی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ مزید برآں، ہندوستان کا شمار قوموں کے ایک اشرافیہ گروپ میں ہوتا ہے جس کے پاس جدید وٹریفکیشن ٹیکنالوجی ہے۔ یہ خصوصی عمل محفوظ طریقے سے اعلیٰ سطح کے تابکار فضلے کو مستحکم شیشے کی شکلوں میں تبدیل کرتا ہے، محفوظ طویل مدتی اسٹوریج، نقل و حمل، اور ماحولیاتی تصرف کو یقینی بناتا ہے۔ تیز رفتار اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ بجلی کی مانگ بڑھنے کے ساتھ، جوہری توانائی ہندوستان کی طویل مدتی توانائی کی حکمت عملی کے سنگ بنیاد کے طور پر ابھری ہے۔ مسلسل، چوبیس گھنٹے، کم کاربن بجلی فراہم کر کے، جوہری پیداوار کی توسیع براہ راست قومی توانائی کی سلامتی کو تقویت دیتی ہے، کاربن کے اخراج کو کم کرتی ہے، اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہندوستان اپنے پاور گرڈ کو جدید بناتے ہوئے اپنے بین الاقوامی آب و ہوا کے وعدوں کو پورا کرنے کے لیے مضبوطی سے راستے پر گامزن رہے۔

پی ایم سوانِدھی یوجنا خواتین کاروباریوں کو نئی طاقت دے رہی ہے

ہر روز صبح سے شام تک لاکھوں خواتین ہمارے شہروں اور قصبوں کی سڑکوں پر اپنے کاموں میں مصروف رہتی ہیں

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو ملک کی معیشت میں خواتین کے بڑھتے ہوئے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پی ایم سوانِدھی یوجنا لاکھوں خواتین کاروباریوں کو نئی طاقت فراہم کر رہی ہے، جو خواتین کو بااختیار بنانے کے ایک ایسے پہلو کی نشاندہی کرتی ہے جس پر اکثر بحث نہیں کی جاتی ہے۔ اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات کے 137 ویں ایپی سوڈ سے خطاب کرتے ہوئے، وزیراعظم نے نشاندہی کی کہ پی ایم سوانِدھی اسکیم کے استفادہ کنندگان میں سے تقریباً 46 فیصد خواتین ہیں۔ ہر روز صبح سے شام تک لاکھوں خواتین ہمارے شہروں اور قصبوں کی سڑکوں پر اپنے کاموں میں مصروف رہتی ہیں۔ کچھ سبزیاں بیچتی ہیں، کچھ پھل، کوئی چائے کے سٹال لگاتی ہیں، جب کہ کچھ پھول، چراغاں اور پوجا کا سامان بیچتی ہیں۔ کئی بار صرف سرمائے کی کمی ان کے کاروبار کو آگے بڑھنے سے روکتی ہے۔ لیکن اب ایسی لاکھوں مائیں بہنیں یو پی ایم کی نئی طاقت حاصل کر رہی ہیں۔ خواتین کو بااختیار بنانے پر اتنی بحث نہیں کی جاتی جتنی ہونی چاہیے۔ وزیراعظم نے مزید کہا، پی ایم سونِدھی اسکیم کے استفادہ کنندگان میں سے تقریباً 46 فیصد خواتین ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ملک بھر میں تقریباً 35 لاکھ خواتین اس اسکیم میں شامل ہو کر اپنے کاروبار کو آگے بڑھا رہی ہیں۔ نشریات کے دوران، وزیراعظم نے ان خواتین کی کئی متاثر کن کہانیاں شیئر کیں جنہوں نے ہمت اور حکومت کی مدد سے اپنی زندگیاں بدل دیں۔ انہوں نے غازی آباد سے تعلق رکھنے والی ببیتا شرما کی مثال دی، جو سڑک کے کنارے ایک اسٹال سے مستقل دکان میں تبدیل ہو گئیں۔ ببیتا جی پوجا کا سامان بیچنے کا ایک چھوٹا سا اسٹال چلاتی تھیں۔ محنت کی کوئی کمی نہیں تھی، لیکن اپنے کاروبار کو بڑھانے کے لیے انھیں سرمائے کی ضرورت تھی۔ انھیں پی ایم سوانِدھی کے ذریعے مالی مدد ملی۔ اس کے نتیجے میں، انھوں نے اپنے اسٹال پر اسٹاک بڑھایا۔ اس کا سڑک کے کنارے کا چھوٹا اسٹال آہستہ آہستہ ایک مناسب دکان میں تبدیل ہو گیا۔ اسی طرح، وزیراعظم نے بنگلورو سے تعلق رکھنے والے ٹی ایس ننگما کے سفر پر روشنی ڈالی، جو اپنے شوہر کے ساتھ ایک چھوٹا سا کھانا شاپ چلاتی ہیں۔ ننگما جی کو پی ایم سونِدھی سے بھی تعاون حاصل ہوا۔ اس نے اپنی ٹوکری کو بہتر بنایا، بڑی تعداد میں سامان خریدنا شروع کیا، اور اپنے مینو میں کئی نئی اشیاء شامل کیں۔ آج، وہ اپنے تین بچوں کو بہتر تعلیم فراہم کرنے کے قابل ہیں۔

وزیر خزانہ سیتارامن نے بھارت کو

امریکی کاروباری رہنماؤں کیلئے عالمی مرکز کے طور پر پیش کیا

شکاگو: وزیرخزانہ نرملا سیتارمن نے زراعت اور مہمان نوازی سے لے کر مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی تک کے شعبوں میں امریکہ میں کاروباری رہنماؤں سے ملاقات کی، انہیں ہندوستان میں اپنے کاموں اور سرمایہ کاری کو بڑھانے کے مواقع تلاش کرنے کی دعوت دی۔ سیتارامن نے شیلڈ اے آئی کے شریک بانی اور صدر برینڈن تسینگ سے ملاقات کی۔ حیات کے صدر اور سی ای او مارک ایس ہوپلامازین اور لوکا زرامیلا، ایگزیکٹیو نائب صدر اور مونڈ یلیز انٹرنیشنل کے سی او او سے شکاگو میں ملاقات کی۔ تسینگ کے ساتھ میٹنگ میں شیلڈ AI کی ہندوستان کے ساتھ مصروفیت اور AI سے چلنے والی خودمختاری، بغیر پائلٹ کے نظام اور اگلی نسل کی دفاعی ٹیکنالوجیز بشمول تحقیق اور ترقی، ٹیکنالوجی کی ترقی، شریک ترقی اور مشترکہ پیداوار میں تعاون کو گہرا کرنے کے مواقع پر توجہ مرکوز کی گئی۔ پٹولا والا کے ساتھ بات چیت میں اے ڈی ایم کی ہندوستان کے ساتھ دیرینہ وابستگی اور زراعت، خوراک، غذائیت، ٹیکنالوجی اور پائیدار قدر کی زنجیروں میں اپنی مصروفیت کو گہرا کرنے کے مواقع کا احاطہ کیا گیا۔ سیتارمن نے ہندوستان میں اے ڈی ایم کی سرمایہ کاری کا خیرمقدم کیا، جس میں کسانوں کے ساتھ اس کی شراکت داری کو بڑھانا، فارمر پروڈیوسر تنظیموں کے ساتھ مشغولیت اور بنگلورو میں اس کی عالمی ٹیکنالوجی اور AI صلاحیتوں کا قیام شامل ہے۔ بات چیت میں بھارت کے لیے اے ڈی ایم کے کاموں کے لیے ایک عالمی مرکز کے طور پر کام کرنے کے مواقع بھی تلاش کیے گئے۔ ہوپلامازین کے ساتھ بات چیت میں حیاتکی ہندوستان کے ساتھ مسلسل وابستگی اور ملک کے سیاحت اور مہمان نوازی کے شعبے کے ترقی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہونے پر اپنی موجودگی کو مزید وسعت دینے کے مواقع کا احاطہ کیا گیا۔ سیتارمن نے ہندوستان کے بہتر ہوتے ہوئے کنیکٹیویٹی اور بنیادی ڈھانچے پر روشنی ڈالی، جو نئے سیاحتی اور تجارتی مقامات کو کھول رہے ہیں، جس میں ٹائر-II اور III شہر اقتصادی سرگرمیوں اور سفر کے اہم مراکز کے طور پر ابھر رہے ہیں۔

بھارت اور چلی نے جامع اقتصادی

شراکت داری پر بات چیت کو تیز کیا

سینٹیاگو / نئی دہلی: تجارت اور صنعت کی وزارت کے مطابق، بھارت اور چلی نے 26 اگست کو سینٹیاگو میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی دوطرفہ میٹنگ کے دوران مجوزہ جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (CEPA) پر بات چیت کو آگے بڑھایا۔ تجارت وصنعت کے سکریٹری راجیش اگروال نے تجارتی مذاکرات کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے جمہوریہ چلی کی بین الاقوامی اقتصادی تعلقات کی نائب وزیر پاؤلا ایسٹیوز وائنسٹائن سے ملاقات کی۔ وزارت نے ایک ریلیز میں کہا کہ ملاقات میں بات چیت کو تیز کرنے اور دوطرفہ تجارت کے لیے ایک جامع فریم ورک قائم کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ بات چیت کے دوران، ہندوستانی وفد نے دوطرفہ اقتصادی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے کھلے پن، پائیدار مشغولیت اور متوازن نقطہ نظر کے لیے ملک کے عزم کا اعادہ کیا۔ دونوں ممالک میں کاروباری اداروں اور شہریوں کے لیے عملی تجارتی نتائج پیدا کرنے پر توجہ مرکوز رکھی گئی۔ دوطرفہ تعلقات کی بنیاد پر خطاب کرتے ہوئے، دونوں فریقوں نے کہا کہ گلوبل ساؤتھ کے رکن کے طور پر دونوں ممالک کی مشترکہ شناخت، مشترکہ اسٹریٹجک وژن کے ساتھ، اقتصادی تعلقات کی حمایت کرتی ہے۔ "گلوبل ساؤتھ کے ممبروں کے طور پر ہندوستان اور چلی کی مشترکہ شناخت، ان کے مشترکہ اسٹریٹجک نقطہ نظر کے ساتھ، دوطرفہ اقتصادی تعاون کو گہرا کرنے اور مشترکہ خوشحالی کو آگے بڑھانے کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ دونوں وفود نے تجارتی فریم ورک کے ذریعے موجودہ دوطرفہ تعلقات کو وسعت دینے کی ضرورت کو نوٹ کیا۔ انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مجوزہ معاہدہ اہم شعبوں میں تجارتی مفادات کو مؤثر طریقے سے پورا کرے گا۔ دونوں فریقوں نے مضبوط اور بڑھتے ہوئے ہندوستان۔ چلی تعلقات کی تعمیر کی اہمیت پر زور دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ سیپا مشترکہ مقاصد اور خواہشات کو دونوں طرف کے کاروبار کے لیے ٹھوس اور تجارتی لحاظ سے بامعنی مواقع میں تبدیل کرے۔

ہر گھر ترنگا مہم معاشرے کو ایک ساتھ جوڑتی ہے

قوم کے ساتھ تعلق کو گہرا کرتی ہے: مودی

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو ہر گھر ترنگا مہم کے دوران دکھائے گئے حب الوطنی کے جذبے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی کوششیں سماج کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہیں اور قوم کے ساتھ تعلق کو گہرا کرتی ہیں۔ ہر گھر ترنگا مہم ایک ملک گیر اقدام ہے جو شہریوں کو یوم آزادی منانے کے لیے قومی پرچم گھر گھر لانے اور اسے لہرانے کی ترغیب دیتا ہے۔ 2026 کی مہم قومی گیت وندے ماترم کی 150 ویں سالگرہ کے لیے وقف تھی۔ اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات کے 137 ویں ایپی سوڈ سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، اگست کے مہینے میں ہمیں اپنے چاروں طرف حب الوطنی کے بہت سے مختلف رنگ دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس دوران ہر فرد کے ذہن میں حب الوطنی کا جذبہ اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ قومی ہینڈلوم ڈے اور قومی یوم القدس کے موقعوں پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا۔ یادگاری دن یوم آزادی اور قومی خلائی دن ہر ملک کو فخر سے بھر دیتے ہیں۔ ہر گھر ترنگا مہم اس جذبے کو مزید مضبوط کرتی ہے۔ یہ سال اور بھی خاص ہو گیا ہے کیونکہ یہ وندے ماترم کی 150 ویں سالگرہ کے موقع پر ہے۔ اس بار 8 کروڑ سے زیادہ ترنگا سیلفیز اپ لوڈ کی گئیں۔

بھارت کو آب و ہوا کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے پائیداری سے منسلک سرمایہ کاری کی پیمائش کرنے کی ضرورت ہے: سی آئی آئی

نئی دہلی: آئی آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق، بھارت کو ملک کے آب و ہوا اور ترقی کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے پائیداری سے منسلک سرمایہ کاری کو تیزی سے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ سی آئی آئی انڈیا سسٹین ایبلٹی ٹاسک فورس 2026 نے کہا کہ اہم رکاوٹیں فی الحال ہندوستان میں پائیدار ترقی میں رکاوٹ ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "پائیدار" یا "منتقلی" سرگرمیوں کے بارے میں تقسیم شدہ تعریفیں ہیں، جو سرمایہ کاروں کے لیے الجھن پیدا کرتی ہیں۔ اس نے نوٹ کیا کہ رپورٹ کردہ ڈیٹا کے معیار کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ انکشافات تیار اور متحرک ہیں۔ ٹاسک فورس نے ایک قابل اعتبار کاربن مارکیٹ بنانے کی سفارش کی ہے اور، جہاں حکومت خاص طور پر نامزد جی ایف آئی سے منسلک پبلک ریونیو میکانزم قائم کرتی ہے، اہل آب و ہوا اور منتقلی کی سرمایہ کاری کے لیے گرین فنانس انسٹی ٹیوشن کے ذریعے ایک شفاف فنانسنگ کا راستہ تیار کرتی ہے۔ اس نے متناسب، مفید پائیداری کی رپورٹنگ اور انٹرپرائز کی منتقلی کی منصوبہ بندی کو وسیع کرنے کی بھی سفارش کی ہے، جس کا آغاز بڑے، زیادہ اخراج کرنے والی اور تجارت سے ظاہر ہونے والی ہستیوں سے ہوتا ہے اور رپورٹنگ کی صلاحیت کے پختہ ہوتے ہی اس میں توسیع ہوتی ہے۔ صنعتی ادارہ کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (CII) نے ہندوستانی کاروباری اداروں کو ان کے پائیدار ترقی کے سفر میں مدد کرنے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی انڈیا سسٹین ایبلٹی ٹاسک فورس تشکیل دی ہے۔ ٹاسک فورس کاروباری، پالیسی سازی، اور تعلیمی پس منظر سے تعلق رکھنے والے سینئر نمائندوں پر مشتمل ہے۔

بھارت کا چوتھا طیارہ 11 ٹن امدادی سامان لے کر نیپال پہنچا

نئی دہلی: ہندوستان کا چوتھا طیارہ اتوار کو امدادی سامان کی چوتھی کھیپ لے کر کاٹھمانڈو پہنچا اور آفت زدہ ملک نیپال کے لوگوں کی مدد کے لیے یہ سامان وہاں کی حکومت کے حوالے کر دیا۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے ایکس پر لکھا، 11 ٹن امدادی سامان لے کر ہندوستان کی چوتھی پرواز کاٹھمانڈو پہنچ گئی ہے۔ یہ پرواز نیپال میں جاری بچاؤ اور امدادی کاموں میں مدد کے لیے ضروری سامان اور تکنیکی صلاحیتیں لے کر آئی ہے۔ اس میں سرچ اور ریسکیو آپریشن کے لیے آلات کے ساتھ ایک ٹنل ٹیکنیکل ٹیم، ڈی این اے کے تجزیے کے لیے فارینسک ماہرین کی ایک ٹیم نیز کمبل، سلیپنگ بیگ، ترپال، پلاسٹک شیٹ اور ہائیجین کٹ جیسا امدادی سامان شامل ہے۔ واضح رہے کہ نیپال کے رسوا اور آس پاس کے علاقوں میں بھوٹے کوشی ندی میں 26 اگست کی صبح اچانک آئے تباہ کن سیلاب میں اب تک تقریباً 724 افراد کی لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں اور سینکڑوں لوگ لاپتہ ہیں۔ لاپتہ افراد میں غیر ملکی شہری اور سیکورٹی اہلکار بھی شامل ہیں۔ سیلاب نے تین اضلاع میں زبردست تباہی مچائی ہے۔

تعلیمی، تربیتی، انتظامی اور مالی امور کا تفصیلی جائزہ

جامعہ خلفاء راشدین، پورنیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

پورنیہ: جامعہ خلفاء راشدین، پورنیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ کا اہم اور بامقصد اجلاس جامعہ کے احاطے میں منعقد ہوا، جس میں مجلس شوریٰ کے معزز اراکین، منتظمین، اساتذہ کرام اور مختلف شعبہ جات کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ بعدازاں ناظمِ اجلاس نے مجلس کے اغراض و مقاصد اور گزشتہ سال کی کارکردگی کے جائزے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں جامعہ کے تعلیمی و تربیتی نظام، طلبہ کی کارکردگی، اساتذہ کی خدمات، انتظامی امور، تعمیر و ترقی، مالی معاملات اور مستقبل کے منصوبوں پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس کا اہم حصہ مختلف شعبہ جات کی سالانہ کارکردگی رپورٹس تھیں۔ متعلقہ ذمہ داران نے اپنے اپنے شعبے کی کارکردگی، حاصل شدہ نتائج، درپیش مسائل اور آئندہ کے منصوبوں سے مجلس کو آگاہ کیا۔ اراکین شوریٰ نے رپورٹس کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی قیمتی آراء، تجاویز اور رہنمائی پیش کی۔ مجلس میں اس امر پر خصوصی زور دیا گیا کہ جامعہ کے بنیادی مقصد دینی تعلیم کے ساتھ طلبہ کی اخلاقی، فکری، علمی اور عملی تربیت کو مزید مؤثر بنایا جائے، تاکہ فارغین جامعہ معاشرے کی دینی رہنمائی کے ساتھ ساتھ ایک ذمہ دار اور باکردار شہری کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے سکیں۔ اجلاس میں جامعہ کے تعلیمی معیار کو مزید بلند کرنے، نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کو بہتر بنانے، طلبہ کے اندر مطالعہ، تحقیق اور علمی ذوق پیدا کرنے، اساتذہ کی تربیت و کارکردگی کو مضبوط بنانے اور جامعہ کے نظم و ضبط کو مزید مستحکم کرنے کے سلسلے میں اہم تجاویز پیش کی گئیں۔ ارکان شوریٰ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بدلتے ہوئے تعلیمی و سماجی حالات کے پیش نظر دینی تعلیم کے ساتھ طلبہ کو عصر حاضر کے علمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا بھی ضروری ہے، تاکہ وہ مستقبل میں ملت و معاشرے کی مؤثر قیادت اور رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔ مجلس میں جامعہ کے مالی معاملات، سالانہ آمد و خرچ، ضروریات اور آئندہ کے مالی منصوبوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ جامعہ کے تعلیمی و تعمیراتی منصوبوں اور دیگر ضروریات کے لیے وسائل کی فراہمی اور مالی نظم و شفافیت کو مزید بہتر بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ارکان شوریٰ نے جامعہ کے نظم و نسق میں باہمی مشاورت، ذمہ داری اور شفافیت کو بنیادی اصول قرار دیتے ہوئے انتظامیہ کی رہنمائی اور تعاون جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اجلاس میں جامعہ کی مزید ترقی، تعلیمی معیار میں بہتری، طلبہ کی تربیت، بنیادی سہولیات کی توسیع اور مستقبل کے مختلف منصوبوں کے حوالے سے متعدد اہم تجاویز پر غور کیا گیا اور ضروری امور میں مناسب فیصلے کیے گئے۔ ارکانِ مجلس نے جامعہ کی گزشتہ کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ خلفاء راشدین، پورنیہ صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں بلکہ دینی علم، اخلاقی تربیت اور صالح معاشرے کی تشکیل کا ایک اہم مرکز ہے۔ اس کے مشن کو مزید آگے بڑھانے کے لیے اساتذہ، منتظمین، سرپرستان طلبہ، معاونین اور اہل خیر کا باہمی تعاون انتہائی اہم ہے۔ اجلاس میں جامعہ کی ترقی و استحکام کے لیے اجتماعی جدوجہد، باہمی مشاورت اور اخلاص کو آئندہ کا بنیادی لائحہ عمل قرار دیا گیا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

دو گھنٹے ۵۱ منٹ میں ۴۲ کلومیٹر کی دوڑ مکمل

بھاگیرتھی نے حیدرآباد میراتھن میں لہرایا پرچم

دور دراز پہاڑی گاؤں سے نکل کر قومی سطح پر اپنی شناخت بنانے والی بھاگیرتھی کی کامیابی اس بات کی مثال ہے کہ مضبوط عزم اور مسلسل محنت کے ذریعے مشکل حالات کو بھی شکست دی جا سکتی ہے۔ دیہی ماحول اور محدود وسائل کے باوجود انہوں نے اپنی محنت اور لگن کے بل بوتے پر میراتھن کی دنیا میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ اتراکھنڈ کے چمولی ضلع کے سرحدی علاقے وان گاؤں کی بیٹی بھاگیرتھی بشت نے ایک بار پھر ریاست کا نام روشن کیا ہے۔ 24 سالہ بھاگیرتھی نے حیدرآباد میں منعقدہ میراتھن مقابلے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 42 کلومیٹر کی دوڑ صرف 2 گھنٹے 51 منٹ میں مکمل کی اور دوسرا مقام حاصل کیا۔

ان کی اس کامیابی سے اتراکھنڈ کے دیو بھومی خطے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دور دراز پہاڑی گاؤں سے نکل کر قومی سطح پر اپنی شناخت بنانے والی بھاگیرتھی کی کامیابی اس بات کی مثال ہے کہ مضبوط عزم اور مسلسل محنت کے ذریعے مشکل حالات کو بھی شکست دی جا سکتی ہے۔ دیہی ماحول اور محدود وسائل کے باوجود انہوں نے اپنی محنت اور لگن کے بل بوتے پر میراتھن کی دنیا میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ ان کی کامیابی علاقے کی دیگر بیٹیوں کے لیے بھی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بن گئی ہے۔ بھاگیرتھی کے کوچ سنیل شرما کا تعلق ہماچل پردیش کے سرمور سے ہے۔ بین الاقوامی سطح کے میراتھن ایتھلیٹ سنیل شرما نے بتایا کہ بھاگیرتھی مسلسل سخت محنت اور مکمل نظم و ضبط کے ساتھ تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ وہ اس سے قبل ایران میں منعقدہ 42 کلومیٹر کی میراتھن میں بھی بھارت کی نمائندگی کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ بھاگیرتھی نے ملک کے مختلف حصوں میں منعقد ہونے والے کئی میراتھن مقابلوں میں حصہ لیا ہے اور متعدد مواقع پر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کی مسلسل کامیابیاں ان کی محنت اور کھیل کے تئیں سنجیدگی کو ظاہر کرتی ہیں۔ کوچ سنیل شرما کے مطابق بھاگیرتھی کا مقصد صرف قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں تمغے جیتنا نہیں ہے۔ ان کا سب سے بڑا خواب اولمپک کھیلوں میں بھارت کی نمائندگی کرنا اور میراتھن میں گولڈ میڈل جیتنا ہے۔ وہ اپنی کارکردگی کے ذریعے ملک کا نام پوری دنیا میں روشن کرنا چاہتی ہیں۔ کوچ کا کہنا ہے کہ بھاگیرتھی میں قدرتی صلاحیت کے ساتھ سخت محنت کرنے کا جذبہ بھی موجود ہے۔ مشکل حالات سے نکل کر اس مقام تک پہنچنا ان کی مضبوط قوت ارادی اور عزم کی واضح مثال ہے۔

میسی ایونٹ کے ٹکٹوں کی رقم واپس کی جائے گی، وزیر اعلیٰ کا اعلان

حالیہ برسوں میں اولمپکس، ایشیائی کھیلوں یا قومی ٹیموں میں مغربی بنگال کی شرکت تقریباً نہ کے برابر رہی

بنگال کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ''حالیہ برسوں میں اولمپکس، ایشیائی کھیلوں یا قومی ٹیموں میں مغربی بنگال کی شرکت تقریباً نہ کے برابر رہی، جبکہ اڈیشہ اور جھارکھنڈ جیسی ریاستیں اپنے کھلاڑی بھیجتی ہیں۔'' مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری نے لیونل میسی سے متعلق ہنگامے کا ذکر کرتے ہوئے بڑا بیان دیا۔ انہوں نے کہا کہ 'یوا بھارتی اسٹیڈیم' میں میسی کے پروگرام میں بد انتظامی کے لیے ٹکٹ خریدنے والے 33000 شائقین کو ریاست کے کھیل بجٹ سے رقم واپس کی جائے گی۔ 'وزارڈ آف ہاکی' میجر دھیان چند کی سالگرہ کے موقع پر عبنا میں منعقد نیشنل اسپورٹس ڈے کی تقریب میں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے شوبھیندو ادھیکاری نے کہا کہ ''میسی کے بہت سے مداح ہیں۔ انہوں نے 4000 اور 6000 روپے کے ٹکٹ خریدے تھے۔ میری خواہش ہے کہ ان 33000 کھیل شائقین کی رقم واپس کی جائے۔ میں نے اندرونی طور پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں ایسا کر پاؤں گا۔'' واضح رہے کہ لیونل میسی 13 دسمبر 2025 کو کولکاتا کے 'یوا بھارتی اسٹیڈیم' آئے تھے، لیکن پروگرام میں کافی بدنظمی ہوئی تھی۔ اس بدنظمی کے لیے ترنمول کانگریس حکومت میں کھیل کے وزیر اروپ بسواس کی حد سے زیادہ مداخلت کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ حالانکہ اس دن اسٹیڈیم میں موجود شائقین نے ٹکٹوں کی رقم واپس کرنے کا مطالبہ کیا تھا، لیکن یہ مطالبہ اب تک پورا نہیں ہوا ہے۔ ہفتے کے روز منعقدہ اس تقریب میں سابق ہاکی کھلاڑی گربخش سنگھ، کھیل کے وزیر اندرنیل خان، آل انڈیا فٹ بال فیڈریشن کے صدر کلیان چوبے اور دیگر افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر بہترین کھلاڑیوں کو اعزاز سے نوازا گیا اور انہیں تقرری نامے بھی سونپے گئے۔ کھیل کے شعبے کو نظر انداز کرنے پر سابق حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ''آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ جن کھلاڑیوں کو آج تقرری نامے ملے ہیں، ان میں سے کئی کے کاغذات 11 برس سے وزیر اعلیٰ کے دفتر میں دھول پھانک رہے تھے۔'' بنگال کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حالیہ برسوں میں اولمپکس، ایشیائی کھیلوں یا قومی ٹیموں میں مغربی بنگال کی شرکت تقریباً نہ ہونے کے برابر رہی ہے، جبکہ اڈیشہ اور جھارکھنڈ جیسی ریاستیں اپنے کھلاڑی بھیجتی ہیں۔ بنگال میں صلاحیت، سمجھ بوجھ موجود ہے، لیکن ضروری سسٹم، اقدامات اور سیاسی عزم کی کمی ہے۔ ہر کھیل کے شعبے یا تنظیم پر سیاست کا کنٹرول کیوں ہونا چاہیے؟ اس بار جو تبدیلی آئے گی، وہ اسی نظام کو مکمل طور پر بدل دے گی، ہم یہ یقینی بنائیں گے کہ ایسا ہو۔ بھارتی ریاست مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ نے لیونل میسی کے متنازع کولکتہ ایونٹ کے 33 ہزار شائقین کو ٹکٹوں کی رقم (ریفنڈ) واپس کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ رقم ریاست کے کھیلوں کے بجٹ سے ادا کی جائے گی، جس کے لیے اندرونی کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ایونٹ کا پس منظر: ارجنٹائن کے اسٹار فٹبالر لیونل میسی نے گزشتہ سال 13 دسمبر کو کولکتہ کے یوا بھارتی اسٹیڈیم کا دورہ کیا تھا۔ بدنظمی اور عوامی غصہ: تقریب کے دوران شدید بد انتظامی، ہنگامہ آرائی اور انتظامات میں ناقصی دیکھی گئی تھی۔ شائقین میسی کی محض مختصر موجودگی اور خراب انتظامات کی وجہ سے اس دن سے ہی رقم واپسی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ سیاسی اثرات: اس بد انتظامی کا الزام اس وقت کے وزیر کھیل اروپ بسواس پر عائد کیا گیا تھا، جنہوں نے بعد میں شدید تنقید کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

سی پی ایل: 'ٹرینباگو نائٹ رائیڈرز' نے مایہ ناز آل راؤنڈر ڈوین براوو کی نمبر ۴۷ جرسی ریٹائر کردی

ڈوین براوو اب بین الاقوامی اور لیگ کرکٹ سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ سی پی ایل میں براوو نے 107 میچ کھیلے اور 129 وکٹیں حاصل کیں۔ وہ سی پی ایل کی تاریخ کے تیسرے سب سے کامیاب گیند باز ہیں۔ ٹرینباگو نائٹ رائیڈرز نے نمبر 47 کی جرسی ریٹائر کر دی ہے۔ ویسٹ انڈیز کے عظیم آل راؤنڈر ڈوین براوو ٹرینباگو نائٹ رائیڈرز (ٹی کے آر) کے لیے کھیلتے ہوئے یہی جرسی پہنتے تھے۔ براوو کی خدمات کو دیکھتے ہوئے ان کی جرسی کو ریٹائر کیا گیا ہے۔ وہ سی پی ایل کے پہلے کھلاڑی ہیں جن کی جرسی ریٹائر کی گئی ہے۔ نائٹ رائیڈرز گروپ کے سی ای او وینکی میسور نے ایک تقریب میں کہا کہ ''نائٹ رائیڈرز اور سی پی ایل میں ڈوین براوو کی خدمات کو الفاظ یا اعداد میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ نمبر 47 کو ریٹائر کرنا براوو کی وراثت کو فرنچائز کے ساتھ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھنے کے مترادف ہے۔ سی پی ایل کی تاریخ میں یہ اعزاز حاصل کرنے والا پہلا کھلاڑی بننے کے لیے براوو سے زیادہ موزوں کوئی کھلاڑی نہیں ہو سکتا۔'' واضح رہے کہ ڈوین براوو اب بین الاقوامی اور لیگ کرکٹ سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ سی پی ایل میں براوو نے 107 میچ کھیلے اور 129 وکٹیں حاصل کیں۔ براوو سی پی ایل کی تاریخ کے تیسرے سب سے کامیاب گیند باز ہیں۔ سنیل نارائن 139 وکٹوں کے ساتھ پہلے اور عمران طاہر 135 وکٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔

جو کچھ بھی عمران خان کو درکار ہو انہیں مہیا کیا جانا چاہیئے: سابق کرکٹر معین خان

سابق کرکٹر نے ایک بیان میں کہا کہ جیل میں قید عمران خان کو جو بھی درکار ہو بحیثیت سابق وزیر اعظم، بحیثیت پاکستانی شہری انہیں مہیا کیا جانا چاہیئے

معین خان نے سنیچر کو سابق پاکستانی کھلاڑیوں کی اس صف میں اپنا تازہ نام شامل کیا جنہوں نے حکام سے مطالبہ کیا کہ عمران خان کو اڈیالہ جیل میں مناسب طبی سہولت فراہم کی جائے۔ ۷۳ سالہ عمران خان ۲۰۲۳ء سے بدعنوانی معاملے میں سزا پانے کے بعد راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں بند ہیں۔ ان کی جاری نظر بندی اور صحت کے حوالے سے خدشات نے ان کے اہل خانہ اور متعدد سابق بین الاقوامی کرکٹر کی تنقید کو جنم دیا ہے۔ معین نے ایک ویڈیو میں کہا، ''ہمارے کپتان عمران خان، جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں، اس وقت اڈیالہ جیل میں ہیں، اور ان کی حالت اس وقت کافی خراب ہے۔ ایک بار پھر، میں حکام، پاکستان کی حکومت اور اڈیالہ جیل چلانے والے تمام افراد سے گزارش کروں گا۔ میری درخواست ہے کہ ہمارے کپتان کے حق، بحیثیت سابق وزیر اعظم، بحیثیت پاکستانی شہری، طبی سہولت کے ان کے حق کا احترام کیا جائے۔ جو کچھ بھی انہیں درکار ہو، اس کا انتظام کیا جائے۔ اس کے علاوہ، میں دوسرے کرکٹرز سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ بول کر ان کی حمایت کی آواز بلند کریں۔ پاکستانی کرکٹ میں عمران خان کا کردار بے حد ہے اور ہم سب نے جو ان کے دور میں کھیلے، ان سے بہت کچھ سیکھا۔ انہوں نے پاکستانی کرکٹ کو بہت کچھ دیا ہے۔'' دوسری جانب، پاکستان کے بیٹنگ لیجنڈ جاوید میاں داد بھی اپنے دیرینہ ساتھی اور سابق کپتان عمران خان کی قید کے بارے میں بات کرتے ہوئے آنسو بہا کر رہ گئے۔ میاں داد، جنہوں نے ۱۹۷۵ء اور ۱۹۹۶ء کے درمیان چھ عالمی کپ کھیلے، نے اصرار کیا کہ خان بدعنوان نہیں ہیں اور ان کی رہائی کی اپیل کی۔ علاوہ ازیں جمعرات کو، خان کے بیٹے سلیمان اور قاسم دوسرے ٹیسٹ (انگلینڈ اور پاکستان کے درمیان) کے دوران لارڈز میں مائیکل ایتھرٹن کے ساتھ ایک انٹرویو میں نظر آئے۔ اپنے والد کی بگڑتی ہوئی صحت کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے الزام لگایا کہ ان کے والد کو دن میں تقریباً ۲۳ گھنٹے تنہائی میں رکھا جا رہا ہے۔ اس سے قبل میاں داد نے نیر یوٹیوب چینل پر کہا تھا، ''وہ ایک ایماندار شخص ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں جو بدعنوانی میں ملوث ہوں، ورنہ انہوں نے بہت کچھ کیا ہوتا۔ اگر آپ انہیں چھوڑ دیں گے تو کیا ہوگا؟ کیا وہ کھائیں گے یا کسی کو نقصان پہنچائیں گے؟ وہ بھی کسی کا بیٹا ہے۔ میں ہمیشہ سوچتا ہوں کہ وہ کیا کر رہے ہوں گے۔'' معین خان کا کہنا ہے کہ عمران خان کو جیل میں وہ تمام سہولیات اور طبی نگہداشت فراہم کی جانی چاہئے جس کے وہ بحیثیت ایک سابق وزیر اعظم اور پاکستانی شہری حق دار ہیں۔

ویمنز ایشیا کپ: اٹاپٹو - چیتنا کی شاندار کارکردگی

سری لنکا نے یو اے ای کو ۹ وکٹوں سے روند کر کیا فاتحانہ آغاز

دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے گروپ بی کے مقابلے میں متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کو 9 وکٹوں سے شکست دے دی۔ سری لنکا کی جانب سے 3 وکٹیں حاصل کرنے والی چیتنا ویمکتی کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا، جبکہ کپتان چماری اٹاپٹو نے 9 باؤنڈریز کی مدد سے ناقابل شکست 48 رنز بنائے۔ سری لنکا نے ویمنز ایشیا کپ 2026 میں اپنے سفر کا شاندار آغاز کیا ہے۔ ٹیم نے ہفتہ کو دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے گروپ بی کے مقابلے میں متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کو 9 وکٹوں سے شکست دے دی۔ سری لنکا کی جانب سے 3 وکٹیں حاصل کرنے والی چیتنا ویمکتی کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا، جبکہ کپتان چماری اٹاپٹو نے 9 باؤنڈریز کی مدد سے ناقابل شکست 48 رنز بنائے۔ ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرنے اتری یو اے ای کی ٹیم 19.5 اوورز میں صرف 79 رنز بنا کر آل آؤٹ ہو گئی۔ ٹیم کو اننگز کی چوتھی ہی گیند پر تیرتھا ستیش کی صورت میں پہلا نقصان اٹھانا پڑا، جو بغیر کوئی رن بنائے پویلین لوٹ گئیں۔ صرف 9 رنز کے مجموعی اسکور پر لوانیا کینی بھی 3 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئیں۔ اس کے بعد کپتان ایشا اوجھا نے بینا ہو چندانی کے ساتھ تیسرے وکٹ کے لیے 21 گیندوں پر 19 رنز کی شراکت داری کی۔ ایشا نے 24 گیندوں پر 2 چوکوں کی مدد سے 18 رنز بنائے۔ بینا نے سمایرا دھرنیدھارکا کے ساتھ 10 رنز جوڑے۔ اس کے بعد رنیتھا رجیت نے سمایرا کے ساتھ پانچویں وکٹ کے لیے 18 رنز اور میہول کلکرنی کے ساتھ چھٹی وکٹ کے لیے 11 رنز کی شراکت داری کر کے ٹیم کو کسی طرح 50 رنز کے پار پہنچایا۔ سری لنکا کی جانب سے متالی ایودھیا نے 3.5 اوورز میں صرف 14 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ چیتنا ویمکتی نے 4 اوورز میں 16 رنز دے کر 3 کھلاڑیوں کو پویلین بھیجا۔ سگندھیکا کماری نے بھی 2 وکٹیں حاصل کیں۔ سری لنکا کو جیت کے لیے 80 رنز کا ہدف ملا، جسے اس نے محض 7.5 اوورز میں ایک وکٹ کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ ہدف کے تعاقب میں ایمیشا دلانی نے کپتان چماری اٹاپٹو کے ساتھ پہلے وکٹ کے لیے 35 گیندوں پر 57 رنز کی شاندار شراکت داری کی۔ ایمیشا 18 گیندوں پر 25 رنز بنا کر رن آؤٹ ہو گئیں۔ اس کے بعد اٹاپٹو نے سنجنا کاوندی کے ساتھ دوسرے وکٹ کے لیے صرف 12 گیندوں پر 23 رنز کی ناقابل شکست شراکت داری کرتے ہوئے سری لنکا کو آسان فتح دلا دی۔ کپتان اٹاپٹو نے صرف 25 گیندوں پر 48 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی، جس میں 7 چوکے اور 2 چھکے شامل تھے۔ سنجنا کاوندی 4 گیندوں پر 5 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہیں۔ یو اے ای کی کوئی بھی بولر سری لنکا کی اننگز کے دوران وکٹ حاصل نہیں کر سکی۔ سری لنکا کی اس شاندار جیت نے ویمنز ایشیا کپ 2026 میں اس کے ارادوں کا مضبوط پیغام دے دیا ہے۔

کس نے کیا پہنا اور کیا کھایا، اس کو ہدف تنقید نہیں بنانا چاہیئے: رضا مراد

الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک حکم کے بعد یہ معاملہ قانونی دائرے سے نکل کر سیاسی اور سماجی گفتگو کا موضوع بن گیا ہے

لباس، حجاب اور ذاتی پسند کو لے کر ملک میں ایک بار پھر بحث تیز ہوگئی ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک حکم کے بعد یہ معاملہ قانونی دائرے سے نکل کر سیاسی اور سماجی گفتگو کا موضوع بن گیا ہے۔ وہیں بالی ووڈ میں بھی وقتاً فوقتاً لباس سے متعلق تنازعات سامنے آتے رہے ہیں۔ لباس، حجاب اور ذاتی پسند کو لے کر ملک میں ایک بار پھر بحث تیز ہوگئی ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک حکم کے بعد یہ معاملہ قانونی دائرے سے نکل کر سیاسی اور سماجی گفتگو کا موضوع بن گیا ہے۔ وہیں بالی ووڈ میں بھی وقتاً فوقتاً لباس سے متعلق تنازعات سامنے آتے رہے ہیں۔ ایسے میں یہ سوال اہم ہو گیا ہے کہ اظہار رائے کی آزادی اور ادارہ جاتی نظم و ضبط کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جائے، اور کیا کسی شخص کے لباس اور کھانے پینے کو عوامی بحث کا موضوع بنایا جانا چاہیے؟ انہی معاملات پر بالی ووڈ کے سینئر اداکار رضا مراد نے کھل کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں ہر شخص کو اپنی بات کہنے کا حق ہے، لیکن اس کے ساتھ خود پر قابو رکھنا بھی ضروری ہے۔ ان کے مطابق تنازع پیدا کر کے شہرت حاصل کرنے کے بجائے لوگوں کو اپنے کام، کارکردگی اور سماجی خدمت کے ذریعے پہچان بنانی چاہیے۔ لباس کو لے کر ایک الگ طرح کی بحث چل رہی ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک حکم کے بعد اس معاملے پر سیاسی اور سماجی گفتگو بھی تیز ہو گئی ہے۔ اس پورے معاملے کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں رضا مراد نے کہا کہ دیکھئے، الہ آباد ہائی کورٹ کا ایک حکم آیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ یونیفارم کے ساتھ حجاب نہیں پہننا چاہیے۔ اب یہ جمہوریت ہے۔ جس بچی نے درخواست دائر کی تھی، وہ چاہے تو سپریم کورٹ جا سکتی ہے۔ کئی مرتبہ ہائی کورٹ کے فیصلوں کو سپریم کورٹ نے مسترد کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر اسے لگتا ہے کہ اس کے ساتھ انصاف نہیں ہوا تو سپریم کورٹ کے دروازے اس کے لیے کھلے ہیں۔ سپریم کورٹ جو بھی غیر جانب دار فیصلہ دے، ہمیں اسے قبول کرنا چاہیے۔ آپ کو اپنی بات کہنے اور اپنی جائز بات منوانے کا حق ہے۔ ایک سوال کے جواب میں رضا مراد نے کہا کہ متنازع بات کریں گے تو تنازع پھیلتا جائے گا۔ تنازع کو پھیلانا آج کل ایک رواج بن گیا ہے۔ ایسی متنازع بات کریں جس سے آپ مسلسل خبروں میں رہیں، میں ایسی باتوں پر یقین نہیں رکھتا۔ اگر خبروں میں رہنا ہے تو اپنے کام، کارکردگی اور سماجی خدمت کے ذریعے خبروں میں رہیں، بجائے اس کے کہ کسی کی برائی کر کے یا کسی کے لباس پر بات کر کے شہرت حاصل کی جائے۔

آن لائن نازیبا زبان استعمال کرنے والے شخص نے شویتا تیواری سے معافی مانگی

اداکارہ شویتا تیواری نے سوشل میڈیا پر خواتین کے خلاف استعمال کی جانے والی انتہائی نازیبا اور گالی گلوچ پر مبنی زبان کے خلاف آواز اٹھائی ہے

اداکارہ شویتا تیواری نے سوشل میڈیا پر خواتین کے خلاف استعمال کی جانے والی انتہائی نازیبا اور گالی گلوچ پر مبنی زبان کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ معاملے میں پیش رفت اس وقت ہوئی جب ایک شخص، جس پر مبینہ طور پر قابل اعتراض تبصرے کرنے کا الزام تھا، نے شویتا تیواری سے معافی مانگ لی۔ چند روز قبل شویتا نے سوشل میڈیا پر ایسے کمنٹس اور پیغامات کے اسکرین شاٹس شیئر کیے تھے، جن میں خواتین کے لیے انتہائی توہین آمیز زبان استعمال کی گئی تھی۔ انہوں نے متعلقہ افراد کے انسٹاگرام اکاؤنٹس کا بھی حوالہ دیا اور سوال اٹھایا تھا کہ خواتین کے ساتھ اس طرح کا سلوک کب تک جاری رہے گا۔ شویتا کی پوسٹ کے بعد مہاراشٹر نونرمان سینا (منسے) کی رکن اسنیہل اڈارکر نے اداکارہ سے رابطہ کیا۔ شویتا کے مطابق، اسنیہل نے انہیں بتایا کہ پارٹی خواتین کے خلاف اس طرح کے رویے کی حمایت نہیں کرتی۔ شویتا نے بتایا کہ اسنیہل نے معاملے میں ملوث شخص تک پہنچنے کی کوشش کرنے کے لیے کچھ دن کا وقت مانگا تھا۔ تاہم، تقریباً تین دن کے اندر اسنیہل نے مبینہ طور پر متعلقہ شخص کا فون نمبر شویتا کے ساتھ شیئر کیا۔ اس کے ساتھ اس شخص کی جانب سے ہاتھ سے لکھا ہوا معافی نامہ بھی سامنے آیا، جس میں اس نے اپنے رویے پر معذرت کی۔ شویتا تیواری نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لینے اور متعلقہ شخص تک پہنچنے کی کوشش کرنے پر اسنیہل اڈارکر اور منسے ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔ اداکارہ نے کہا کہ انہیں اس بات کی قدر ہے کہ کسی نے خواتین کے خلاف ہونے والی آن لائن توہین کو سنجیدگی سے لیا۔ اسنیہل نے انہیں یہ یقین دہانی بھی کرائی کہ اگر مستقبل میں انہیں اس طرح کی کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ ان کے ساتھ کھڑی رہیں گی۔ شویتا کے مطابق، جن افراد کا ان کی اصل پوسٹ میں ذکر کیا گیا تھا، وہ منسے کے رکن نہیں تھے، حالانکہ وہ خود کو منسے سربراہ راج ٹھاکرے کے حامی بتاتے تھے۔ شویتا نے معاملے کے وسیع تر پہلو پر بھی بات کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک یا دو افراد کو تلاش کر کے کارروائی کرنا اچھی بات ہے، لیکن اصل سوال یہ ہے کہ ان ہزاروں یا لاکھوں افراد کا کیا ہوگا جو سوشل میڈیا کی اسکرین کے پیچھے چھپ کر خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ اداکارہ کے مطابق، اصل مسئلہ ایسی ذہنیت ہے جس میں کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آن لائن خواتین کے بارے میں کچھ بھی کہہ سکتے ہیں اور انہیں اس کے نتائج کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ انہوں نے زور دیا کہ خواتین کے خلاف آن لائن ہراسانی اور بدسلوکی ایک سنگین مسئلہ ہے اور اس کے خاتمے کے لیے صرف کارروائی کافی نہیں بلکہ لوگوں کی سوچ میں تبدیلی بھی ضروری ہے۔

خوابوں کی طاقت، شیرو کلاسک کیسے بنا بھارتی باڈی بلڈنگ کا گلوبل ہائی وے؟

شیرو کلاسک سابق باڈی بلڈر شیرو آنگریش کی جانب سے قائم کیا گیا ایک بین الاقوامی باڈی بلڈنگ اور فٹنس پلیٹ فارم ہے۔ یہ IFBB پرو لیگ اور NPC ورلڈ وائیڈ سے وابستہ ہے۔

شیرو کلاسک سابق باڈی بلڈر شیرو آنگریش کی جانب سے قائم کیا گیا ایک بین الاقوامی باڈی بلڈنگ اور فٹنس پلیٹ فارم ہے۔ یہ IFBB پرو لیگ اور NPC ورلڈ وائیڈ سے وابستہ ہے۔ شیرو کلاسک 2026 کا انعقاد 12-14 جون کو بھارت منڈپم، نئی دہلی میں ہوا، جہاں دیپک نندا نے مینز کلاسک فزیک اور منوج پاٹل نے مینز فزیک کا خطاب جیتا۔ اگلا ایمچر اولمپیا انڈیا 2026، 18 سے 20 دسمبر کو ممبئی میں منعقد ہوگا۔ بھارت میں پیشہ ورانہ باڈی بلڈنگ لانے سے لے کر IFBB پرو لیگ اور مسٹر اولمپیا کی راہ بنانے تک، شیرو کلاسک (Sheru Classic) صرف ایک باڈی بلڈنگ مقابلے سے کہیں بڑا بن چکا ہے۔ اس کی کہانی اب صرف باڈی بلڈنگ کی نہیں، بلکہ بھارتی ایتھلیٹس، کاروباری سرگرمی، فٹنس کلچر اور خوابوں کو حقیقت میں بدلنے والے بنیادی ڈھانچے کی بن چکی ہے۔ باڈی بلڈر کے اسٹیج پر قدم رکھنے سے ٹھیک پہلے ایک عجیب سا سکوت ہوتا ہے۔ بیک اسٹیج پر آئینے، ریزسٹنس بینڈز، سرگوشیوں میں دی جانے والی ہدایات، گھبرائی ہوئی نظریں اور مہینوں کی سخت پابندی کو اپنے جسم پر سمیٹے ہوئے ایتھلیٹس نظر آتے ہیں۔ پھر ایک نام پکارا جاتا ہے۔ ایتھلیٹ روشنیوں کے درمیان اسٹیج پر آتا ہے۔ ناظرین کو شاید صرف دو منٹ دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ایتھلیٹ کو وہ دو سال یا دس سال یاد ہوتے ہیں جو اس لمحے کے پیچھے گزرے تھے۔ شیرو کلاسک کو سمجھنے کے لیے اس فرق کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ انسٹاگرام پر کسی تصویر کے ذریعے اسے دیکھنے والے کے لیے شیرو کلاسک شاید ایک شاندار باڈی بلڈنگ مقابلہ لگ سکتا ہے، جہاں چمکتی روشنیاں، موسیقی، تراشے ہوئے جسم اور چمکتی ہوئی ٹرافیاں ہوتی ہیں۔ لیکن، اس کی اصل اور دلچسپ کہانی ان تصاویر کے پیچھے وقوع پذیر ہو رہی ہے۔ یہ ایک بھارتی جم اور بین الاقوامی اسٹیج کے درمیان راستہ تیار کرنے کی کوشش کی کہانی ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں کھیلوں کی صلاحیت اکثر کھیل کے بنیادی ڈھانچے سے کہیں زیادہ تیزی سے بڑھتی ہے، یہ راستہ بہت معنی رکھتا ہے۔ شیرو کلاسک بھارت سے شروع ہونے والا ایک ہیلتھ، فٹنس اور باڈی بلڈنگ پلیٹ فارم ہے، جس کی بنیاد سابق مسابقتی باڈی بلڈر شیرو آنگریش نے رکھی تھی۔ اس کے ایونٹس IFBB پرو لیگ اور NPC ورلڈ وائیڈ ایکو سسٹم سے وابستہ ہیں، جنہوں نے پیشہ ور اور ابھرتے ہوئے ایتھلیٹس کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ باڈی بلڈنگ مقابلوں میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اس کا بھارتی

سفر 2011 میں ممبئی میں منعقدہ تاریخی پیشہ ورانہ شو سے شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں Muscle & Fitness نے اسے بھارت کا پہلا پیشہ ورانہ باڈی بلڈنگ مقابلہ قرار دیا تھا۔ شیرو کلاسک آج اسے ایشیا کا پہلا پرو شو قرار دیتا ہے۔ جو لیگ ابتدا میں ایک باڈی بلڈنگ ایونٹ کے طور پر شروع ہوئی تھی، وہ بعد میں ایک بڑے فٹنس کے وسیع دائرے میں تبدیل ہو گئی۔ اس میں مقابلے، ایکسپو، فٹنس بزنس کے ساتھ بین الاقوامی مارکیٹ شامل ہیں۔ شیرو کلاسک کے اپنے عالمی پلیٹ فارم کے مطابق، اس کی موجودگی بھارت، امریکہ، برطانیہ، کولمبیا، اٹلی، میکسیکو، فرانس اور کینیڈا میں ہے۔ 2026 کی حالیہ رپورٹس کے مطابق، یہ تنظیم اب نو ممالک میں سرگرم ہے۔ یہ تبدیلی قابل غور ہے۔ کیونکہ سب سے کامیاب اسپورٹس پراپرٹیز صرف مقابلے منعقد نہیں کرتیں۔ وہ امکانات کو جنم دیتی ہیں۔ بھارتی باڈی بلڈنگ کا آغاز شیرو کلاسک سے نہیں ہوا تھا۔ بھارت کے پاس دنیا کی قدیم ترین جسمانی ثقافتوں میں سے ایک ہے۔ اس میں اکھاڑا، پہلوان، گدا، سورج طلوع ہونے سے پہلے کی سخت مشق شامل ہیں۔ یہاں جسمانی طاقت صرف دکھاوے سے نہیں، بلکہ برداشت اور کردار سے وابستہ تھی۔ Muscle & Fitness نے بھی بھارت کی اس قدیم ثقافت اور جدید پیشہ ورانہ باڈی بلڈنگ کے درمیان تعلق کو نمایاں کیا تھا۔ لیکن جدید پیشہ ورانہ باڈی بلڈنگ کے سامنے ایک مختلف چیلنج تھا۔ ایک بھارتی ایتھلیٹ کے پاس بہترین جینیات ہو سکتی تھیں۔ اس کے پاس سخت نظم و ضبط ہو سکتا تھا۔ وہ کوچ تلاش کر سکتا تھا، سپلیمنٹس کے لیے پیسے بچا سکتا تھا، ڈائٹ تیار کر سکتا تھا اور برسوں تک باربل کے نیچے پسینہ بہا سکتا تھا۔ لیکن وہ جو چیز آسانی سے اپنے بل پر نہیں بنا سکتا تھا، وہ تھا اپنے اردگرد ایک بین الاقوامی کھیل کا ایکو سسٹم۔ اس کے لیے تسلیم شدہ مقابلوں، پروموٹرز، ججز، پروفیشنل کوالیفکیشن، اسپانسرز، ناظرین اور آخرکار اس کھیل کے سب سے بڑے پلیٹ فارمز تک جانے والے ایک قابل اعتماد راستے کی ضرورت تھی۔ شیرو آنگریش نے اس مشکل کو بخوبی سمجھا، کیونکہ وہ خود اس کھیل کا حصہ رہے تھے۔ ان کا حل انتہائی سیدھا اور واضح تھا۔ اگر بھارتی ایتھلیٹس کو دنیا کے باڈی بلڈنگ اسٹیج تک پہنچنے میں جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے، تو کیوں نہ اسی اسٹیج کو بھارت کے قریب لایا جائے؟ 2011 کا پہلا شیرو کلاسک کافی جرات مندانہ قدم تھا۔ اس وقت بین الاقوامی پیشہ ورانہ باڈی بلڈنگ کیلنڈر پر قائم شدہ غیر ملکی مارکیٹوں کا غلبہ تھا۔ بھارت کو کسی بڑے پیشہ ورانہ مقابلے کے لیے کوئی قدرتی مقام نہیں سمجھا جاتا تھا۔ پھر بھی ممبئی شو نے دنیا کے بڑے باڈی بلڈرز کو بھارتی سرزمین پر لا کھڑا کیا۔ اس دور کی رپورٹس بتاتی ہیں کہ بین الاقوامی ایتھلیٹس اور انڈسٹری کے بڑے ناموں کو بھارت لانے کے لیے کتنا بڑا لاجسٹک آپریشن چلانا پڑا تھا۔ علامتی طور پر یہ بہت اہم تھا۔ بھارتی شائقین اپنے ملک میں ہی عالمی معیار کی باڈی بلڈنگ دیکھ سکتے تھے۔ بھارتی مقابلہ کرنے والے بغیر میگزین یا غیر ملکی براڈکاسٹ کے پیشہ ورانہ معیارات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے تھے۔ کمپنیوں کو ناظرین نظر آئے۔ اسپانسرز کو مارکیٹ دکھائی دی اور نوجوان ایتھلیٹس کو اپنی منزل نظر آئی۔ کھیلوں کی صنعت اکثر اسی طرح آگے بڑھتی ہے۔ ایک بڑا ایونٹ توجہ حاصل کرتا ہے، توجہ سے کاروبار بڑھتا ہے، کاروبار سے بنیادی ڈھانچہ بنتا ہے اور بنیادی ڈھانچہ زیادہ سے زیادہ ایتھلیٹس کو اس میں شامل ہونے کی وجہ فراہم کرتا ہے۔ میڈل اس پورے نظام کا صرف ایک حصہ ہوتا ہے۔